ہفت روزہ القلم پشاور
543
WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com

زندگی و نور

سعدی کے قلم سے

مقبولیت، قبولیت

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نزدیک قبولیت اور مقبولیت عطاء فرمائے...... لوگوں میں "مقبول" ہونا ...... عوام میں مقبول ہونا، میڈیا پر مقبول ہونا...... نہ کوئی فخر ہے، نہ کوئی کمال...... نہ کوئی نیکی ہے اور نہ کوئی کام آنے والی چیز...... عوامی مقبولیت کا شوق خطرناک ہے...... یہ شوق دینداروں کے لئے زہر اور مجاہدین کے لئے ناکامی ہے......

یہ اخلاص کا جنازہ...... ترقی کی راہ میں رکاوٹ...... اور بربادی ہے...... ہاں! اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت ہو...... پھر وہ اپنے فضل سے اپنے مخلص بندوں میں بھی کسی کو مقبول بنادے، محبوب بنادے تو یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے...... اُس کا فضل ہے......

ایک ضروری نکتہ

دین ضروری ہے اور دنیا ضرورت ہے...... مسلمان کا کام یہ ہے کہ دین پر رہے...... اور دین پر رہتے ہوئے اپنی دنیوی ضرورتیں پوری کرے...... دنیا کی جو ضرورت دین سے ٹکراتی ہو اُسے چھوڑ دے...... مگر اب مسلمانوں میں وہ طبقہ پیدا ہو گیا ہے جو دنیا کو ہی ضروری اور اصل سمجھتا ہے...... اور دنیا کو اصل مقصد بنا کر ساتھ تھوڑا بہت دین پر چلنا چاہتا ہے...... اس سے بہت خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں ...... مسلمانوں کے دلوں سے بڑے بڑے گناہوں کی نفرت ختم ہو رہی ہے...... نعوذ باللہ مساجد میں کرکٹ ٹیم کے جیتنے کی دعائیں چل پڑی ہیں ...... حالانکہ کرکٹ میچ لاکھوں افراد کو نماز سے روکتے ہیں ...... اور طرح طرح کی برائیاں اور گناہ پھیلاتے ہیں...... اب نعوذ باللہ "نور جہاں" کی بھی تعریفیں ہو رہی ہیں...... حالانکہ اب بھی اس کے ساز اور گانے روزانہ لاکھوں افراد کو اللہ تعالیٰ سے غافل کرتے ہیں...... اور گناہوں میں غوطے دیتے ہیں ...... اور تو اور نعوذ باللہ بالی وڈ کے فنکاروں کے تعریف بھرے تذکرے منبر رسول ﷺ پر ہو رہے ہیں...... عامر خان وغیرہ نے نہ تو فلمیں چھوڑیں اور نہ اپنے غلط نظریات...... اُن کے ہاں مسلمانوں کی ہندوؤں سے شادی حلال ہے...... جو کہ خالص کفریہ عقیدہ ہے...... اُن کے ہاں ہر فلم میں ہندو بن جانا جائز ہے...... اور اُن کی فلمیں کروڑوں مسلمانوں کو گناہ، غفلت اور گمراہی میں ڈال رہی ہیں...... مگر ہم اس پر خوشی منا رہے ہیں کہ اس نے ہمیں فون کیا، میسج کیا...... اور ایک آدھ بار ملاقات کا شرف بخشا...... یہ درست ہے کہ...... ہمیں ہر طبقے میں دین کی محنت کرنی ہے...... مگر یہ محنت اس طرح جائز نہیں کہ...... ہم دنیا کو اصل بنادیں اور دین کو محض ایک وقتی ضرورت...... کوئی سود نہیں چھوڑنا چاہتا ہے تو ہم اس کو تجارتی حیلے سکھادیں...... کوئی فلم نہیں چھوڑنا چاہتا تو ہم اسے فلم کی اجازت دے دیں...... آپ لوگوں کو دین بتائیں...... دین کی طرف بلائیں ...... نیکی اور گناہ کا مفہوم سمجھائیں ...... نیکی پر شکر اور گناہ پر استغفار کا طریقہ سکھائیں ...... مگر گناہوں کی حوصلہ افزائی نہ کریں...... گناہوں کو حلال نہ کریں...... اور صرف کسی کے رمضان المبارک میں مرنے کو دلیل بنا کر اُسے جنت میں محلات اَلاٹ نہ کریں...... ہمیں کیا معلوم کون کفر پر مرا اور کون اسلام پر؟...... اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے...... مگر اللہ تعالیٰ کا غضب بھی بہت سخت ہے...... جو لوگ نہی عن المنکر چھوڑ دیتے ہیں...... جو لوگ گناہوں کو پُرکشش بناتے ہیں...... جو لوگ گناہوں کو بُرا نہیں سمجھتے...... وہ بڑی غلطی کر رہے ہیں...... اللہ تعالیٰ کا واضح فرمان ہے

اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً

پورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ......

ہاں پورے پورے...... اور جو کچھ نہیں کر سکتے اُس پر توبہ کرو، استغفار کرو......

> دین ضروری ہے اور دنیا ضرورت ہے...... مسلمان کا کام یہ ہے کہ دین پر رہے...... اور دین پر رہتے ہوئے اپنی دنیوی ضرورتیں پوری کرے...... دنیا کی جو ضرورت دین سے ٹکراتی ہو اُسے چھوڑ دے......

ایک اور اہم نکتہ

میں کسی پر تنقید نہیں کر رہا...... مجھے "تنقید" کرنے سے ڈر لگتا ہے...... میں اپنے رفقاء کو بھی روکتا ہوں کہ...... جن معاملات میں مستند اہل علم کا اختلاف ہے اُن معاملات میں اپنا مؤقف مضبوط رکھیں...... مگر دوسرے مؤقف پر لعن طعن نہ کریں ...... اسی طرح اگر آپ خود کوئی کام چھپ چھپا کر کرتے ہیں اور اُس پر توبہ، استغفار نہیں کرتے تو ...... دوسروں پر اسی کام کے بارے میں لعن طعن نہ کریں...... کئی لوگ خود تصویر بازی کرتے ہیں...... جہاں موقع ملے موبائل نکال کر ذی روح کا فوٹو، ویڈیو بناتے ہیں...... مگر وہ دوسروں پر تصویر کے بارے میں لعن طعن کرتے ہیں...... یہ طرز عمل انتہائی خطرناک ہے...... یہ عمل آپ کی اللہ تعالیٰ کے ساتھ رازداری خراب کر دے گا...... آپ تصویر کو بُرا سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ حق نظریہ بہت مبارک......

آہ افسوس! اس نظریے کے اَفراد اب دنیا میں بہت کم رہ گئے ہیں...... یہ افراد حق کے زیادہ قریب ہیں...... لیکن ان افراد کے لئے ضروری ہے کہ وہ خلوت، جلوت ہر جگہ اپنے نظریئے کی پاسداری کریں...... تاکہ یہ ثابت ہو کہ آپ کا نظریہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، دوسروں کو ذلیل کرنے کے لئے نہیں ...... اور اللہ تعالیٰ ہر چیز ہر جگہ دیکھتے ہیں...... لیکن اگر آپ لکھنے اور بولنے کی حد تک تو تصویر کے مخالف ہوں ...... مگر خود تصویر بنانے اور بنوانے سے پرہیز نہ کرتے ہوں تو آپ کی یہ حالت خود آپ کے لئے خطرناک ہے...... اب سنئے ایک اہم نکتہ...... ایک آدمی "صالح" ہے...... یعنی نیک، اس کو سب اچھا سمجھتے ہیں...... لیکن جیسے ہی وہ "مصلح" بنا...... یعنی نیکی کی دعوت دینے والا اور گناہوں سے روکنے والا...... تو اب اس کی عوامی مقبولیت ایک دَم کم ہو جائے گی...... اور بہت سے لوگ اس کے مخالف ہو جائیں گے......

مگر ایک مسلمان کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ ...... "مصلح" بنے...... لوگوں میں مقبولیت کی قربانی دے...... اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر اپنی مقبولیت چھوڑے...... تب اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں...... بڑی خاص "قبولیت" اور "مقبولیت" نصیب ہوتی ہے ...... اس دنیا میں رہتے ہوئے...... جو انسان اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے...... اسے لوگوں میں مقبولیت کا شوق دل سے نکالنا ہوگا...... اگر یہ شوق دل سے نہ نکلا تو...... یہ کسی بھی وقت اس کے دین کو برباد کر دے گا...... لوگ دینداروں سے کیا چاہتے ہیں؟ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہم ان کی مرضی کا دین بیان کریں...... ایسا دین جس سے ان کی دنیاداری پر کوئی فرق نہ پڑے...... وہ آپ سے تعویذ چاہتے ہیں...... عملیات چاہتے ہیں...... اور استخارے...... ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی نعوذ باللہ بس یہی عزت ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے مسائل حل کرتا رہے...... اور انہیں خود اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعت کی تکلیف بھی نہ کرنی پڑے...... بلکہ کوئی اور نمائندہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے استخارہ پوچھ دے...... استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ

وہ چاہتے ہیں کہ...... اپنی مرضی کا کھائیں، اپنی مرضی کا پہنیں، اپنی مرضی سے خوشی غم منائیں ...... اور اپنی مرضی سے کمائیں...... دین کو ان معاملات میں مداخلت کا حق نہیں...... دیندار بس ان کا نکاح پڑھادیں اور جنازہ......

اب جو دیندار...... لوگوں کی ان خواہشات کے برعکس چلتا ہے تو وہ ان میں "غیر مقبول" ہو جاتا ہے...... پھر جو جس قدر زیادہ خالص دین کی طرف بلائے گا وہ اسی قدر زیادہ غیر مقبول ہوگا......

ایک نظر ڈالیں

لوگ چاہتے ہیں کہ...... ان کی دنیاداری چلتی رہے...... گناہوں کا کاروبار چلتا رہے...... اور اس کے ساتھ تھوڑا بہت دین بھی آجائے...... لوگوں کی اس خواہش کو دیکھتے ہوئے ایسے اَفراد میدان میں آ گئے ہیں جو لوگوں کو اُن کی پسند کا دین سپلائی کرتے ہیں...... اور یوں ان کی مقبولیت خوب بڑھتی ہے......

> جب اہل کفر، اہل نفاق، اہلِ فسق اور دنیا پرستوں کے نزدیک...... جہاد سب سے غیر مقبول ہوا...... تو ان شاء اللہ یہی عمل اس وقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ قبولیت اور مقبولیت والا ہوگا......

پھر اس میں کئی درجے ہیں:

☆ کچھ لوگ نہ کسی کو نماز کی دعوت دیتے ہیں...... اور نہ کبیرہ گناہوں سے بچنے کی...... بلکہ شریعت کا ہر حکم دنیاداروں کے لئے معاف کراتے رہتے ہیں...... نہ نماز، نہ روزہ...... نہ قربانی نہ شریعت...... یہ لوگ آج کل سب سے زیادہ مقبول ہیں...... یہ خود کسی قدر دیندار ہیں...... مگر لوگوں کو دین کے نام پر دین سے دور کرتے ہیں...... ان میں کچھ دانشور ہیں...... کچھ عامل...... کچھ پروفیسر اور کچھ کشف کے دعویدار......

☆ کچھ لوگ نماز روزے کی دعوت دیتے ہیں...... مگر شریعت کے باقی احکامات میں آزادی کی آواز لگاتے ہیں...... اور کسی بھی گناہ سے کسی کو نہیں روکتے...... یہ لوگ پہلے طبقے سے کچھ کم مگر پھر بھی بہت مقبول ہیں......

☆ کچھ لوگ پورے دین کی دعوت کا اعلان کرتے ہیں...... ماحول بھی دینی بناتے ہیں...... مگر دین کے ان احکامات کے قریب بھی نہیں پھٹکتے جو کفریہ سامراجی طاقتوں کو ناپسند ہیں...... مثلاً جہاد فی سبیل اللہ، اسلامی نظامِ انصاف...... اسلامی معیشت وغیرہ......

یہ لوگ پہلے دو طبقوں سے کم...... مگر پھر بھی کافی مقبول ہیں......

لوگوں میں "مقبولیت" کا شوق اور لوگوں تک ان کی پسندیدہ دین کی سپلائی کے اس رجحان نے ...... اسلامی معاشرے کو گلابی بنا دیا ہے...... سچے، خالص اور پورے دین کی خوشبو اب اکثر جگہ نہیں ملتی...... دنیا، دنیا اور دنیا جبکہ دین ہر جگہ دنیا کے تابع...... (نعوذ باللہ)

آہ کیسا دُکھ بھرا ماحول بن گیا...... وہ جگہیں جہاں ایک سنت چھوٹ جانے پر آنسو قطار بنا لیتے تھے...... آج وہاں "منکرات" کا طوفان قہقہے لگا رہا ہے...... یا اللہ ارحم......

سب سے غیر مقبول

زیادہ لوگ جب "بد دینی" اور "بے دینی" پر ہوں تو ایک قانون بن جاتا ہے...... وہ قانون یہ کہ لوگوں کے نزدیک جو چیز جتنی "غیر مقبول" ہوتی ہے...... اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ اسی قدر "مقبول" ہوتی ہے...... آج دین کا کونسا فرض اور کون سا مسئلہ لوگوں میں زیادہ "غیر مقبول" ہے؟...... جواب واضح ہے ...... جہاد فی سبیل اللہ

دنیا کے تمام کفار اس کے شدید مخالف...... دنیا کے تمام منافقین اس کے شدید دشمن...... دنیا کے تمام دنیا پرست اس کے شدید ناقد...... اور دنیا کے تمام فاسق اس کے شدید معاند...... آج مسلمانوں میں بھی...... ہر وہ شخص جو مہذب کہلاتا ہے...... وہ جہاد کا نام سن کر بدک جاتا ہے...... آج دنیا پرست دینداروں کے ہاں...... نہ جہاد کو سنا جاتا ہے اور نہ جہاد کو بولا جاتا ہے...... حالانکہ جہاد قرآن مجید میں موجود ہے...... ایک بار نہیں ہزار بار...... جہاد رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ میں موجود ہے...... ایک بار نہیں سینکڑوں بار...... جہاد تمام حدیث کی کتابوں میں موجود ہے...... ایک بار نہیں ہزاروں بار...... جہاد تمام فقہ کی کتابوں میں موجود ہے...... ایک بار نہیں لاکھوں بار......

جہاد حضرات صحابہ کرام کی زندگیوں میں موجود ہے...... ایک بار نہیں ہزاروں بار......

ہمارا دین تو یہی ہے...... جو قرآن میں آ گیا ...... جو سنت میں آ گیا...... جو حدیث میں آ گیا...... جو صحابہ کرام میں آ گیا...... جو فقہ میں آ گیا...... ہمارا دین یہ تو نہیں کہ جو حکم عالمی طاقتوں کو ناپسند ہو...... وہ دین سے خارج...... وہ بیان سے خارج......

ہاں آج...... عمومی، عوامی حلقوں میں جہاد سب سے "غیر مقبول"...... بلکہ اب تو "خطرناک" بھی ہے کیونکہ نام کے مسلمان حکمرانوں کی طرف سے...... یہ کفریہ فیصلہ صادر ہو چکا ہے کہ...... جہاد کو نعوذ باللہ مٹا دو...... جہاد کو مٹانے میں اچھے برے کی تفریق نہ کرو...... بس جو بھی جہاد فی سبیل اللہ پر کھڑا ہوا اسے گرا دو......

جب اہل کفر، اہل نفاق، اہل فسق اور دنیا پرستوں کے نزدیک...... جہاد سب سے غیر مقبول ہوا...... تو ان شاء اللہ یہی عمل اس وقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ قبولیت اور مقبولیت والا ہو گا...... پس اللہ تعالیٰ کے عاشق اسے مضبوط پکڑیں ...... اس میں بھرپور محنت کریں...... اور اس میں خوب آگے بڑھیں...... عشر مہم چل رہی ہے...... اس کو اخلاص کے ساتھ تیز کریں...... دورات تفسیر آ رہے ہیں اس سال مثالی کارکردگی دکھائیں...... جو صرف عوام میں مقبول ہوتے ہیں وہ ہمیشہ عوام کے جوتوں تلے رہتے ہیں...... اور جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتے ہیں...... ان پر تو جبرئیل علیہ السلام اور فرشتے بھی سلام بھیجتے ہیں......

لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللھم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

☆......☆......☆

کلمۂ حق

مولانا محمد منصور احمد

i.maqsood313@yahoo.com

حلب اور اہلِ حلب کی یاد میں

شام کا تاریخی شہر حلب اور امت مسلمہ کے دل، سب ہی زخمی اور لہولہان ہیں۔ حلب اور قلب، دونوں ہی خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ تاریخ میں جن لوگوں کو ہمیشہ ایک ظالم اور قاتل کے روپ میں دکھایا جاتا ہے جیسے ہلاکو خان اور چنگیز خان وغیرہ، ہم نے انہیں دیکھا نہیں لیکن شام کی اسدی حکومت اور اس کی پشت پر موجود روسی اور ایرانی افواج نے جو مظالم ڈھائے ہیں، اُن کی تصاویر دیکھ کر صاف پتہ چلتا ہے کہ عالمی برادری، عالمی ضمیر اور انسانیت و ترقی کی سب باتیں محض مسلمانوں کے بے وقوف بنانے کیلئے ہیں، ورنہ ہم آج بھی ہلاکو اور چنگیز کے دور میں کھڑے ہیں۔

عالم اسلام کے اس تاریخی شہر حلب میں آج اہل ایمان جس صورت حال سے دوچار ہیں، اس پر صدمے کی کیفیت کو قلم یا زبان سے بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ عمارتوں کے ملبے تلے دبی معصوم بچوں کی لاشیں دیکھ کر تو پتھر سے پتھر دل بھی موم ہو جاتے ہیں اور وہاں کے مظالم مسلمانوں کی وہ فریادیں، جو ہم تک پہنچ رہی ہیں انہیں سننے کیلئے بھی بڑا دل گردہ چاہیے۔

یہ سب کچھ ایک دن میں نہیں ہوا۔ اس کے پیچھے صدیوں پر پھیلی ہوئی ایک تاریخ ہے۔ وہ امت جس کے تابناک دور میں ایک سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین ؓ کی شہادت کا بدلہ لینے کیلئے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چودہ سو جانثاروں سے موت پر بیعت لی تھی اور جس کے متقی پرہیزگار ہی نہیں، عیش پرست حکمران بھی صرف ایک مسلمان بیٹی کی رہائی کیلئے بڑے بڑے لشکر روانہ کر دیتے تھے پھر یہ امت ایسی اجتماعی بے حسی تک کیسے پہنچی کہ آج ایک علاقے کے مسلمان موت کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں لیکن دوسرے علاقے کے مسلمان خوشی کے شادیانے بجانے میں مست ہوتے ہیں اور اپنے دل میں وہ کوئی درد و کرب محسوس نہیں کرتے۔

اب تو معاملہ اس سے آگے بڑھ کر نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ بہت سے مسلمان کہلانے والوں کو کفار کے قتل پر شدید غم ہوتا ہے اور وہ اپنی زبان سے اظہار مذمت بھی کرتے ہیں لیکن اہل اسلام پر مصائب کے پہاڑ بھی ٹوٹ پڑیں تو اُن کے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگتی۔

قرآن مجید نے ایسی صورت حال کیلئے پہلے ہی یہ تنبیہ اور وارننگ جاری کر دی تھی:

والذین کفر و ابعضھم اولیاء بعض الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض و فساد کبیر (الانفال)

(اور جو لوگ کافر ہیں، وہ ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ اگر تم یوں نہ کرو گے (کہ ایک دوسرے کے مددگار اور معاون بن جاؤ) تو زمین میں فتنہ پھیلے گا اور بڑا فساد ہوگا)۔

اس آیت کی تفسیر میں امام قرطبیؒ نے امام ابن اسحٰق کا یہ بصیرت افروز ارشاد نقل کیا ہے:

یعنی اگر مسلمانوں نے مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے یاری کی تو شدید فتنہ آئے گا، جنگ مسلط ہو گی اور مسلمانوں کو لوٹ مار، جلاوطنی اور قید کا سامنا ہوگا۔

کچھ عرصے پہلے سرزمین عرب پر مسلم ممالک کا ایک فوجی اتحاد بنا تھا، جس میں وطن عزیز پاکستان کی بھی نمائندگی تھی، تو کچھ موہوم سی امید کی کرن نظر آئی تھی کہ شاید اب کم از کم اس خطہ عرب کے مسلمان ہی محفوظ ہو جائیں گے لیکن موجودہ صورت حال نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ جب تک مسلمان، مختلف کفریہ طاقتوں کی چاکری کرتے رہیں گے اور اپنے آپ کو ہر چیز میں عالمی طاقتوں کا دست نگر اور محتاج بنائے رکھیں گے، تب تک فتح اور غلبے کے بلند و بالا دعوے بھی ہو سکتے ہیں اور زور دار نعرے بھی لگائے جا سکتے ہیں لیکن اس تمام نقل و حرکت کی حیثیت بچوں کے کھیل چور سپاہی سے زیادہ نہیں ہو گی۔ فلسطین کے قضیے سے بڑھ کر اور اس کیلئے کیا دلیل درکار ہے۔

حلب کے تاریخی شہر سے ہم جیسے طالب علموں کی وابستگی، اُن عظیم ہستیوں کی وجہ سے بھی ہے، جنہوں نے اس علاقے کو عالم اسلام میں ایک ممتاز مقام بخشا ہے۔ پھر ان تاریخی شخصیات میں سے ایک نام تو ایسا ہے کہ جن کے احسانات کے بوجھ سے ہمیشہ ہماری گردنیں جھکی رہیں گی۔ ان کے مفصل تذکرے سے پہلے آئیں ایک نظر حلب کی تاریخ پر ڈالتے ہیں۔

حلب (انگریزی: Aleppo) شمال مغربی شام کا ایک پرانا اور مشہور شہر ہے جو قدیم زمانے میں۔ بہت بڑا تجارتی مرکز تھا۔ بغداد جانے والے تجارتی قافلے یہیں سے ہو کر جاتے تھے۔ ایک ہزار سال قبل مسیح میں بھی اس کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ بازنطینی عہد حکومت نے اس کو بڑی ترقی دی۔ ساتویں صدی میں اس پر عربوں نے قبضہ کیا۔ دسویں صدی میں یہ پھر بازنطینیوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ گیارہویں صدی کے آخر میں اس پر سلجوق ترک قابض ہو گئے۔ 1124ء میں صلیبیوں نے اس کا محاصرہ کر لیا۔ 1183ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے اس پر قبضہ کر کے اس کو خوب مضبوط کیا۔ 1260ء میں اس میں ہلاکو خان اور 1401ء میں۔ امیر تیمور نے قبضہ کیا۔ 1517ء میں پھر عثمانی ترکوں کے قبضہ میں آیا۔ چند سال اس پر مصر کا بھی تسلط رہا۔ یہاں ریشمی اور سوتی کپڑے کے کارخانے ہیں۔ کسی زمانے میں یہاں کا آئینہ بہت مشہور تھا۔

موجودہ شامی مزاحمت کے آغاز میں حلب میں بشار حکومت کے خلاف پہلا بڑا مظاہرہ جمعہ 25 مارچ 2011ء کو ہوا جسے "جمعۃ عزۃ" کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اس کے بعد مظاہروں کا سلسلہ ہر جمعے کو جاری رہنے لگا حتیٰ کہ ہر روز مظاہرے شروع ہو گئے جن میں شدت اور پھیلاؤ میں اضافہ ہوتا گیا۔ اسی دوران مجموعی طور پر اسدی نظام کے 30 ہزار اہلکاروں کو جن میں ریگولر آرمی اور انتہائی ظالم شبیحہ ملیشیا شامل تھے شہر میں تعینات کر دیا گیا۔ 12 اگست 2011ء کے مظاہروں کا نعرہ "ہم اللہ کے سوا کسی کے سامنے نہیں جھکتے" رکھا گیا۔ ان مظاہروں میں ابتدائی طور پر تین افراد فائرنگ سے شہید ہوئے جس کے بعد اشتعال میں مزید اضافہ ہو گیا۔ 6 ستمبر کو تاریخی مسجد اموی میں ایک تاریخی مظاہرہ ہوا جس کی وجہ مفتی حلب ابراہیم السلقینی کا قتل تھا جن کے بارے میں شنید تھی کہ انہیں شامی خفیہ ایجنسیوں نے شہید کر دیا ہے۔ اس واقعے کے بعد جامعہ اموی مظاہروں کا مرکز بن گئی۔

2012ء میں بھی مظاہرے جاری رہے یہاں تک کہ 20 جولائی 2012ء کو جیش الحر کی پہلی مڈبھیڑ شامی افواج سے ہوئی اور یوں معرکہ حلب کا آغاز ہو گیا۔ اس کے فوراً بعد اس معرکہ حلب کا آغاز ہو گیا جو کئی سالوں سے جاری ہے اور اس معرکے میں اہل شہر پر کیا گزر رہی ہے اس کا کچھ اندازہ ان تصاویر کو دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے جو عالمی میڈیا میں شائع ہو چکی ہیں۔

حلب کی تاریخ میں غالباً سب سے نامور شخصیت نور الدین ابو القاسم محمود ابن عماد الدین زنگی کی ہے۔ جو زنگی سلطنت کے بانی عماد الدین زنگی کے بیٹے تھے۔ نور الدین فروری 1118ء میں پیدا ہوئے اور 1146ء سے 1174ء تک 28 سال حکومت کی۔ انہوں نے عیسائیوں سے بیت المقدس واپس لینے کے لیے پہلے ایک مضبوط حکومت قائم کرنے کی کوشش کی اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے گرد و نواح کی چھوٹی چھوٹی مسلمان حکومتوں کو ختم کر کے ان کو اپنی مملکت میں شامل کر لیا۔ شروع میں نور الدین کا دارالحکومت حلب تھا۔ 549ھ میں انہوں نے دمشق پر قبضہ کر کے اسے دارالحکومت قرار دیا۔ انہوں نے صلیبی ریاست انطاکیہ پر حملے کر کے کئی قلعوں پر قبضہ کر لیا اور بعد از اں ریاست ایڈیسا پر مسلمانوں کا قبضہ ختم کرنے کے لیے عیسائیوں کی کوشش کو بھی ناکام بنادیا۔ دوسری صلیبی جنگ کے دوران دمشق پر قبضہ کرنے کی کوششیں بھی سیف الدین غازی اور معین الدین کی مدد سے ناکام بنادیں اور بیت المقدس سے عیسائیوں کو نکالنے کی راہ ہموار کر دی۔

دوسری صلیبی جنگ میں فتح کی بدولت ہی مسلمان تیسری صلیبی جنگ میں فتح یاب ہو کر بیت المقدس واپس لینے میں کامیاب ہوئے۔ اس زمانے میں مصر میں فاطمی حکومت قائم تھی لیکن اب وہ بالکل کمزور ہو گئی تھی اور مصر چونکہ فلسطین سے ملا ہوا تھا اس لیے عیسائی اس پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ یہ دیکھ کر نور الدین نے ایک فوج بھیج کر 564ء میں مصر پر بھی قبضہ کر لیا اور فاطمی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ فاطمی حکومت چونکہ ان لوگوں کی تھی جنہوں نے ہر دور میں حضرات اہل بیت کرام کے مقدس نام استعمال کر کے مسلمانوں کو بے وقوف بنایا ہے اور کفار کے ساتھ مل کر اہل ایمان کی پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے، اس لیے یہ لوگ آج تک حلب سے اپنی دشمنی نہیں بھلا سکے اور اہل حلب پر ان تازہ مظالم میں بھی حزب الشیطان پیش پیش ہے۔

مصر پر قبضہ کرنے کے بعد نور الدین نے بیت المقدس پر حملہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ بیت المقدس کی مسجد عمر میں رکھنے کے لیے انہوں نے اعلیٰ درجے کا منبر تیار کروایا۔ ان کی خواہش تھی کہ فتح بیت المقدس کے بعد وہ اس منبر کو اپنے ہاتھوں سے رکھیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا۔ نور الدین ابھی حملے کی تیاریاں ہی کر رہے تھے کہ ان کو حشاشین نے زہر دیا۔ جس سے ان کے گلے میں سوزش پیدا ہو گئی جو ان کی موت کا باعث بنی۔ 15 مئی 1174ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔ انتقال کے وقت نور الدین کی عمر 58 سال تھی۔

نور الدین بہادری میں اپنے باپ کی طرح تھے۔ ایک مرتبہ جنگ میں انہیں دشمنوں کی صف میں بار بار گھستے دیکھ کر اس کے ایک خاص ساتھی قطب الدین نے کہا: اے ہمارے بادشاہ! اپنے آپ کو امتحان میں نہ ڈالئے اگر آپ مارے گئے تو دشمن اس ملک کو فتح کر لیں گے اور مسلمانوں کی حالت تباہ ہو جائے گی۔

بقیہ صفحہ ۵ پر

اظہار تعزیت

اسیر ہند حافظ طارق گجر (سیالکوٹ) کے والد، مولانا ابو جندل حسان (فیصل آباد) کی خالہ، بھائی غلام قادر (تحصیل منتظم خضدار) کے والد، بھائی خالد مجاہد (ڈسکہ) کی والدہ، بھائی عرفان (منتظم ٹیکسلا) کی پھوپھی اور حاجی امین اللہ صاحب کی ہمشیرہ کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب

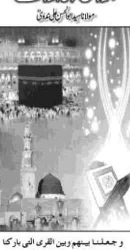
امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

و ادارہ القلم



قوم سبا کے قصہ سے سبق

قرآنی افادات
مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ



و جعلنا بینہم وبین القری التی بارکنا فیہا قری ظاہرۃ وقدرنا فیہا السیر سیروا فیہا لیالی وایاما امنین فقالوا ربنا بعد بین اسفارنا وظلموا انفسہم فجعلنہم احادیث ومزقنہم کل ممزق ان فی ذلک لایات لکل صبار شکور

''اور ہم نے ان (قوم سبا) کی اور (شام کی) ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دی (ایک دوسرے کے متصل) دیہات بنائے تھے۔ جو سامنے نظر آتے تھے اور ان میں آمد ورفت کا اندازہ مقرر کردیا تھا کہ رات دن بے خوف وخطر چلتے رہو، تو انہوں نے دعا کی کہ اے پروردگار ہمارے سفروں میں دوری پیدا کردے اور اس سے انہوں نے اپنے حق میں ظلم کیا، تو ہم نے (انہیں نابود کرکے) ان کے افسانے بنادیئے اور انہیں بالکل منتشر کردیا، اس میں ہر صابر وشاکر کے لئے نشانیاں ہیں۔'' (سورہ سبا:۱۸،۱۹)

قرآن مجید میں اللہ نے پچھلی امتوں کے قصے، گزری ہوئی تہذیبوں کی حکایات اور مٹی ہوئی سوسائٹیوں کے واقعات بطور عبرت ونصیحت بیان کئے ہیں تاکہ ہم ان سے درس عبرت لیں، اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مثالیں بیان کی ہیں مختلف نمونے پیش کئے ہیں اس لئے کہ ان میں عبرت کا سامان اور سبق ہے۔

مذکورہ بالا قرآنی آیات میں ان کا ایک جغرافیائی اور تاریخی نسب نامہ ہے، اس میں پوری انسانی سوسائٹی کے لئے، ہر اسلامی وغیر اسلامی ملک کے لئے عبرت کا سامان ہے، ان آیات نے ہمارے سامنے ایک زندہ جاوید عالمی حقیقت بیان کی ہے۔

اور ایسی نفسیاتی انسانی حقیقت پیش کی ہے جو ہم سے غور وفکر اور مطالعہ کی طالب ہے۔

وہ یہ کہ انسان کی فطری کمزوری ہے کہ وہ راحت و آرام، سکون واطمینان کے تسلسل اور ایک ہی قسم کی چیزوں سے (خواہ وہ کتنی ہی لذت بخش اور راحت رساں ہو) اُکتا جاتا ہے اور تبدیلی چاہتا ہے، چاہے یہ تبدیلی اس کے برخلاف اور سخت آزمائشوں میں مبتلا کردینے والی ہو، اسی کو قرآن مجید نے ''بطر'' کے بلیغ لفظ سے ادا کیا ہے۔

و کم اھلکنا من قریۃ بطرت معیشتہا

اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کرڈالا جو اپنی (فراخی) معیشت میں اترا رہی تھیں۔ (سورہ قصص:۱۵۸)

ہمارے سامنے قوم سبا کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، یہ ایسا پائیدار واقعہ ہے جو انسانی طبیعت کے پہلوؤں میں ایک ایسے دقیق وعمیق پہلو کو نمایاں کرتا ہے، جس کو ہمیں نظر انداز نہیں کرنا چاہئے، بلکہ اس سے عبرت حاصل کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ قوموں کے واقعات اور قصے عبرت آموزی اور نصیحت پذیری کے لئے بیان کئے ہیں۔ ''لَقَدْ کَانَ فِیْ قَصَصِہِمْ عِبْرَۃٌ لِّاُوْلِی الْاَلْبَابِ'' ''ان کے قصے میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے۔ (سورہ توبہ:۱۱۱)

اور ''فاقصص القصص لعلہم یتفکرون'' ان سے یہ قصے بیان کرو تاکہ وہ فکر کریں۔ (اعراف:۱۷۶)

قرآن مجید انسانی تہذیب ومعاشرت کی تاریخ کی کتاب نہیں ہے، وہ گذشتہ قوموں کے واقعات، تمدن و معاشرت کی کیفیات اور تہذیب وثقافت کے قصے عبرت کے لئے ذکر کرتا ہے، جن میں کچھ عجیب مماثلت پائی جاتی ہے جن پر ماہرین نفسیات اور انسانی تاریخ کے ارباب فن و اہل کمال کو غور کرنا چاہیے۔ اسی طرح قائدین ملت اور اصحاب تحقیق کے لئے لائق توجہ ہے کہ حکمت الٰہی ہمارے سامنے زندگی سے بھرپور ایک سورہ پیش کرتی ہے، جس کے خدوخال بالکل واضح اور جس سے قوم سبا کی جیتی جاگتی تصویر سامنے آجاتی ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ قوم فراخی معیشت، فارغ البالی اور خوشحالی کے کس درجہ میں داخل ہوگئی تھی، جس کی انسان تمنا کرتا رہتا ہے، فاتحین جس کی راہ میں جہاد کرتے پھرتے ہیں اور بانیان سلطنت جس کے حصول کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

لقد کان لسبا فی مسکنہم ایۃ جنتا ن عن یمین وشمال کلوا من رزق ربکم واشکروا لہ بلدۃ طیبۃ ورب غفور فاعرضوا فارسلنا علیہم سیل العرم وبدلنہم بجنتیہم جنتین ذواتی اکل خمط واثل وشیء من سدر قلیل

اہل سبا کے لئے ان کے مقام بود وباش میں ایک نشانی تھی (یعنی) دو باغ، ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف اپنے پروردگار کا رزق کھاؤ اور شکر کرو، (یہاں تمہارے لئے رہنے کو یہ) پاکیزہ شہر ہے اور (وہاں بخشنے کو) خدائے غفار، تو انہوں نے (شکر گزاری سے) منہ پھیرلیا، پس ہم نے ان پر زور کا سیلاب چھوڑ دیا اور انہیں دو باغوں کے بدلے دو ایسے باغ دیئے جن کے میوے بدمزہ تھے اور جن میں کچھ تو جھاؤ تھا اور تھوڑی سی بیریاں۔ (سورہ سبا:۱۵،۱۶)

قرآن مجید انسان کی دکھتی ہوئی رگ پر ہاتھ رکھ دیتا ہے اور مرض کی جگہ متعین کردیتا ہے، اس مصیبت سے کیوں وہ دوچار ہوئے، یہ سعادت وکامرانی کیوں اللہ نے ان سے سلب کرلی، یہ عیش وعشرت کے سامان جو بادشاہوں کے لئے قابل رشک تھے کیوں ختم کردیئے گئے، جس طرح استاد اپنے معمولی شاگرد کا ہاتھ پکڑ کر حروف تہجی پر رکھتا ہے اسی طرح قرآن قاری کا ہاتھ رکھ رہا ہے اور کہہ رہا ہے:

وجعلنا بینہم وبین القری التی بارکنا فیہا قری ظاہرۃ وقدرنا فیہا السیر، سیروا فیہا لیالی وایاما امنین (سبا:۱۸)

اور ہم نے ان کی اور (شام کی) ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دی (ایک دوسرے متصل) دیہات بنائے تھے جو سامنے نظر آرہے تھے اور ان میں آمد ورفت کا اندازہ مقرر کردیا تھا کہ رات دن بے خوف خطر چلتے رہو۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ قوم سبا کے مکانات بہت پر فضا مقام پر تھے، اس کی ہوا نہایت لطیف وسبک تھی، کسی آفت وبیماری کا وہاں گزر نہیں ہوتا تھا، اگر کوئی اجنبی آتا اور اس کے کپڑوں میں کھٹمل وجھر بھی آجاتے تو فوراً یہاں پہنچ کر ختم ہوجاتے، اسی طرح کوئی بھی موذی جانور نہ رہنے پاتا، اللہ تعالیٰ نے ان کے اور ملک شام کے درمیان دیہات بنائے تھے، جو سامنے نظر آتے تھے، سب ایک دوسرے سے متصل تھے اور آمد ورفت کا اندازہ مقرر تھا وہاں کے مسافروں کو نہ زاد وراحلہ کی پریشانی ہوتی تھی، نہ سنسان جگہ شب گزاری کی زحمت اور نہ دشمن کا خوف و خطر، جہاں قیام کرتے، پھل وپانی سے خاطر ہوتی، ایک گاؤں میں اگر قیلولہ کرتے تو دوسرے میں شب گزاری (کیونکہ آمد ورفت کا اندازہ اسی طرح ضرورت کے مطابق تھا)

(جاری ہے)

☆......☆......☆



شب وروز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ
کتاب وسنت کے اذکار

اس مریض کی دعاء جو اپنی زندگی سے ناامید ہوچکا ہو

لَاالٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ، لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ (ترمذی)

الفقہ

اس مستقل سلسلے میں ''الفقہ'' آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیر نظر مضمون چند اہم عصری مسائل از افادات مفتی زین الاسلام قاسمی...... سے ماخوذ ہیں

دوسری حدیث میں ہے: لیس للنساء نصیب فی الخروج الا مضطرۃ (کنز اعمال:۱۶/۳۹۱) عورتوں کے لیے گھر سے باہر نکلنے میں کوئی حصہ نہیں، الا یہ کہ وہ نکلنے پر مجبور ہوں۔

ان روایتوں سے صاف طور سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ عورت کے لیے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت ضرورت وحاجت پر موقوف ہے، پھر ضرورت کے وقت بھی باہر نکلنے کی اجازت اس شرط کے ساتھ دی گئی کہ اپنے اوپر ایسی چادر ڈال لیں جس سے ان کے بدن کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یدنین علیہن من جلابیبہن'' ترجمہ: اور اپنے اوپر چادریں لٹکا لیا کریں (احزاب:۵۹) جس سے مقصد پورے جسم کو چھپانا ہوتا ہے حتی کہ چہرہ کو بھی، کیونکہ عربی میں ''جلباب'' اُس چادر کو کہا جاتا ہے، جس سے انسان کا سارا جسم چھپ جائے۔

حضرت ابن عباس اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے اس کے پہننے اور اوڑھنے کا طریقہ بھی مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: اپنی جلباب کو پیشانی سے موڑلے، پھر ناک پر موڑے اگرچہ دونوں آنکھیں ظاہر ہوجائیں لیکن سینہ اور اکثر چہرہ چھپائے رہے۔ یہ پردہ کا دوسرا درجہ ہے جو ضرورۃً باہر نکلنے کی صورت میں بطور رخصت بتلایا گیا ہے۔

چنانچہ مذکورہ آیت کے نازل ہونے کے بعد انصار کی عورتیں گھروں سے نکلیں تو انہوں نے اپنے اوپر کالا کپڑا ڈال لیا اور ان کے سر اس طرح بے حرکت تھے گویا ان پر پرندے ہوں، اس سے معلوم ہوا کہ صحابیات میں اس پردہ کا غایت درجہ اہتمام تھا، حضرت حفصہ بنت سیرین رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ عید گاہ جانے کے لیے اگر ہم میں سے کسی کے پاس جلباب نہ ہو، اس وجہ سے وہ عیدگاہ نہ جاسکے تو کیا اس پر گناہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی سہیلی اپنا جلباب اس کو پہنا دے (بے پردہ نہ نکلے) (بخاری)

(۴) اس کے علاوہ اور بھی روایات ہیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دور نبوی ﷺ میں اگر صحابیات کو گھر سے باہر نکلنے کی ضرورت پیش آتی تو وہ اپنے جسم کو چادر سے ڈھاک کر چہرہ پر بھی لٹکا لیا کرتی تھیں، اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ عورتوں کو شریعت کا حکم یہی ہے کہ اگر گھر سے ضرورۃً نکلیں تو اپنے چہرہ کو بھی چھپا کر نکلیں، لیکن بسا اوقات ایسے عوارض بھی پیش آتے ہیں جن میں چہرہ اور ہتھیلیاں کھولے بغیر چارہ کار نہیں رہتا، ایسی مجبوری کی حالت میں اپنا چہرہ اور ہتھیلیاں کھول دے تو جائز ہے بشرطیکہ فتنہ سے مامون ہو۔

قرآن میں یہ ہدایت ہے کہ عورت اپنی زینت کو ظاہر نہ کرے مگر جو اس میں کھلی چیز ہے۔ سورۂ نور میں ارشاد ہے: وقل للمومنت یغضضن من ابصارہن ویحفظن فروجہن ولا یبدین زینتہن الا ماظہر منہا (النور:۳۱) آپ مسلمان عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں کھلی چیز ہے، اس آیت میں ''ماظہر منہا'' سے مراد مواقع زینت ہیں، ان کی تعیین میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے، حضرت عبداللہ بن عباس اور ابن عمر اور حضرت عائشہ رضوان اللہ علیہم سے مروی ہے کہ ''ما ظہر منہا'' سے مراد چہرہ اور ہتھیلی ہے، حضرت عطاء، عکرمہ، سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی علیہم الرحمۃ کا بھی یہی قول ہے فقہائے کرام نے اس ضمن میں ''قدمین'' کو بھی شامل کیا ہے، البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک ''ماظہر منہا'' سے جلباب یعنی اوپر والی چادر مراد ہے، اس اعتبار سے آیت کے معنی یہ ہوئے کہ زینت کی کسی چیز کو ظاہر کرنا جائز نہیں، بجز ان کپڑوں کے جو ان مواضع زینت کے اوپر ڈالے جاتے ہیں، جیسے لمبی چادریں یا برقع کیونکہ ضرورۃً باہر نکلتے وقت ان چادروں کا چھپانا ناممکن نہیں، اس لیے اس کو مستثنیٰ کردیا گیا مگر قول اول یعنی چہرہ اور ہتھیلی مراد ہونے پر بہت سی احادیث دلالت کرتی ہے، اس لیے علماء امت نے اس کو اختیار کرتے ہوئے فرمایا کہ ضرورت اور مجبوری کے وقت چہرہ ہتھیلی نامحرم کے سامنے کھل جائے تو اس کی گنجائش ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے:

حج کے موقع پر آپ ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے اونٹ کے پیچھے بٹھایا تھا، قبیلہ خثعم کی ایک خوب صورت عورت آپ ﷺ سے مسئلہ پوچھنے لگی تو حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھنے لگے، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو پیچھے کیا، پھر ان کی ٹھوڑی پکڑ کر ان کا چہرہ اس عورت کی طرف سے پھیر دیا۔ سیاق سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت کا چہرہ کھلا ہوا تھا لیکن آپ ﷺ نے اس عورت کو چہرہ ڈھانکنے کا حکم نہیں دیا، اس لیے کہ وہ عورت حالت احرام میں تھی یا شاید ازدحام کی وجہ سے ڈھانکنے کا حکم نہ دیا کہ شدید ازدحام میں چہرہ کا پردہ کرنے کی صورت میں گرجانے یا کسی اور تکلیف میں مبتلا ہوجانے کا اندیشہ تھا۔ بہر حال یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اگر عورت کا سارا بدن چھپا ہوا ہو تو ضرورت کے وقت اس کے لیے چہرہ کھولنا جائز ہے۔ یہ پردہ کا تیسرا درجہ ہے جو ضرورت اور مجبوری کے وقت کے لیے ہے، اسی وجہ سے فقہاء احناف نے عورت کے باہر نکلنے کو دو شرطوں کے ساتھ مقید کیا ہے پہلی شرط یہ ہے کہ بلا ضرورت چہرہ نہ کھولے، ضرورت یہ ہے کہ شدید ازدحام ہو اور اس میں چہرہ چھپانے سے گرجانے کا اندیشہ ہو یا کسی اور تکلیف میں مبتلا ہونے کا خوف ہو، دوسری شرط یہ ہے کہ چہرہ کھولنے کی صورت میں کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو، کیونکہ اگر فتنہ کا اندیشہ ہوگا تو پھر چہرہ کھولنے سے پرہیز کرنا ضروری ہوگا اور جن صورتوں میں عورت کے لیے ضرورۃً چہرہ کھولنے کی اجازت ہے اور مرد کو اس کے چہرہ کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہو جیسے معالج کا دیکھنا مباح اس وقت ہوگا جب شہوت سے امن ہو۔

چنانچہ مبسوط سرخسی میں ہے کہ یہ تمام باتیں اس وقت ہیں جب دیکھنا شہوت کی نگاہ سے نہ ہو، اگر مرد یہ سمجھتا ہے کہ دیکھنے سے رغبت پیدا ہوجائے گی تو اس صورت میں اس مرد کے لیے عورت کے اعضاء میں سے کسی عضو کی طرف دیکھنا حلال نہیں، اس لیے کہ آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے: جس شخص نے کسی اجنبیہ کے محاسن کی طرف دیکھا، قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔ اس لیے کہ پہلی نگاہ تمہارے لیے حلال ہے اور دوسری نگاہ تم پر وبال ہے، یعنی دوسری نگاہ اگر شہوت کے قصد سے ڈالی گئی۔

حنفیہ کے ساتھ ائمہ ثلاثہ بھی اس بات پر متفق ہیں کہ لذت حاصل کرنے کی نیت سے یا فتنہ کے اندیشہ کے وقت عورت کے چہرہ کی طرف دیکھنا حرام ہے اور شافعیہ وحنابلہ کا راجح قول یہ ہے کہ فتنہ سے امن کے وقت بھی چہرے کی طرف دیکھنا حرام ہے، البتہ حنفیہ اور مالکیہ نے فتنہ سے امن اور لذت کا قصد نہ ہونے کی شرط کے ساتھ دیکھنے کی اجازت دی ہے۔ کما ہو مصرح فی کتبہم (جاری ہے)

☆......☆......☆

کلامِ ہادئ عالم ﷺ

السنہ

جو ایمان لایا وہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں آگیا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبح کیا ہوا جانور کھائے، سو وہ ایسا مسلمان ہے کہ جس کے واسطے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی پناہ ہے، سو اللہ کا قول وقرار نہ توڑو۔''

تشریح: اس حدیث شریف کا مضمون اس سے پہلے بھی آچکا ہے کہ مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے پناہ ہے، یعنی امن ہے، تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے امن اور پناہ دیئے ہوئے شخص کو قتل کرکے یا اس کے جان ومال سے تعارض کرکے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے عہد کو نہ توڑو۔

اس حدیث شریف میں مسلمان کی تین علامتیں بیان فرمائیں، اُس وقت یہ مسلمان کی امتیازی علامتیں تھیں، ایک ہماری نماز پڑھے، دوسرے نماز پڑھتے وقت بیت اللہ کی طرف چہرہ کرے، استقبال قبلہ کرے، تیسرے ہمارے ذبیحہ کو کھائے، اُس وقت یہود ونصاریٰ کی نماز ہم سے الگ تھی اور وہ اپنی نماز میں بیت اللہ کی طرف منہ نہیں کرتے تھے، مشرکین اور مجوسی لوگ مسلمانوں کا ذبح کیا ہوا نہیں کھاتے تھے، تو اس وقت کے لحاظ سے یہ مسلمانوں کی تین علامتیں تھیں، مقصود یہ ہے کہ جس شخص میں مسلمان ہونے کی علامت پائی جائے اس کو مسلمان سمجھا جائے اور مسلمان کے لئے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا عہد ہے، اسی طرح لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا یہ بھی مسلمان ہونے کی علامت ہے، اس وقت جو شخص بھی یہ کلمہ طیبہ پڑھتا تھا مسلمان ہوجاتا تھا، لیکن یہ بات واضح ہوجانی چاہئے کہ اگر کسی شخص میں مسلمان ہونے کی علامتیں پائی جاتی ہیں لیکن ساتھ ساتھ اس میں کفر بھی پایا جاتا ہے، کفر کی باتیں بھی پائی جاتی ہیں تو وہ ان علامتوں کے پائے جانے سے مسلمان نہیں کہلائے گا، جس شخص کے بارے میں ہمیں معلوم نہیں کہ اس کا مذہب کیا ہے؟ ہم اس کو اپنی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں، بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرتے ہوئے دیکھتے ہیں یا اس کو کلمہ شریف پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ہم یہ سمجھیں گے کہ یہ مسلمان ہے تو یہی مطلب ہے اس حدیث شریف کا، باقی یہ مطلب اس کا نہیں کہ خواہ کتنے ہی کفر کسی میں پائے جاتے ہیں اور ہمیں معلوم بھی ہوں، بصرف کلمہ پڑھ لینے سے یا نماز پڑھنے سے اور بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنے سے وہ مسلمان کہلائے گا یہ نہیں ہے، یہ قادیانی لوگ اس قسم کی باتیں کیا کرتے ہیں، اس قسم کی احادیث سے استدلال کرتے ہیں، یہ تو علامت ذکر فرمائی ہے ان لوگوں کے لئے جن کے بارے میں ہمیں معلوم نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا بہت ہی شکر بجالاتا ہوں کہ ہماری عقل یہاں تک نہیں پہنچ سکتی، سیاست اور رحمت دونوں کی جامع ہے۔

تو جو مسلمان ہوگیا وہ اللہ کی پناہ میں آگیا، اب اس کو قتل کرنا جائز نہیں، یہاں یہ بات بھی سمجھ لی جائے کہ مسلمان کو قتل صرف تین صورتوں میں کیا جاسکتا ہے:

۱) ارتداد کی وجہ سے
۲) قتل کی وجہ سے
۳) رجم میں

قتل کے بارے میں قرآن کریم نے ارشاد فرمایا:

یاایہا الذین امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی (بقرۃ:۱۷۸)

''مقتولوں کے بارے میں تم پر قصاص یعنی برابر کا بدلہ لینا لکھ دیا گیا ہے۔''

مطلب یہ ہے کہ مقتول کے وارث کو اس کے خون کا بدلہ دلاؤ اور آگے چل کر فرمایا:

فمن عفی لہ من اخیہ شیء فاتباع بالمعروف (البقرۃ:۱۷۸)

اگر کسی شخص کو اس کے بھائی کی جانب سے معافی مل جائے کہ ہم اس کی جان نہیں لیتے لیکن اس کا مالی معاوضہ ادا کرے تو پھر اس کو چاہئے کہ ڈھنگ سے ادا کرے اور ان کو چاہئے کہ طریقے سے مطالبہ کریں۔

اور ایک صورت ہے ''التارک لدینہ المفارق للجماعۃ'' جو شخص اپنے دین کو چھوڑ دے اور مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوجائے، کوئی کفر بک دے اور نعوذ باللہ مرتد ہوجائے جب مرتد ہوگیا تو مسلمانوں کی جماعت سے نکل گیا، کیونکہ مسلمانوں کی جماعت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ کی ہر بات کو ماننے والی ہے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی کسی ایک بات کے بارے میں یہ کہہ دے کہ ''میں نہیں مانتا'' نعوذ باللہ وہ مرتد، ایک بات کا انکار کرنے کی وجہ سے مرتد، چاہے نام اسلامی ہی کیوں نہ ہو اور مرتد ہوکر وہ مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہوگیا، نعوذ باللہ! اور اسی حکم میں ہے وہ شخص جو آنحضرت ﷺ کی سنت کا مذاق اُڑاتا ہو، اسی حکم میں ہے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا یا اس کے فرشتوں کا اس کے انبیاء کرام علیہم السلام کا یا اس کی کتابوں کا مذاق اُڑاتا ہو، کوئی کلمہ تحقیر، اہانت آمیز فقرہ کو مذاق کے طور پر صحیح جوان کے بارے میں کہے وہ مرتد ہوجائے گا، دائرہ اسلام سے خارج اور مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوجاتا ہے اور وہ واجب القتل ہے۔

تو یہ تین آدمی ہیں جن کے لئے قتل کا حکم ہے، ایک زانی بدکار شادی شدہ ہونے کے باوجود، دوسرا قاتل کہ اس کو قصاص میں قتل کیا جائے اور تیسرا مرتد جو کلمہ کفر بک کر اسلام سے خارج ہوجائے، مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوجائے اور اپنے دین سے مرتد ہوجائے، تو یہ تین آدمیوں کا قتل جائز ہے تین کے علاوہ کسی کا قتل جائز نہیں۔

☆......☆......☆

معارفِ نبوی

حضرت داؤد علیہ السلام

قرآن کے سائے میں

ماخوذ از قصص القرآن
مولانا محمد حفظ الرحمن سیوہارویؒ

''اور بلاشبہ ہم نے داؤد اور سلیمان کو ''علم'' سے بہرہ ور کیا اور ان دونوں نے کہا: ''اس اللہ کے لئے ہر طرح کی حمد جس نے اپنے بہت سے مومن بندوں پر ہم کو فضیلت اور برتری عطا فرمائی۔'' (نمل)

ان تمام آیات میں حسب عادت قرآن عزیز نے کتب سابقہ کے ان خیالات کی تردید اور اصلاح فرمائی ہے جو ان کے پیرؤوں کی تحریف وتبدل کی بدولت ان میں بطور معتقدات داخل ہوگئے ہیں، اس نے تاریخ کے اس تاریک پردہ کو چاک کرکے بتایا کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام بنی اسرائیل میں مقدس ہستیاں گزری ہیں۔ وہ خدا کے سچے نبی اور پیغمبر ہیں اور ہر قسم کے گناہ اور نافرمانیوں سے مقدس اور پاک ہیں۔

مگر افسوس اور صد ہزار افسوس کہ قرآن عزیز کے اس مقدس اعلان کے باوجود حتی اور یاہ کی بیوی کی اس خرافی داستان کو توراۃ اور اسرائیلیات سے لے کر بعض مفسرین نے قرآن عزیز کی تفسیر میں نقل کردیا اور اسرائیلی اغوات کو بلا دلیل وسند اسلامی روایات کی حیثیت دے دی۔

ان سادہ لوح بزرگوں نے یہ مطلق خیال نہیں فرمایا کہ جن خرافی داستانوں کو آج وہ اسرائیلی روایت کی حیثیت سے قرآن عزیز کی تفسیر میں نقل کررہے ہیں کل وہ آیات قرآنی کی تفسیر وتشریح کبھی جاکر امت مرحومہ کے لئے فتنہ سامانی کا باعث بنیں گی اور ان کی گمراہی کا سبب ثابت ہوں گی اور حیرت وصد حیرت ہے بعض ان جدید وقدیم متکلمین پر جنہوں نے اس قسم کی جزئیات کو سختی کے ساتھ رد کردینے کی بجائے ان روایات کے نیک محمل تلاش کرکے ان کو قابل قبول بنانے کی سعی نامشکور فرمائی ہے اور بے محل حسن ظن سے کام لے کر اس حقیقت کو نظر انداز کردیا کہ یہ تاویلات جو اس خرافی روایت کے بارہ میں کی جارہی ہیں ریت کی دیوار اور تار عنکبوت ہیں اور کسی نہ کسی اسلوب کے ساتھ اس کو تسلیم کرنے سے ''عصمت انبیاء'' جیسے اہم اور بنیادی اسلامی عقیدہ پر ضرب کاری لگتی ہیں اور یہ کہ انبیاء ورسل کی جانب اس قسم کے انتساب جبکہ قرآن عزیز کا دامن پاک اور بے لوث ہے اور وہ اس قسم کی روایات کو بہتان عظیم سمجھتا ہے تو پھر کسی شخص کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اس کی تفسیر میں اس قسم کی خرافات کا تذکرہ کرے۔

بہرحال ان مفسرین نے جن آیات کی تفسیر میں اس زہر ہلاہل کو ملایا ہے وہ سورۂ ص میں حضرت داؤد علیہ السلام کے اس واقعہ سے متعلق ہے:

اور کیا تجھ کو ان دعوے والوں کی خبر پہنچی ہے، جب وہ دیوار کود کر عبادت خانہ میں گھس آئے داؤد کے پاس تو داؤد ان سے گھبرایا وہ بولے گھبراؤ نہیں ہم دو جھگڑ رہے ہیں۔ زیادتی کی ہے ایک نے دوسرے پر سو ہمارے درمیان انصاف کے مطابق فیصلہ کردے اور ٹالنے والی بات نہ کرنا اور ہم کو سیدھی راہ بتا۔ یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے یہاں ایک دنبی ہے پس یہ کہتا ہے کہ وہ ایک بھی میرے حوالہ کردے اور مجھ سے گفتگو میں بھی تیز ہے۔ داؤد نے کہا وہ اپنی دنبیوں میں تیری ایک دنبی کو ملانے کے لئے جو سوال کرتا ہے ظلم کرتا ہے اور اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں الا یہ کہ جو ایمان لائے اور عمل کیے انہوں نے نیک اور ایسے بہت کم ہیں اور داؤد کے خیال میں گزرا کہ ہم نے اس کا امتحان لیا پس مغفرت چاہنے لگا وہ اپنے رب سے اور گرپڑا جھک کر اور رجوع ہوا (خدا کے سامنے) پھر ہم نے اس کو وہ کام معاف کردیا اور اس کے لئے ہمارے پاس (عزت کا) مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانا۔ اے داؤد! ہم نے تجھ کو ملک میں (اپنا) نائب مقرر کیا ہے سو تو لوگوں میں انصاف کے ساتھ حکومت کر اور نفس کی خواہش پر نہ چلا کر وہ تجھ کو اللہ کی راہ سے بچلتے ہیں جو لوگ اللہ کی راہ سے بچلتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

آیات کی باطل تفسیر

اس جگہ حضرت داؤد علیہ السلام کے ایک امتحان کا ذکر ہے جو خدائے تعالیٰ کی جانب سے ان کو پیش آیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اول اس کو نہیں سمجھا مگر یکایک دل میں یہ خیال آیا کہ یہ منجانب اللہ ایک آزمائش ہے، لہٰذا فوراً ہی خدا کے برگزیدہ پیغمبروں کی طرح حق تعالیٰ کی جانب رجوع کیا، استغفار کیا اور درگاہ الٰہی میں ان کا استغفار قبول ہوکر ان کی عظمت شان اور تقرب الی اللہ کا باعث بنا۔

معاملہ صرف اسی قدر تھا لیکن بعض مفسرین نے جب یہ دیکھا کہ قرآن عزیز نے اس آزمائش کی کوئی تفصیل نہیں بیان کی اور توراۃ اور ''اسرائیلی روایات'' میں اوریاہ کی بیوی کی ایک داستان موجود ہے، جس میں حضرت داؤد علیہ السلام سے خدا کی ناراضی کا بھی ذکر ہے تو بلا تامل اس خرافات کو اس آیت کی تفسیر بنا کر آزمائش، استغفار اور قبول استغفار کو اس کے ساتھ چسپاں کردیا۔

یہ دیکھ کر جلیل القدر مفسرین اور محققین سے ضبط نہ ہوسکا اور انہوں نے روشن دلائل وبراہین کے ساتھ یہ واضح کیا کہ اس خرافی روایت کا سورۂ ص کی ان آیات کی تفسیر سے دور کا بھی کوئی علاقہ نہیں ہے اور نہ صرف یہ بلکہ پوری داستان از اول تا آخر یہودیوں کی من گھڑت اور پُر از بہتان روایتیں ہیں جن کے لئے اسلامیات میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

چنانچہ حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

اس جگہ مفسروں نے ایک ایسا قصہ بیان کیا ہے بلاشبہ جس کا اکثر حصہ اسرائیلیات سے لیا گیا ہے اور اس بارے میں رسول اکرم ﷺ سے ایک حدیث بھی موجود نہیں ہے کہ جس کی پیروی ضروری ہوجائے۔ (تفسیر ابن کثیر سورۂ ص)

☆......☆......☆

جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں

حدیث ۳۷۸: مجاہدین کی مدد کے لیے مزید کمک روانہ کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان قبائل کے لوگ آئے اور انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ وہ مسلمان ہوچکے ہیں اور انہوں نے اپنی قوم کے خلاف آپ ﷺ سے مدد طلب کی تو نبی کریم ﷺ نے ستر انصار روانہ کیے جنہیں ہم قراء کے نام سے پکارتے تھے۔ وہ دن کو لکڑیاں اکٹھی کرتے اور رات کو نوافل پڑھتے، چنانچہ وہ لوگ انہیں ساتھ لے کر چلے گئے حتیٰ کہ جب بئر معونہ پہنچے تو ان سے دھوکہ کیا اور انہیں قتل کردیا۔ اس واقعے کی اطلاع پانے کے بعد نبی کریم ﷺ نے ایک ماہ تک دعائے قنوت پڑھی اور رعل، ذکوان اور بنولحیان کے خلاف بددعاء کرتے رہے۔

(راوی) حدیث قتادہ نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بیان کے مطابق صحابہ کرام ان کے متعلق یہ آیات پڑھتے رہے:

''کیوں نہیں! ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچادو کہ ہم اپنے رب سے جاملے ہیں، وہ ہم سے راضی ہوگیا اور اس نے ہمیں بھی راضی کردیا۔''

اس کے بعد یہ آیات منسوخ ہوگئیں۔

حدیث ۳۷۹: جو شخص دشمن پر غلبہ پاکر تین دن تک ان کے میدان میں ٹھہرا رہے

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جب کسی قوم پر فتحیاب ہوتے تو تین دن اسی میدان میں قیام کرتے تھے۔

حضرت رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ذوالحلیفہ میں تھے جہاں ہمیں بہت سے اونٹ اور بکریاں غنیمت کے طور پر ملیں۔ آپ ﷺ نے دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر قرار دیں۔

حدیث ۳۸۰: میدان جنگ اور دوران سفر میں غنیمت تقسیم کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے جعرانہ کے مقام سے عمرے کا احرام باندھا جہاں پر آپ ﷺ نے حنین کی غنائم تقسیم کی تھیں۔

حدیث ۳۸۱: جب مشرک کسی مسلمان کا مال لوٹ لیں، پھر (مسلمانوں کے غلبے کی وجہ سے) وہ مسلمان اپنا مال پالے تو؟

مشعل

ترجمہ: کتاب الجہاد...... صحیح بخاری

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ان کا ایک گھوڑا بھاگ نکلا اور اسے دشمن نے پکڑ لیا۔ پھر جب مسلمانوں نے کفار پر غلبہ پایا تو وہ گھوڑا انہیں واپس کردیا گیا۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کی زندگی کے بعد ان (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا ایک غلام بھی بھاگ کر روم کے کافروں سے مل گیا تھا۔ جب مسلمان ان پر غالب آئے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وہ غلام انہیں واپس کردیا۔

حدیث ۳۸۲: جب مشرک کسی مسلمان کا مال لوٹ لیں، پھر (مسلمانوں کے غلبے کی وجہ سے) وہ مسلمان اپنا مال پالے تو؟

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام بھاگ کر اہل روم سے جاملا۔ جب ان پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے غلبہ حاصل کرلیا تو انہوں نے وہ غلام حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو واپس کردیا۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا بھاگ کر روم پہنچ گیا۔ جب روم پر مسلمانوں کا غلبہ ہوگیا تو انہوں نے وہ گھوڑا بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو واپس کردیا۔

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن قسم ہے قلم کی (القرآن)

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY

ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11	26 رجب المرجب تا 2 شعبان 1437ھ بمطابق 6 تا 12 مئی 2016ء	25

اللّٰھم

پسندیدہ عمل اور فعل کی دعا

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَالْفِعْلِ وَالنِّیَّۃِ وَالْھُدٰی اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھ کو توفیق بخش ہر اس بات کی جس کو تو پسند فرمائے اور جس سے تو راضی ہو یعنی قول کی، عمل کی، فعل کی، نیت کی اور سیرت کی بے شک تو سب کچھ کرسکتا ہے۔

روسی اور شامی فورسز کی حلب پر وحشیانہ بمباری شہر ملیا میٹ 400 افراد شہید

سینکڑوں افراد شدید زخمی، شہادتوں میں اضافے کا خدشہ، مسلسل بمباری کا سلسلہ جاری، شہید ہونے والوں میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل

فورسز نے رہائشی عمارتوں اور ہسپتال کو نشانہ بنایا، عالمی طبی تنظیموں کے زیر انتظام چلنے والا "القدس ہسپتال" تباہ، ڈاکٹروں سمیت 27 افراد شہید

کئی رہائشی عمارتیں بھی ملبے کا ڈھیر بن گئیں، حلب کھنڈرات کا منظر پیش کرنے لگا، شہر کی صورتحال "تباہ کن" ہوچکی، بیماریاں بڑھنے لگیں، اقوام متحدہ

راکٹ حملوں اور مسلسل بمباری سے شدید غذائی قلت کا بحران، اگلے چار ماہ تک اس پر قابو نہیں پایا جاسکے گا، طبی سہولتیں بھی معدوم ہوچکیں

دمشق (نیٹ نیوز) شام میں بشارالاسد اور روسی افواج کی رواں ہفتے حلب میں واقع "القدس ہسپتال" اور مختلف علاقوں میں رہائشی عمارتوں وحشیانہ بمباری سے شہر ملبے کے ڈھیر میں تبدیل ہوگیا جس کے نتیجے میں 400 افراد شہید اور سینکڑوں زخمی ہوگئے مرنے اور زخمیوں میں خواتین اور بچے زیادہ تعداد میں شامل ہیں، کئی زخمیوں کی حالت انتہائی تشویشناک ہے جس کے باعث شہادتوں میں اضافہ کا خدشہ ہے، روسی افواج اور بشارالاسد کی فورسز نے حلب میں مخالفین کے زیر قبضہ علاقے میں ڈاکٹرز ود آوٹ بارڈرز اور انٹرنیشنل ریڈ کراس سوسائٹی کے تحت چلنے والے القدس اسپتال اور کئی قریبی رہائشی عمارات پر 1300 مارٹر گولے اور راکٹ برسائے ہیں۔ حلب شہر میں وحشیانہ بمباری کے نتیجے میں غذائی قلت کا شدید بحران پیدا ہوگیا ہے، میڈیا رپورٹس کے مطابق اگلے چار ماہ تک غذائی قلت کے بحران پر قابو نہیں پایا جاسکے گا جس سے مزید انسانی جانوں کے ضیاع کا امکان ہے جبکہ دوسری جانب شہر میں علاج معالجے کی سہولیات بھی مکمل طور پر معدوم ہوکر رہ گئی جس کے باعث بیماریاں بڑھنے لگی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق القدس ہسپتال پر بمباری سے بچوں کے سپیشلسٹ ڈاکٹر بھی جان کی بازی ہار گئے، "ایم ایس ایف" کے شامی مشن کے سربراہ مسکلدا زنگادا نے کہا ہے کہ القدس اسپتال حلب میں بچوں کے علاج معالجے اور (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

مقبوضہ کشمیر: بھارتی فوج کی گھر گھر تلاشی کاروائیاں 2 نوجوان شہید متعدد گرفتار

دستی بم حملے میں 2 اہلکار ہلاک

بھارتی مظالم کیخلاف کھنہ بل، نئی بستی، اچھہ بل اڈہ، اقبال مارکیٹ اور بخشی آباد کے عوام سڑکوں پر نکل آئے، جھڑپوں میں کئی افراد زخمی، وادی میں انٹرنیٹ پر نگرانی سخت

مقبوضہ کشمیر میں کرکٹ ٹیمیں مجاہدین کے ناموں سے منسوب، اسلام آباد کے قصبے میں دستی بم کے حملے میں سی آر پی ایف کے 2 اہلکار نشانہ بنے، کئی گاڑیاں بھی تباہ

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی گھر گھر تلاشی کاروائیاں، 2 نوجوان شہید، متعدد گرفتار جبکہ دوسری جانب مجاہدین نے اسلام آباد کے قصبے میں دستی بم حملوں میں 2 سی آر پی ایف کے اہلکاروں کو ٹھکانے لگا دیا، 3 اہلکار شدید زخمی بھی ہوئے جبکہ کئی گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ مجاہدین کے ناموں سے منسوب ہونے لگیں، پلوامہ میں ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب مجاہدین اور آزادی کے نعروں سے گونج اٹھی۔ ادھر مقبوضہ وادی میں کرکٹ ٹیمیں مجاہدین کے ناموں سے منسوب ہونے لگیں، پلوامہ میں ... میں بھارتی فوج کے ہاتھوں نوجوان کے قتل کے خلاف چوتھے روز بھی ہڑتال رہی اور دکانیں کاروباری ادارے بند رہے سڑکیں ویران رہیں (باقی صفحہ 6 نمبر 2)

بربریت: اسرائیل کی انتہا پسند یہودیوں نے 18 ماہ کا فلسطینی بچہ زندہ جلادیا

صیہونی فورسز کی فائرنگ سے 5 شہید

اسرائیلی فائرنگ سے فلسطینی جوڑا شہید، چاقو حملے کا الزام، مارم ابو اسماعیل شوہر کے ہمراہ بیت المقدس کے باہر نشانہ بنی، حادثے میں 5 افراد جاں بحق

فلسطینی اسیر سامی جنازرہ کی صیہونی جیل میں بھوک ہڑتال کے دو ماہ مکمل، حالت تشویشناک ہوگئی، اسرائیلی فوج کا قبلہ اول میں کریک ڈاؤن، متعدد نمازی گرفتار

مقبوضہ بیت المقدس (مانیٹرنگ ڈیسک) انتہاپسند یہودیوں نے 18 ماہ کا فلسطینی بچہ زندہ جلا دیا، واقعہ کے خلاف یہودیوں اور صیہونی فورسز کے خلاف شدید احتجاجی مظاہرے کئے گئے جبکہ دوسری جانب صیہونی فورسز کی دہشت گرد کاروائیاں جاری ہیں جن کے نتیجے میں 5 افراد شہید ہوگئے۔ فلسطینی اسیر سامی جنازرہ کی جیل میں بھوک ہڑتال کے دو ماہ مکمل ہوگئے جس کے باعث ان کی حالت تشویشناک ہوگئی، بیت المقدس میں فلسطینیوں کی املاک پر قبضے کی نئی صیہونی سازش، شہریوں کو خالی املاک استعمال کرنے کا انہیں کوئی حق نہیں فورسز نے 2 لڑکیوں کو گرفتار کرلیا چاقو حملے کا الزام ... اسرائیلی فورسز کی دہشت (باقی صفحہ 6 نمبر 3)

عسکری آپریشن میں غیر معمولی تیزی، اتحادی افواج طالبان کے سامنے بے بس، اہم تنصیبات پر حملے، خوست میں امریکی ڈرون حملے میں 3 افراد شہید

مجاہدین کے تابڑ توڑ حملے: 12 امریکیوں سمیت 132 اہلکار ہلاک

13 فوجی ٹینک تباہ

پروان میں واقع فوجی اڈے کے قریب گشت پر مامور امریکی ٹینک پر مجاہدین کے حملے میں 8 فوجی واصل جہنم، قندہار میں فوجی مرکز اور 3 چوکیاں فتح، 23 اہلکار ہلاک، ٹینک، فوجی گاڑی اور بھاری اسلحہ غنیمت

قندوز میں لڑائی کے دوران 4 امریکی کمانڈوز سمیت 24 افغان فوجی مجاہدین کے کام آئے، ہرات میں صوبائی چیف پراسیکیوٹر طالبان حملے میں مارا گیا، ہلمند، سنگین میں کاروان پر حملے میں 7 اہلکار ہلاک و زخمی

مجاہدین نے جلال آباد میں معروف انٹیلی جنس اہلکار کو ٹھکانے لگایا، مقامی جنگجوؤں اور مجاہدین کے درمیان صوبہ تخار ضلع اشکمش میں شدید لڑائی میں 8 شرپسند ہلاک، پنچران میں کاروان پر حملہ، 6 اہلکار گرفتار

چاردرہ میں امریکی و افغان فوجیوں کا مشترکہ حملہ ناکام، 2 افغان شہریوں کے قاتل امریکی فوجیوں کو معمولی سزائیں، قندوز ہسپتال پر حملہ کرنیوالے 16 اہلکاروں کو پینٹاگون سے صرف سرزنش کے لیٹر جاری

کابل (نیٹ نیوز، مانیٹرنگ ڈیسک) افغانستان میں طالبان کے عمری آپریشن میں غیر معمولی تیزی، اتحادی افواج مجاہدین کے سامنے مکمل طور پر بے بس، مختلف فدائی اور دیگر حملوں میں 12 امریکی فوجیوں سمیت 132 اتحادی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے، مجاہدین نے درجنوں فوجی مراکز اور چوکیوں پر بھی قبضہ کرلیا، حملوں میں 13 فوجی ٹینک بھی تباہ کئے گئے جبکہ دوسری جانب امریکی ڈرون حملے میں 3 افراد شہید ہوگئے۔ علاوہ ازیں طالبان نے گزشتہ 24 گھنٹے کے دوران تابڑ توڑ حملوں میں کم از کم 8 امریکی و 68 افغان فوجیوں کو عمری آپریشن میں ہلاک اور 6 ٹینکوں سمیت متعدد گاڑیاں تباہ کردیں، طالبان ترجمان کے مطابق صوبہ پروان میں واقع امریکی فوجی اڈا بگرام کے قریب گشت پر مامور امریکی ٹینک پر حملہ کیا گیا۔ حملے کے نتیجے میں ٹینک کے اندر بیٹھے 4 امریکی فوجی مارے گئے ہیں۔ صوبہ قندوز کے ضلع چاردرہ میں شدید لڑائی کے دوران مشترکہ افغان و امریکی فوجی دستے پسپا ہوگئے۔ لڑائی کے دوران 5 امریکی ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ طالبان کی کاروائی کے بعد امریکی و افغان فضائیہ نے علاقے پر اندھادھند بمباری شروع کردی۔ بمباری کے نتیجے میں بچوں، عورتوں اور ضعیف افراد کی شہادتوں کی اطلاعات بھی ہیں۔ خوست شہر میں امریکی ڈرون حملے میں 3 افراد شہید ہوگئے۔ شہدا کے جسد خاکی جھلس گئے اور ان کی شناخت نہیں ہوسکی۔ پروان کے ضلع شیخ علی میں (باقی صفحہ 6 نمبر 4)

حلب پر روسی اور اسدی افواج کی بمباری کے بعد ایک عمارت کو آگ نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے

تیمرگرہ میں 6 روزہ دورہ تفسیر آیات جہاد کا عمدہ طریقے اختتام پذیر

جامع مسجد بہرام خان شہید ثمر باغ میں دورہ کا اہتمام کیا گیا، 600 افراد کی شرکت

مولانا الیاس قاسمی کا جہاد پر مفصل بیان، بھائی مختار الملک وامین اللہ جہادی نظمیں پیش کیں

تیمرگرہ (القلم نیوز) تیمرگرہ میں 23 تا 28 اپریل 6 روزہ دورہ تفسیر آیات جہاد جامع مسجد بہرام خان شہید ثمر باغ میں عمدہ طریقے سے اختتام پذیر ہوا۔ آخری دن اجتماع بہت کامیاب رہا۔ جس میں 600 تک لوگوں نے شرکت کی۔ آغاز اجتماع تلاوت و اذکار سے ہوا۔ اجتماع سے صوبائی منتظم بھائی علی محمد صاحب نے بھی خطاب کیا جبکہ بھائی مختار الملک وامین اللہ نے جہادی نظموں سے شرکاء کے جذبوں کو ابھارا۔ خصوصی خطاب مولانا الیاس قاسمی صاحب نے فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں بنیاد (باقی صفحہ 6 نمبر 5)

مودی کی عوام کش پالیسیاں: 3 ماہ میں 116 بھارتی کسانوں نے خودکشی کی

خودکشی کے سب سے زیادہ واقعات مہاراشٹر، پنجاب اور تلنگانہ میں ہوئے، بھارتی وزیر زراعت کا لوک سبھا میں اعتراف

لاہور (نیٹ نیوز) بھارت کے مرکزی وزیر مملکت برائے زراعت موہن بھائی کنڈریا نے پارلیمنٹ کو بتایا ہے کہ اس سال زرعی مسائل سے عاجز آکر 116 کسانوں نے خودکشی کی اور سب سے زیادہ یہ واقعات مہاراشٹر، پنجاب اور تلنگانہ میں ہوئے ہیں۔ بھارتی میڈیا کے مطابق 2015 میں زرعی پریشانیوں کے باعث ہی ملک گیر پیمانے پر 2000 کاشتکاروں کے خودکشی کر لینے کے معاملات سامنے آئے تھے۔ لوک سبھا میں اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے کندریہ نے تحریری جواب سے لوک سبھا کو بتایا کہ اس سال 29 فروری تک مہاراشٹر میں خودکشی کے 57، پنجاب میں 56 اور تلنگانہ میں تین کیس درج کیے گئے۔

ضلع ملاکنڈ میں دورہ تفسیر میں ایک ہزار افراد کی شرکت

مدرس کے فرائض مولانا عبداللہ شاہ نے انجام دیئے، متعدد افراد دورات کیلئے تیار

مولانا عبدالرشید صاحب نے انتہائی مؤثر انداز میں فریضہ جہاد پر روشنی ڈالی

ملاکنڈ (القلم نیوز) ضلع ملاکنڈ میں دورہ تفسیر آیات الجہاد 16 تا 21 اپریل شاندار طریقے سے اختتام پذیر ہوا۔ اس دورہ میں مدرس کے فرائض مولانا محمد عبداللہ شاہ فرزند مولانا گلاب شاہ صاحب نے انجام دیئے۔ اختتامی پروگرام میں شرکاء کی تعداد تقریباً ایک ہزار تھی۔ استاد عبدالرشید صاحب نے انتہائی مؤثر انداز میں فریضہ جہاد پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے فرمایا اے ایمان والو اہم نے پورے دین پر ایمان لایا ہے، (باقی صفحہ 6 نمبر 6)

عراق: خودکش حملوں اور بم دھماکوں میں 75 افراد ہلاک

بغداد میں مظاہرین کا پارلیمنٹ پر دھاوا

بغداد میں ہنگامی حالت نافذ، عراق میں مزار کے قریب خودکش حملہ، 23 افراد ہلاک، 42 زخمی، ہلاکتوں کی اضافے کا خدشہ

نہروان میں کار بم دھماکے میں 14 افراد ہلاک، 25 زخمی، جنوبی شہر سماوا میں دو خودکش بم دھماکوں میں 33 افراد ہلاک اور 75 زخمی

بغداد (نیٹ نیوز) عراق میں موت کا رقص جاری، مختلف علاقوں میں خودکش حملوں، بم دھماکوں اور دیگر واقعات میں 75 افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوگئے جبکہ شیعہ مظاہرین نے عراقی پارلیمنٹ پر دھاوا بول دیا جس کے بعد بغداد میں ہنگامی حالت نافذ کردی گئی۔ ادھر امریکی فوج کے حکام کے مطابق فضائی حملوں میں خود کو دولت اسلامیہ کہلانے والی تنظیم کی 80 کروڑ ڈالر تک نقدی تباہ کی گئی۔ بغداد میں مسجد کے قریب دھماکے میں 24 زائرین ہلاک اور 40 سے زائد زخمی ہوگئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق بغداد کی نہروان مارکیٹ میں مسجد کے قریب گاڑی میں اچانک زوردار دھماکہ ہوا، جس سے قریب کھڑی گاڑیوں میں بھی (باقی صفحہ 6 نمبر 7)

الرحمت شعبہ تبلیغ کی کارگزاری

دیر بالا میں جامع مسجد سید احمد شہید کا شاندار افتتاح

تقریب میں 1500 افراد کی شرکت، مولانا الیاس قاسمی نے خطاب فرمایا

دیر بالا (القلم نیوز) شرینگل دیر بالا میں 29 اپریل بروز جمعہ جامع مسجد سید احمد شہید کا شاندار اور جاندار افتتاح کیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں 1500 افراد نے شرکت کی۔ اس موقع پر مولانا ضیاء الرحمٰن، صوبائی منتظم علی محمد صاحب اور شعبہ تبلیغ کے ذمہ دار مولانا الیاس قاسمی نے خطاب فرمایا اور بھائی مختار نے نظمیں پیش کیں۔ مقررین نے اپنے خطاب میں مسجد کے مقام، پکے نظریاتی مجاہد بننے جہاد کی اہمیت اور فضیلت اور حالات حاضرہ پر تفصیلی بیان فرمایا۔

جب تک جہاد جاری رہے گا مسلمانوں کا ایمان محفوظ رہے گا، مولانا عبدالرشید

قصور (القلم نیوز) جب تک دنیا میں جہاد کا سلسلہ جاری رہے گا اس وقت تک مسلمانوں کی جان اور ایمان محفوظ رہیں گے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا استاد عبدالرشید صاحب نے قصور میں جمعہ کا خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کیا۔ اجتماع میں 400 افراد نے شرکت کی اور عشر کے وعدے وارادے بھی کئے۔

لیبیا سے خام تیل لیجانے پر بھارتی جھنڈے والا بحری جہاز بلیک لسٹ

طرابلس (نیٹ نیوز) بھارتی جھنڈے کے حامل ایک مال بردار بحری جہاز کو شورش زدہ ملک لیبیا سے غیر قانونی انداز میں خام تیل لے جانے پر اقوام متحدہ نے بلیک لسٹ کردیا ہے۔ بحری جہاز نے خام تیل اس بندرگاہ سے حاصل کیا تھا جو حکومتی کنٹرول میں نہیں ہے۔ اس مال بردار بحری جہاز کا نام 'ڈسٹیا امیا' بتایا گیا ہے۔ مال بردار جہاز خام تیل لیبیا کے شمال میں المیضا سے لیکر مالٹا کی جانب روانہ تھا۔ اسی جہاز نے پہلے بھی خام تیل ایک نامعلوم خریدار کو بھیجا تھا۔

بھارتی ریاست کرناٹک میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ

لاہور (نیٹ نیوز) بھارتی میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ ہندوستان کی ریاست کرناٹک میں مسلمان دوسری بڑی اقلیت و اکثریت بن چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں سروے رپورٹ مکمل ہوچکی ہے جو اگلے ماہ حکومت کو پیش کی جائے گی۔ ابھی یہ رپورٹ منظر عام پر نہیں آئی لیکن ہندو انتہاپسند تنظیموں میں سخت تشویش پھیل گئی ہے اور ان دنوں اس رپورٹ پر بحث جاری ہے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق کرناٹک میں پہلی مرتبہ سماجی اور تعلیمی صورتحال جاننے کیلئے ریاست میں سروے کروایا گیا ہے۔ ریاستی کمیشن برائے پسماندہ طبقات کے تحت اس سروے کے بعد کہا جارہا ہے کہ کرناٹک (باقی صفحہ 6 نمبر 9)

شیڈول دورہ رات تفسیر 2016ء بطرز امیر المجاہدین مولانا مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ

نمبر شمار	تاریخ	مقام	مدرس
1	7 مئی 2016	کراچی (بھائی محمد عارف)	مفتی عبدالرؤف اصغر صاحب
2	ایضاً	کوئٹہ	مولانا طلحہ السیف صاحب
3	ایضاً	خضدار	مولانا عبدالباسط صاحب
4	ایضاً	ڈیرہ مراد جمالی	مولانا محمد سرفراز صاحب
5	ایضاً	بھکر	مولانا ظہور احمد صاحب
6	ایضاً	حب چوکی	مفتی خلیل اللہ صاحب
7	ایضاً	لاڑکانہ	مفتی عبید الرحمان صاحب (دارالبیان)
8	ایضاً	کوہاٹ	مولانا گلاب شاہ صاحب
9	ایضاً	چارسدہ	مولانا وصال محمد صاحب
10	ایضاً	لکی مروت	مفتی لعل محمد صاحب
11	ایضاً	دیر بالا	مولانا محمد عبداللہ صاحب
12	ایضاً	گڑھی حبیب اللہ	مفتی رفیق احمد صاحب
13	ایضاً	ایبٹ آباد	مفتی اشتیاق احمد صاحب
14	ایضاً	کوٹلی	مولانا محمد رفیق صاحب
15	ایضاً	بھمبر	مولانا ابو محمد صاحب
16	ایضاً	راولاکوٹ	مولانا قاری محمد صادق صاحب
17	ایضاً	بنوں	مولانا عمر رحمان صاحب
18	ایضاً	مظفر آباد	مولانا امداد اللہ صاحب
19	ایضاً	قلات برائے مرد	مولانا عتیق الرحمان صاحب

اسرائیل مخالف بیان برطانیہ کی مسلم رکن پارلیمنٹ کو معطل

لندن (نیٹ نیوز) 2 برس قبل دیئے گئے اسرائیل مخالف بیان پر برطانیہ کی لیبر پارٹی نے مسلم رکن پارلیمنٹ ناز شاہ کی پارٹی رکنیت معطل کردی۔ لیبر پارٹی سے انتظامی طور پر معطلی کا فیصلہ لیبر رہنما جیرمی کوربن اور ناز شاہ نے اتفاق رائے سے کیا۔ ناز شاہ نے 2014 میں یہودی بستیاں مغربی کنارے کے بجائے امریکہ میں آباد کرنے کے حوالے سے ایک فیس بک پوسٹ کی حمایت کی تھی، تاہم اس وقت ناز شاہ برطانوی رکن پارلیمنٹ نہیں تھیں۔ یہودیوں کے حامی گروپوں کی حالیہ شدید تنقید کے باعث ناز شاہ نے گزشتہ دنوں شیڈو چانسلر کی مشیر کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔

شیڈول دورہ رات تفسیر 2016ء بطرز امیر المجاہدین مولانا مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ

نمبر	تاریخ	علاقہ	مدرس
1	[redacted]	مرکز شریف، بہاولپور	مولانا عمار صاحب
2	ایضاً	کراچی (بھائی ریحان)	مولانا طلحہ السیف صاحب
3	ایضاً	راولپنڈی	مفتی منصور احمد صاحب
4	ایضاً	باغ آزاد کشمیر	مولانا قاری محمد صادق صاحب
5	ایضاً	ڈیرہ اسماعیل خان	مولانا امداد اللہ صاحب
6	ایضاً	پشاور	مولانا مدثر جمال تونسوی صاحب
7	ایضاً	فیصل آباد	مولانا طلحہ کاشف صاحب
8	ایضاً	لاہور	مولانا مامون اقبال صاحب
9	ایضاً	گوجرانوالہ (خواتین)	مفتی رفیق احمد صاحب
10	ایضاً	ہری پور	مولانا محمد رفیق صاحب
11	ایضاً	جھنگ	مولانا ظہور احمد صاحب
12	ایضاً	ڈسکہ (خواتین)	مفتی ابو محمد صاحب
13	ایضاً	لہڑی، بلوچستان	مولانا عتیق الرحمان صاحب
14	ایضاً	قلات برائے خواتین	مولانا عبدالباسط صاحب
15	ایضاً	دالبندین	مفتی خلیل اللہ صاحب
16	ایضاً	ٹنڈو محمد خان	مولانا محمد سرفراز صاحب
17	ایضاً	مردان	مولانا عبداللہ صاحب
18	ایضاً	کرک	مفتی لعل محمد صاحب
19	ایضاً	ٹانک	مولانا وصال محمد صاحب
20	ایضاً	خیرا گلی	مولانا عمر رحمان صاحب
21	ایضاً	صوابی	مولانا کلیم اللہ صاحب
22	ایضاً	ہنگو	مولانا گلاب شاہ صاحب
23	ایضاً	مانسہرہ	مفتی محمد اشتیاق صاحب
24	ایضاً	بصیر پور اوکاڑہ	مفتی عبید الرحمان صاحب (تربیہ)
25	ایضاً	سکھر	مفتی عبید الرحمان صاحب (دارالبیان)
26	[redacted]	ٹیکسلا (خواتین)	مولانا مامون اقبال صاحب

چین: اغواکاروں نے 8 مسافروں کو قتل کرکے بس کو آگ لگادی

ملزمان نے صوبے شان ژی میں ہائی وے پر بس کو اغواء کیا، 5 افراد شدید زخمی بھی ہوئے، واقعہ کی تحقیقات شروع کردی گئی

ژیان (نیٹ نیوز) چین کے شمال مغربی صوبے شان ژی میں اغوا کاروں نے ایک بس کو اغوا کرکے 8 افراد کو قتل اور 5 کو شدید زخمی کردیا جبکہ بعد ازاں بس کو آگ (باقی صفحہ 6 نمبر 11)

نہتے کشمیریوں کیخلاف مظالم کی نئی لہر شروع کردی گئی، سید علی گیلانی

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین سید علی گیلانی نے ہندواڑہ واقعے کی متاثرہ لڑکی کی مسلسل نظربندی، خاتون اور نوجوانوں کے قتل میں ملوث بھارتی فورسز کے اہلکاروں کو گرفتار نہ کرنے، 7 ملازموں کی معطلی اور آزادی پسند رہنما امان اللہ خان کی غائبانہ نماز جنازہ پر پابندی کو بھارتی ریاستی دہشت گردی قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف پُرامن مظاہروں کی کال دی ہے۔ (باقی صفحہ 6 نمبر 8)

بہاولپور میں دورہ اساسیہ شروع، 21 افراد شریک ہیں

دورہ اساسیہ میں تعلیم الاسلام، تعلیم الجہاد اور تاریخ اسلام کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں

بہاولپور (القلم نیوز) دین کی بنیادی تعلیم پر مشتمل کورس دورہ اساسیہ شروع، 21 افراد کی شرکت، یہ کورس جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ میں پڑھایا جاتا ہے، جس کا کل دورانیہ 15 دنوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کورس میں تین کتابیں تعلیم الاسلام، تعلیم الجہاد اور تاریخ اسلام پڑھائی جاتی ہیں۔ اس کورس کو امیر المجاہدین (باقی صفحہ 6 نمبر 12)

مرکز عثمانؓ و علیؓ بہاولپور میں دورہ تفسیر میں 19 افراد کی شرکت

یہ دورہ امیر المجاہدین مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کے طرز پر پڑھایا جاتا ہے

بہاولپور (القلم نیوز) مرکز عثمانؓ و علیؓ میں آیات جہاد کے ترجمہ و تفسیر پر مشتمل چھ روزہ دورہ تفسیر شروع ہے، جس میں کل 19 افراد شریک ہیں۔ یہ دورہ تفسیر جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ میں ہر ماہ ایک بار پڑھایا جاتا ہے۔ اس کورس میں قرآن کریم کی 558 ان آیات کا ترجمہ و تفسیر پڑھایا جاتا ہے جن کا تعلق جہادی مضامین سے ہے۔ یہ ترجمہ و تفسیر امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کے طرز پر پڑھایا جاتا ہے۔

ایران: فوجی طیارہ گر کر تباہ

دبئی (نیٹ نیوز) ایران میں تربیتی پرواز کے دوران ایک ایف 7 جنگی طیارہ گر کر تباہ ہوگیا، حکام کا کہنا ہے کہ حادثہ تکنیکی خرابی کے باعث وسطی صوبے میں پیش آیا، طیارہ تربیتی پرواز کے دوران پہاڑیوں سے ٹکرا گیا۔

اترا کھنڈ جنگلات کی آگ میں شدت، مزید 4 افراد ہلاک

لاہور (نیٹ نیوز) بھارتی ریاست اترا کھنڈ کے جنگلات میں لگی آگ میں مزید شدت آگئی جس کے نتیجے میں مزید 4 افراد ہلاک ہوگئے۔ اس آگ پر قابو پانے کے لیے محکمہ جنگلات کے 9000 ملازمین کے علاوہ قومی آفات سے نمٹنے والے دستہ (این ڈی آر ایف) کی تین ٹیمیں، فوج اور فضائیہ کے اہلکار 2 فروری سے لگی اس آگ کو بجھانے میں لگے ہیں۔ اس آگ سے اب تک 2552 ایکڑ جنگلاتی علاقہ متاثر ہوا ہے۔ مجموعی طور پر شمالی ہند کے 1300 جنگلات میں آگ لگی ہوئی ہے جس سے اترا کھنڈ کے دار الحکومت دہرہ دون کے مضافاتی علاقے بھی آگ میں جھلس رہے ہیں (باقی صفحہ 6 نمبر 10)

3-5-2016

www.alqalamonline.com
القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR

ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A
ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون و فیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

حلب: نُصیری اور روسی درندوں کی زد میں

حلب ملک شام کی مبارک سرزمین وہ شہر ہے جسے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں فتح کیا گیا تھا، اور پھر یہ شہر ہمیشہ ہی مسلمانوں کے اہم ترین علاقوں میں شمار ہوتا رہا۔ بڑے بڑے صحابہ کرام اور مجاہدین عظام جہاد اور رباط کی خاطر اس شہر میں قیام پذیر رہے۔ اموی دورِ حکومت میں تعمیر ہونے والی معروف اور مثالی عمارت معروف بہ جامع مسجد اموی اسی شہر میں تعمیر ہوئی اور پھر یہ شہر صلیبیوں کے خلاف اہم ترین مورچہ اور چھاؤنی کا کام دیتا رہا۔ یہ شہر سنی مسلمانوں کی اکثریت والا شہر ہے اور سنیوں میں بھی حنفی مسلک کے افراد اور نمایاں اہل علم اسی شہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ جب بھی اسلام دشمن طاقتوں نے ملک شام پر جارحیت کی ہے تو اس شہر کے باسیوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ موجودہ شامی ڈکٹیٹر بشار الاسد کے باپ حافظ الاسد کے دور میں بھی اس شہر پر کافی جارحیت کی گئی تھی۔ موجودہ احتجاجی تحریک بھی اسی شہر سے شروع ہوئی اور اس پوری تحریک میں یہ شہر مرکزی کردار ادا کرتا آیا ہے۔

بشار الاسد کو اس شہر پر ایسا غصہ اور غضب آیا کہ اس کی فوج نے اس شہر کی سول آبادی اور خاص کر ہسپتالوں کو بمباری کا نشانہ بناڈالا اور پھر روس جو اس کا اہم اتحادی ہے وہ بھی اس فضائی جارحیت میں پورا پورا شریک رہا۔ چنانچہ تفصیلات کے مطابق شام میں بشار الاسد اور روسی افواج کی رواں ہفتے حلب میں واقع "القدس ہسپتال" اور مختلف علاقوں میں رہائشی عمارتوں وحشیانہ بمباری سے شہر ملبے کے ڈھیر میں تبدیل ہوگیا جس کے نتیجے میں 400 افراد شہید اور سینکڑوں زخمی ہوگئے مرنے اور زخمیوں میں خواتین اور بچے زیادہ تعداد میں شامل ہیں، کئی زخمیوں کی حالت انتہائی تشویشناک ہے جس کے باعث شہادتوں میں اضافہ کا خدشہ ہے، روسی افواج اور بشار الاسد کی فورسز نے حلب میں 1300 مارٹر گولے اور راکٹ برسائے ہیں۔ حلب شہر میں وحشیانہ بمباری کے نتیجے میں غذائی قلت کا شدید بحران پیدا ہوگیا ہے، میڈیا رپورٹس کے مطابق اگلے چار ماہ تک غذائی قلت کے بحران پر قابو نہیں پایا جاسکے گا جس سے مزید انسانی جانوں کے ضیاع کا امکان ہے جبکہ دوسری جانب شہر میں علاج معالجے کی سہولیات بھی مکمل طور پر معدوم ہوکر رہ گئی جس کے باعث بیماریاں بڑھنے لگی ہیں۔

فی الوقت جب یہ تحریر لکھی جارہی ہے وہاں بشاری اور روسی فضائی جارحیت جاری ہے۔ مگر عالم اسلام کی خاموشی نے ہر درد دل رکھنے والے مسلمان کو غم اور غصے میں مبتلا کردیا ہے اور وہ یہ سوال کرنے پر مجبور ہیں کہ عالم اسلام اور مسلم حکمران بشار الاسد، اس کے حمایتی ایران اور اتحادی روس کے ان صریح جنگی مظالم پر خاموش کیوں ہیں؟ ایسے میں مسلم عوام کو چاہئے کہ وہ ان حالات میں اپنی زبان، اپنے قلم اور اپنے مال یا جان سے جو بھی اعانت کرسکتے ہوں اس سے گریز نہ کریں!

ایک حقیقی وارثِ نبی ﷺ کا ورثۃ الانبیاء سے خطاب (۳)

سنگِ میل

amerpuri@yahoo.com

عبدالحفیظ امیرپوری

گزشتہ سے پیوستہ

اس وقت جہادی لشکروں کی روانگی میں سب سے بڑی رکاوٹ ان لوگوں کی طرف سے ہے جو اپنے آپ کو محمد الرسول اللہ ﷺ کا وارث کہتے ہیں۔

اے ورثۃ الانبیاء! محمد الرسول اللہ ﷺ کے پہلے وارث حضرت صدیق اکبرؓ کی سیرت کو کس طرح تاریخ سے مٹا سکو گے۔ حضرت صدیقؓ نے وراثت کا تاج سر پر رکھتے ہی پہلا کام یہ کیا کہ حضرت اسامہؓ کے لشکر کو روانہ کیا۔ کیونکہ یہ آپ ﷺ کی آخری خواہش اور فکر تھی کہ جہادی لشکر رک نہ جائیں۔

آقا ﷺ کی نسبت اونچی ہے نہیں جڑ سکتے ہو تو آقا ﷺ کے پہلے وارث کی نسبت کے ساتھ جڑ جاؤ! ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جب بھی کوئی فتنہ سر اٹھاتا ہم وارثوں کا پاؤں اس کے سر پر پڑتا۔ ہم نے تو پاؤں ہٹالیے کہ یہ فتنوں کے سانپ ہمیں نہ ڈس لیں اور یہ کام ہم نے ان نوجوانوں کے سپرد کردیا جو بے چارے گھروں سے آکر نماز بھی اسی مرکز میں سیکھتے ہیں۔ جن کو پورا کلمہ بھی یہاں پر آکر پڑھنا آتا ہے۔ جن کو طہارت کے فرائض بھی یہاں آکر معلوم ہوتے ہیں۔ یہ لوگ چلتے، مسکراتے شہادت کے شوق میں اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔

ورثۃ الانبیاء! ہمارے پاس سولہ سو (۱۶۰۰) شہداء کی لسٹ ہے، جنہوں نے اس زمانے میں محمد الرسول اللہ ﷺ کی وراثت پر جان دی ہے۔ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی وراثت پر جان دی ہے۔ مجھے اس لسٹ کو پڑھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ آپ کو بھی شرم محسوس کرنی چاہیے کہ سولہ سو (۱۶۰۰) کی اس لسٹ میں صرف چھ نام ان لوگوں کے ہیں جو خود کو ...

یا اللہ! میں بار بار آپ کے راستے میں کٹنا چاہتا ہوں۔ میرے نبی ﷺ یہ وراثت ہمیں دے کر گئے تھے، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہم بار بار اللہ کے راستے میں کٹنے کی تمنا رکھتے۔ ہم شہادت کے شوق میں راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگتے۔ شہادت کے لیے ہماری سجدہ گاہیں آنسوؤں سے تر ہوتیں لیکن ...

جہاد کا دیوانہ......ارشد علی شہیدؒ

بل احیاء

حبیب الحق کراچی

... سے فراغت کے بعد میں اپنے علاقہ محمود آباد میں آیا۔ اس وقت جہاد سے بہت کم لوگ آشنا تھے۔ مجھے بھی تلاش تھی اپنے ہم خیال ساتھیوں کی۔ ایک دن میں کسی کام سے جارہا تھا کہ مجھے کشمیر پر بنی نظم، جنہیں کشمیر کی رنگینیاں آواز دیتی ہے،، بلند آواز میں سنائی دی، میں اس آواز کی طرف چلا۔ قریب پہنچ کر دیکھا کہ ایک خوبصورت نوجوان (مضبوط جسم، بلوری آنکھیں، سنت رسولؐ سے منور چہرہ) نے ایک ریڑھی کے اوپر بڑے بڑے ڈیگ رکھے ہوئے ہیں ...

انتظام کرکے دے دیا میں بھی روزانہ ریڑھی پر یہ کتابیں اور کیسٹس لیکر مساجد کے باہر اسٹال لگاتا تھا۔ چونکہ جہاد کے عروج کا دور تھا اس لئے ہاتھوں ہاتھ لوگ جہادی کیسٹس اور کتابیں خرید لیتے تھے۔ میں نے اپنے زندگی میں ارشد علی شہیدؒ جیسا جہاد کا دیوانہ آج تک نہیں دیکھا۔ ہمارے محمود آباد سے اختر کالونی کا کافی فاصلہ ہے کئی بار مجھے لیکر پیدل جہادی امور کے سلسلے میں وہاں جاتا تھا۔ ایک رات تو مجھے آج تک نہیں بھولتی۔ وہ عید الفطر کی رات تھی۔ محمود ...

... (جہاد کا دیوانہ) پہلی ملاقات: امیر المجاہدین حضرت مولانا مسعود اظہر صاحب حفظہ اللہ کو جب اللہ نے بھارت کے زندانوں سے رہائی نصیب فرمائیں اور جیش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان ہوا تو اس وقت راقم درجہ حفظ میں گردان کررہا تھا۔ جیش بنی تو الحمد للہ بندہ بھی اس عظیم جماعت میں شامل ہوا۔ درجہ حفظ ...

... ذریعے لوگوں کو دعوت جہاد دیتا۔ تو کبھی زبانی جہادی دعوت دیتا نظر آتا۔ مغرب تک یہی معمول ہوتا مغرب کے بعد ایک ایک مسلمان کے پاس جاتا اور دعوت جہاد دیتا۔ بندہ بھی اکثر اس کے ساتھ اس عمل میں شامل رہتا۔ پھر ایک مرتبہ اس نے مجھے ایک ٹیپ ریکارڈر، ڈیگ، امیر محترم کی کتابوں اور کیسٹوں کا ...

... کی کتابیں اور کیسٹس رکھی جہاں ہر عام و خاص کو اجازت تھی کہ وہ آئے اور جہادی اور اصلاحی کتابوں کا مطالعہ کریں اور بیانات سنیں، لائبریری کا نام، امام اعظم ابو حنیفہؒ لائبریری) رکھا۔

ارشد علی کی عمر 20،22 سال کے درمیان تھی۔ ساتھی اکثر اسے کہتے کہ ارشد بھائی شادی کب کرو ...

کچھ اَحوال کوٹ بھلوال جیل کا (۱)

زنداں کے مسافر

ابوجندل شفیق

... شریف اپنی برکات کے ساتھ آن پہنچا تو عشاء کی فقط جماعت ہی نہیں تراویح تک باجماعت ایک امام کے پیچھے پڑھنے کی اللہ تعالیٰ نے سعادت عطاء فرمائی۔ پھر تو یہ روٹین پکی ہی ہو رہی کیا رمضان المبارک تو کیا غیر رمضان۔ پانچوں نمازوں میں باجماعت ساری جیل بند کرکے آخر میں بلاک نمبر ۱۳ (جس میں فقط پاکستانی یا کہیں کہ غیر ملکی مجاہدین کو رکھا گیا) کو بند کیا جاتا، عشاء سے کچھ پہلے بھی آجاتے تو ...

نالے کی گہرائی کے بعد بلندی پر چڑھتے ہی روڈ کے دائیں طرف یہ مشہور زمانہ کہو یا بدنام زمانہ ہائی سیکیورٹی جیل جسے کوٹ بھلوال جیل جموں کہتے ہیں۔ اس کی بڑی مین دیوار پر ٹاور حفاظت کے لیے بنائے گئے ہیں، اندر ہمارے زمانے میں کل تیرہ بلاک تھے، جیل کی ڈیوڑھی سے جیل داخل ہوں تو داہنی طرف ہسپتال بنا ہوا ہے۔ ہسپتال کے متصل دو بلاک ہیں۔ بلاک نمبر ۱۰ اور بلاک نمبر ۱۱۔ ڈیوڑھی ...

ہم چھٹیاں کیسے گزاریں......!!

نشترِ قلم

Nishtareqalam@gmail.com

زبیر طیب

اللہ رب العزت کا ہم جتنا شکر ادا کریں کم ہے کہ اس ذات بابرکت نے ہمیں فتنوں کے اس دور میں مدارس سے وابستہ کیا اور تعلیم و تعلم کی غرض سے پورا سال ہم نے محض توفیق ایزدی سے کار خیر میں گذارا، بل کہ امام ابن شہاب زہریؒ کے کہنے کے مطابق تو افضل العبادات التعليم و التعلم یعنی عبادتوں میں سب سے افضل عبادت علمِ دین کا سیکھنا اور سکھانا ہے، گویا سال کے اکثر لمحات ہم نے ...

جائے۔ رضاء مولیٰ از ہمہ اولیٰ!

اور یہ استحضار رہے کہ بھائی زندگی کے ایک ایک لمحہ کا اللہ کے یہاں حساب دینا ہے، لہٰذا اپنے نفس امارہ کی مخالفت کرکے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ طاعات اور عبادات میں مصروف کرنے کی کوشش کریں۔

عام طور پر طلبہ چاہے مدارس کے ہوں یا عصری درسگاہوں کے اپنی زندگی کے قیمتی اوقات کو ویسے ہی ضائع کرتے ہیں۔ تو آیے ہم یہ جاننے کی کوشش کریں کہ تعطیلات کو ثمر آور اور کارآمد کس طرح بنایا جائے تاکہ دنیا و آخرت کی کامیابی سے ہم کنار ہوسکیں۔ تو اس کے لیے سب سے پہلے وقت کی قدر کا جاننا ضروری ہے کیوں کہ وقت ہی اصل سرمایۂ حیات ہے۔

وقت نام ہے زندگی کا! انسان کی زندگی کی ...

زندگی کی طرف بھیج دیا جائے تاکہ ہم اچھے بن کر آئیں) مگر ان کی یہ منشاء اور آرزو بس آرزو بن کر رہ جائے گی اور اللہ کی طرف سے جواب دیا جائے گا: **فذوقوا العذاب** (یعنی اب عذاب کا مزہ چکھتے رہو)۔

کسی نے خوب کہا:

ان الزمن هو المادة الخام لتحصيل العلم و الحسنات و استغلال المال

یعنی زمانہ اور وقت یہ خام مادے کی طرح ہے جس طرح خام مادے سے اچھی اچھی چیزیں بنائی جاتی ہیں جب کہ اس کے پیچھے ڈھنگ سے محنت کی جائے، بالکل اس طرح وقت کو صحیح مصرف میں استعمال کرکے انسان علم بھی حاصل کرسکتا ہے، نیکیاں بھی کماسکتا ہے اور مال بھی بٹور سکتا ہے۔

غرضیکہ دنیوی ہو یا اُخروی کسی بھی نفع ...

ہماری کامیابی وناکامی کا راز

ابومحبوب شاہ

جس اُمت کو خالق عالم کی طرف سے 'خیر اُمۃ' کا خطاب ملا ہے آج اس امت کی حالت دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے کہ وہ امت تنزل کے جس خطرناک دور سے گزر رہی ہے وہ کسی چشم بینا سے مخفی نہیں ہے۔ اعمال، اخلاق اسلام کی قید سے آزاد ہو چکے ہیں۔ ایثار، ہمدردی، مشترکہ اجتماعی مقاصد اور ملی ترقی کی کوشش کی بجائے نفس پرستی، خود غرضی اور ذاتی تفوق مقصدِ حیات بن چکا ہے۔ دفتروں میں رشوت کی عمومیت اور استحصال اسقدر ہے کہ پناہ بخدا! ہر دولت والا جس کی چاہے عزت پہ ہاتھ ڈالدے، کوئی روک نہیں سکتا جبکہ کمزور و غریب شخص کے لئے اپنے جائز حقوق کا حصول بھی ناممکن ہو چکا ہے۔ دوسروں کو سچائی و اچھائی کا درس دینے والی قوم نے خود جھوٹ کو روزی کمانے کا ذریعہ بنالیا ہے۔ عریانی و فحاشی عروج پر ہے۔ فرقہ ورانہ کشمکش، جدید آلات و انکشافات کا غلط و بے جا استعمال، تصویری فتنہ، حد سے زیادہ آرام طلبی، کھیل وتماشہ کی کثرت، اسلام کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرنا، اللہ تعالیٰ کی کتاب کی غلط تفسیریں و باطل تاویلیں، رسومات و بدعات کی فراوانی، اور دھوکہ بازی و فریب دہی میں ہم نے باقی تمام اقوام کو مات دیدی ہے۔ اور اپنے درخشاں ماضی کو داغدار کردیا ہے۔ اس قوم کی دیانت، شرافت، امانت و صداقت قصہ پارینہ بن چکی ہے۔ 'انما المومنون اخوۃ' کی تعلیم پانے والی قوم آج آپس میں نبرد آزما ہے۔ قتل و غارت کی کثرت کی وجہ سے کسی کی جان محفوظ نہیں ہے۔ اشتراکیت و سرمایہ داری کے عروج، عیسائیت و یہودی ازم کی تباہ کاریوں اور ہندو بنیے کی تنگ نظری و شرارتوں سے متاثرہ قوم آج اس موڑ پر کھڑی ہے کہ اپنی تہذیب و ثقافت کا دفاع بھی نہیں کرسکتی۔ جو برائیاں نبی صادق ﷺ کی بعثت سے پہلے عرب معاشرے میں موجود تھیں آج ان کا احیاء ہماری جدید نسل کے اندر ہوتا جارہا ہے۔ آپ تاریخ اُٹھا کر دیکھیں، کہ وہ مشرکین مکہ کس ماحول میں زندگی بسر کررہے تھے۔ وہ کونسی برائی تھی جو اُن لوگوں میں نہ پائی جاتی تھی؟ وہ کون سا غیر فطری امتیاز تھا جو امیر، غریب، کالے، گورے اور عربی و عجمی کی صورت میں موجود نہ تھا؟ حتیٰ کہ عورتوں کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ معصوم بچیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا، وہ لوگ سیاسی نظم و نسق سے ناآشنا تھے۔ وہاں نہ کوئی باقاعدہ حکومت تھی نہ کوئی ضابطہ، ہر قبیلہ اپنی جگہ حکمران تھا۔ کسی کی جان، مال، عزت محفوظ نہ تھی۔ اخلاق و تہذیب نام کی کسی چیز سے وہ واقف ہی نہ تھے۔ حلال، حرام، جائز ناجائز، زنا، جوا، چوری، ڈاکہ زنی اور قتل و غارت اُن کا محبوب مشغلہ تھا۔ اللہ کے گھر کا بے لباس و بے حجاب ہوکر طواف کرتے تھے۔ اخلاقی گراوٹ کا یہ حال تھا کہ باپ کی وفات کے بعد سوتیلی ماں سے نکاح کرلیتے تھے۔ لیکن جب خدائے کریم کو رحم آیا تو اللہ رب العزت نے اپنے محبوب نبی ﷺ کو اس معاشرے میں مبعوث فرمایا۔ نزول قرآن کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور اسی ماحول کے پروردہ جاہل و ناخواندہ قوم نے قرآن پاک کو سینے سے لگالیا۔ اور آخر یہ قوم دنیا کی مہذب ترین قوم بن گئی۔ کل تک جس قوم پر کوئی حکومت کرنے کو تیار نہ تھا وہ قوم دوسروں کے لئے نمونہ بن گئی۔ راہزن، راہنما بن گئے۔ چور و ڈاکو امین بن گئے۔ حسب و نسب پر فخر کرنے والے، ایک دوسرے کو کالے، گورے کے طعنے دینے والے حبشہ کے غلام کو 'سیدنا' کہنے لگ گئے اور نتیجتاً قیصر و کسریٰ جیسی سپر طاقتیں ان کے سامنے سرنگوں ہوتی چلی گئیں۔ پھر جہاد و قتال فی سبیل اللہ کے وہ معرکے بپا ہوئے کہ حضرت عمرؓ کے دور تک اسلام کا پرچم بائیس لاکھ مربع میل تک لہرانے لگا۔ اور بہت تھوڑے عرصے میں قرآن کی تعلیمات دنیا کے گوشے گوشے میں ضوفشاں ہوگئیں۔ مگر آج چودہ صدیوں بعد ہماری جو حالت ہے وہ قابل رحم ہے۔ قرآن سے دوری کے نتائج تنزلی کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں۔ اسوقت ہم ظلمات کے گڑھوں میں گرے ہوئے ہیں۔ ایک ارب سے زائد آبادی والے دنیا کے ساتھ کے قریب اسلامی ممالک ذلت و غلامی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ جو قومیں کل تک ہمارے ناموں سے بھی کانپتی تھیں آج ہم پر مسلط ہیں۔ اسرائیل جیسی دنیا کی غیر قانونی، ناجائز و غاصب ریاست جب چاہتی ہے مسلمانوں کے قبلہ اول کو خون سے نہلا دیتی ہے۔ وجہ ظاہر ہے۔

جب سے مسلمانوں نے قرآن کا دامن چھوڑا ہے دنیا میں مسلسل مار کھا رہے ہیں۔ اسوقت عالم کفر ملت واحدہ کی طرح متحد ہے اور ان کی ہمیشہ سے یہی کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کا قرآن سے رشتہ توڑ دیا جائے۔ وہ اس میں کامیاب ٹھہرے ہیں۔ یہ کلام کتابی صورت میں تو ہم سے دور نہیں۔ ہم ریشمی غلافوں میں لپیٹ کر اونچے طاقوں میں سجاتے ہیں۔ حسن قرأت کی محفلیں سجاتے ہیں۔ مگر کبھی قرآن کی تعلیمات کو عملی زندگی میں لانے کے لئے کوشاں نہیں ہوتے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہماری ذمہ داری صرف قرآن کے ظاہری ادب و احترام تک محدود ہے۔ اسکو سمجھنا، عمل کرنا اور پوری دنیا میں نافذ کرنا کسی اور کا کام ہے۔ مگر ہمیں یاد رکھنا ہوگا کہ موجودہ پستی و ذلت سے کہیں زیادہ ہماری بے عزتی کا ایک اور دن بھی آنے والا ہے جب پیغمبر خود دربار الٰہی میں شکایت کریں گے' یارب ان قوم اتخذو هذا القرآن مهجوراً" کہ یاالٰہی، میری قوم نے قرآن کو نظرانداز کردیا تھا! اسوقت ہمارے پاس سوائے پچھتاوے کے اور کچھ نہ ہوگا!

☆......☆......☆

مولا! ان کو گن لے

صغیر قمر

میرے رب!

اب کے دل درد سے بھر گئے ہیں اور سینوں میں پھٹنے کو بے قرار ہیں۔ تجھے خوب معلوم ہے کہ ہم اپنی تمام تر کوتاہیوں کے باوجود تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ تجھ سے زیادہ علیم و خبیر کوئی نہیں تجھ سے زیادہ ہم سے پیار کرنے والا کوئی نہیں تجھ سے زیادہ ہمیں دینے والا بھی کوئی نہیں تجھ سے زیادہ کوئی قہار اور جبار بھی نہیں۔ خدایا! تو جسے دیتا ہے اس سے چھین کوئی نہیں سکتا تو جس سے چھین ...

شوق شہادت — واقعات کے آئینے میں (155)

الحبر شہید رضی اللہ عنہ

محمد عبیدالرحمٰن
muftiubaid313@gmail.com

حضرت زید بن سعنہ شہید رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن سعنہ مدینہ منورہ کے تبحر علمائے یہود میں شمار ہوتے تھے۔ رحمت دوعالم ﷺ نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں نزول اجلال فرمایا تو حضوت زید رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ توریت میں نبی آخرالزمان ﷺ کی جتنی نشانیاں مذکور ہیں، وہ سب آپ ﷺ کے روئے انور پر موجود ہیں، تاہم آپ ﷺ پر ایمان لانے سے پہلے انہوں نے یہ تحقیق کرنا ضروری سمجھا کہ آپ ﷺ کے اخلاق واطوار بھی توریت میں درج علامات سے مطابقت رکھتے ہیں یا نہیں۔ جب تحقیق کے بعد پورا اطمینان اور انشراح قلب ہوگیا تو انہوں نے حضور پرنور ﷺ کا دامن اقدس تھامنے میں ایک لمحہ بھی تامل نہ کیا۔

"مستدرک حاکم" میں ان کے قبول اسلام کا واقعہ خود ان کی زبانی اس طرح مذکور ہے:

"رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کے روئے انور پر وہ تمام علامات موجود پائیں جو نبی آخرالزمان ﷺ کے بارے میں توریت میں مذکور ہیں لیکن ابھی مجھے دو باتوں کا تجربہ کرنا تھا۔ پہلی یہ کہ ان (نبی آخرالزمان ﷺ) کا حلم ان کے غصہ پر غالب رہتا ہے اور دوسری یہ کہ وہ جاہلانہ حرکتوں کا جواب نہایت تحمل سے دیتے ہیں (یا یہ کہ جاہلانہ حرکتیں ان کے حلم وتحمل میں اضافہ کر دیتی ہیں) چنانچہ میں نے آپ ﷺ سے ملنا جلنا شروع کردیا کہ ان باتوں کی آزمائش کرلوں۔

ایک دن میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علیؓ کی معیت میں اپنے کاشانۂ اقدس سے باہر تشریف لائے۔ اس وقت ایک بدوی دیہاتی سوار آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں گاؤں کے لوگوں نے (میری تبلیغ سے) اسلام قبول کرلیا۔ میں ہمیشہ ان سے یہ کہتا تھا کہ اسلام قبول کرلو تمہارے رزق میں برکت ہوگی لیکن خدا کی قدرت کہ اس سال بارش بالکل نہیں ہوئی اور سخت قحط پڑگیا ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ افلاس اور تنگی کے سبب کہیں وہ اسلام نہ چھوڑ دیں۔ اگر آپ ﷺ ان کی مدد کے لیے کچھ بھیج سکیں تو بہت ہوگا۔" بدوی کی باتیں سن کر رسول اللہ ﷺ حضرت علیؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کچھ پوچھا۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی۔ اب میں آپ ﷺ کے قریب گیا اور کہا کہ آپ فلاں باغ کی کھجوریں کچھ مہلت کے ساتھ میرے ہاتھ فروخت کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کچھ کھجوریں فروخت تو ضرور کرنا چاہتا ہوں مگر کسی باغ کی تخصیص نہیں کرسکتا۔ میں نے کہا: اچھی بات ہے۔ پھر میں نے اپنی سونا رکھنے کی تھیلی کھولی اور اسی مثقال سونا کھجوروں کی ایک خاص مقدار کے لیے ایک متعین مدت کے لیے دے دیا۔ (آپ ﷺ نے یہ سونا اس اعرابی کے حوالے کردیا) ابھی مقررہ مدت ختم ہونے میں دو تین دن باقی تھے کہ میں آپ ﷺ کے پاس گیا۔ (ایک روایت کے مطابق حضور ﷺ ایک انصاری کے جنازے میں تشریف لائے تھے اور یہ واقعہ اس پیش آیا جب آپ ﷺ نماز جنازہ سے فارغ ہوچکے تھے) میں نے آپ ﷺ کی قمیص کا دامن پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور خشم آلود نگاہوں سے آپ ﷺ کو گھورتے ہوئے کہا: محمد (ﷺ)! تم نے اب تک میرا قرض ادا نہیں کیا، خدا کی قسم! عبدالمطلب کی اولاد ہمیشہ نادہندہ ہے، مجھے پہلے بھی تجربہ ہوچکا ہے۔

حضرت عمرؓ بھی وہاں موجود تھے۔ وہ میرا رویہ دیکھ کر غصے سے بے تاب ہوگئے اور تلوار پر ہاتھ ڈالتے ہوئے بولے: او دشمن خدا! رسول اللہ ﷺ سے یوں گستاخی کررہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ حضرت عمرؓ کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: اے عمر! مجھے تم سے یہ توقع تھی کہ اس کو نرمی سے کام لینے کی تلقین کرتے اور مجھ سے اس کا قرض ادا کرنے کے لئے کہتے۔ اب جاؤ! اور اس کا قرض ادا کرکے بیس صاع کھجوریں زیادہ دو۔ میں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا: یہ زیادہ کھجوریں کس بات کی؟ انہوں نے فرمایا: "یہ اس درشت کلامی کا کفارہ ہے جو میں نے تمہارے ساتھ کی۔"

پھر میں نے کہا: اے عمر! تم نے مجھے پہچانا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ میں نے کہا: میں "زید بن سعنہ" ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: وہ زید جو الحبر (حبر عربی زبان میں جید اور بڑے عالم کو کہتے ہیں) مشہور ہے۔ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسا عالم ہوتے ہوئے تم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسا رویہ کیوں اختیار کیا؟ میں نے کہا: نبوت کی اور تمام علامات تو رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور پر موجود تھیں، صرف ان باتوں کا تجربہ کرنا تھا کہ ان کا حلم ان کے غیظ پر غالب ہوتا ہے اور جاہلانہ حرکتیں ان کے حلم وتحمل کو بڑھا دیتی ہیں۔ ان باتوں کی تصدیق ہوگئی۔ اس لیے اب میں حلقہ بگوش اسلام ہوتا ہوں۔"

اس واقعہ کے بعد وہ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور خوشی خوشی سعادت اندوز اسلام ہوگئے۔ امام حاکم نے "مستدرک" میں لکھا ہے کہ قبول اسلام کے بعد حضرت زیدؓ بن سعنہ نے اپنا نصف مال راہ خدا میں صدقہ کردیا۔

اہل سیر نے حضرت زیدؓ بن سعنہ کے قبول اسلام کے زمانہ کی تصریح نہیں کی، البتہ یہ لکھا ہے کہ اسلام لانے کے بعد وہ تمام غزوات نبوی ﷺ میں شریک ہوئے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے غزوۂ تبوک کا نام خصوصیت سے لیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ اور امام حاکمؒ نے لکھا ہے کہ وہ اس غزوہ میں بڑی بہادری سے لڑے اور اسی غزوہ سے مدینہ واپس ہوتے ہوئے راستے میں وفات پائی۔

رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ

حضرت فروہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ

ان کا تعلق انصار خزرج کے خاندان بنی مالک بن نجار سے تھا۔ نسب نامہ یہ ہے:

فروۃ بن نعمان بن حارث بن نعمان انصاری خزرجی۔

غزوہ بدر میں کسی وجہ سے شریک نہ ہوسکے اور سب سے پہلے غزوہ احد میں شریک ہوکر داد شجاعت دی۔ اس کے بعد عہد رسالت کے دوسرے تمام غزوات میں بھی رسول اکرم ﷺ کے ہمرکاب رہے اور دشمنان حق کے خلاف سربکف ہوکر لڑے۔

آفتاب رسالت ﷺ اللہ تعالیٰ کی شفق رحمت میں غروب ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسند نشین خلافت ہوئے تو دفعۃً سارے عرب میں فتنۂ ارتداد کے شعلے بھڑک اٹھے۔ ملت اسلامیہ کے لیے یہ بڑا نازک وقت تھا لیکن خلیفۃ الرسول ﷺ نے تحیر خیز عزم واستقامت کے ساتھ اس فتنہ کا مقابلہ کیا۔ مرتدین کو کسی بھی قسم کی رعایت دینے سے انکار کردیا اور ان کی سرکوبی کے لیے مختلف اطراف کو گیارہ لشکر روانہ کیے۔ ان میں ایک لشکر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوا۔ نبوت کے اس جھوٹے دعویدار نے ہزار ہا عرب جنگجو اپنے جھنڈے تلے جمع کر لئے تھے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے لشکر میں حضرت فروہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بھی شریک ہوگئے۔ یمامہ کے میدان میں اسلامی لشکر اور مسیلمہ کذاب کے درمیان نہایت خونریز لڑائی ہوئی۔ علامہ ابن جریر طبریؒ کا بیان ہے کہ فتنہ ارتداد کے استیصال کے سلسلے میں ہونے والی لڑائیوں میں یہ سب سے سخت لڑائی تھی اس میں سیکڑوں مجاہدین نے مردانہ وار لڑتے ہوئے شہادت پائی۔ حضرت فروہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بھی ان میں شامل تھے لیکن مجاہدین کی قربانی کے نتیجے میں مرتدین کو عبرتناک شکست ہوئی مسیلمہ کذاب مارا گیا اور فتنۂ ارتداد کا خاتمہ ہوگیا۔

رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ

☆......☆......☆

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

ختامہ مسک

تیرے نام سے ابتداء کی تھی میں نے
تیرے نام پہ انتہا کر رہا ہوں
سراپا خطا ہوں سیہ کار ہوں میں
تجھی سے فقط التجا کر رہا ہوں
میرے خالی دامن کو بھر دے خدایا
تیرے در کا سائل گدا کر رہا ہوں
میرا خاتمہ کر دے ایمان پہ
معیت شفیعؐ کی دعا کر رہا ہوں
لواءِ محمد کے سایہ میں رکھنا
قیامت میں اس کی صدا کر رہا ہوں
تیری ذات پہ تیرے محبوب پہ
زبان و قلم کو فدا کر رہا ہوں
تیرے فضل واحساں کا محتاج ہوں
دعا کر رہا ہوں بِدا کر رہا ہوں

باب الفیض (1)

(تصوف کے موضوع پر ایک مستند اور اہم کتاب "باب الفیض" جس کے مصنف فاضل دارالعلوم دیوبند مرشدنا ومولانا صاحبزادہ ابوالفیض محمد امیر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں، اس کتاب کو قارئین کے استفادے کے لیے یہاں مستقل قسط وار شروع کیا جارہا ہے۔
کتاب سے پہلے مصنف کے تعارف کے طور پر درج ذیل مضمون ان کے خلیفہ اجل اور خادم خاص حضرت مولانا محمد اشرف بالاکوٹی صاحب (فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن) نے تحریر فرمایا ہے۔ اس مضمون کی تکمیل کے بعد اصل کتاب یہاں پیش کی جائے گی۔ ان شاء اللہ)

"باب الفیض" شروع کرنے سے قبل، صاحب باب الفیض کے حالات زندگی بیان کرنا شروع کرتا ہوں۔ حق تعالیٰ شانہ میری اس کوشش کو قبول فرمائیں آمین۔

صاحب باب الفیض حضرت مرشدنا ومولانا صاحبزادہ ابوالفیض محمد امیرؒ کی ولادت باسعادت بتاریخ ۷ اگست ۱۹۱۹ء بروز اتوار بمطابق ۱۱ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ کو بمقام ترنوائی شریف تحصیل ایبٹ آباد ہزارہ میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد قطب الزمان حضرت مولانا خواجہ محمد حسین صاحبؒ عاشق رسول، عالم دین اور پیر طریقت بزرگ تھے اور آپ کے جد امجد حضرت غوث الزمان مجاہد فی سبیل اللہ سیدنا ومولانا خواجہ محمد عزیز صاحب المعروف فقیر صاحب ترنوائی شریف مشہور اولیاء اللہ میں سے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند میں سبق اس طرح ہوتا تھا کہ طالب علم خود سارا مطالعہ کرکے آتے تھے، خود ہی عبارت پڑھتے اور استاد کے سامنے سبق کی ساری تقریر طالب علم ہی کرتے تھے اور طالب علم تین تین صفحے مطالعہ دیکھ کر آتے تھے۔ میں تین ورق دیکھ کر آتا۔ طالب علموں نے میری شکایت حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کو لگائی کہ یہ طالب علم زیادہ سبق کیوں پڑھتا ہے تو حضرت مدنیؒ نے فرمایا کہ "بیٹا آپ کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ ہزارہ کا رہنے والا ہوں۔ حضرت مدنیؒ نے پوچھا قلندر آباد سے اوپر" ترنوائی شریف" میں "فقیر صاحبؒ" ہوتے تھے ان کو جانتے ہو؟"

میں نے عرض کیا: وہ میرے دادا جان ہیں۔ یہ سن کر حضرت مدنیؒ استغراق کی حالت میں چلے گئے، تھوڑی دیر بعد سر اٹھا کر فرمایا کہ "یہ اُن کا فیض ہے جو انکی زبان پر جاری ہو رہا ہے۔" میں نے پوچھا حضرت مدنیؒ سے کہ حضرت! آپ نے حضرت فقیر صاحبؒ کو دیکھا ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ "دیکھا تو نہیں مگر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی زبانی بہت کچھ سنا ہے۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کئی بار حضرت فقیر صاحبؒ کے ہاں ترنوائی شریف دعا کی غرض سے حاضر ہوتے رہے ہیں، میں ان کے واسطہ سے سلام ودعا کی درخواست کرتا رہا ہوں"۔ پھر حضرت مدنیؒ نے طالب علموں سے فرمایا کہ "اس طالب علم کو آج سے قبل جن خیال کرتا تھا کہ یہ جن ہے اتنا زیادہ سبق پڑھتا ہے اور ایک شکایت زیادہ سونے کی بھی کی کہ ہر وقت سویا بھی رہتا ہے اور اتنا سبق پڑھتا ہے"۔

حضرت صاحبزادہ صاحبؒ نے اپنا دوسرا واقعہ دارالعلوم دیوبند میں داخلے کا یوں بیان فرمایا کہ" میں مانسہرہ میں حضرت مولانا حمید الدین مانسہروی اور حضرت مولانا قاضی اسرائیل بالاکوٹی اور حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب منڈھاراں سے تعلیم حاصل کرکے لاہور" اچھرہ" میں چلا گیا، وہاں امتحان کے لیے دارالعلوم دیوبند سے استاذ الادب حضرت مولانا اعزاز علیؒ تشریف لائے، خوب امتحان لیا اور مجھ سے فرمایا کہ" آپ کو ہمارے دارالعلوم میں جاکر پڑھنا چاہیے" جب وہ امتحان لے کر چلے گئے تو ان کو میں نے لاہور سے خط لکھا کہ حضرت آپ نے مجھ پر کوئی ایسا دم کردیا ہے کہ اب لاہور میں میرا دل نہیں لگتا۔ اگر میں دارالعلوم دیوبند آجاؤں تو آپ مجھے وہاں داخل فرمالیں گے؟ تو حضرت مولانا اعزاز علیؒ نے جواب میں فرمایا کہ" میں نے تو پہلے ہی آپ سے کہا تھا کہ آپ دیوبند میں جاکر پڑھیں آپ آجائیں داخلہ میں کرواؤں گا۔" میں لاہور سے دیوبند انکی خدمت میں حاضر ہوا اس طرح میں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوا۔

حضرت صاحبزادہؒ نے اپنی ایک تحریر میں بھی فرمایا ہے اور زبانی بار بار یہ واقعہ ارشاد فرمایا کہ میرے داداجان حضرت خواجہ محمد عزیز صاحبؒ مجاہد فی سبیل اللہ بھی تھے وہ اس طرح کہ کمرے میں داخل ہوتے، گرد وغبار سے اٹے ہوئے باہر نکلتے اور اسی طرح باطنی وظاہری جہاد میں شریک رہتے تھے۔ جب وصال ہوا اسی کمرہ میں تو جسم سے خون جاری تھا اور غسل دینے والوں نے جسم سے چھے گولیاں گرم گرم نکالیں تھیں۔

حضرت مرشدنا صاحبزادہ صاحبؒ اشعری خاندان کی شاخ گھکڑ قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قبیلے کے ایک شخص حضرت مولانا عنایت اللہ صاحبؒ بمقام کھوکھہ بالہ تحصیل ایبٹ آباد کو منتخب فرمایا اور ان کو علم دین سے بہرہ ور فرما کر دین کی خدمت ان کے سپرد کی، انکی اولاد سے کئی علمائے کرام اور صوفیائے عظام پیدا ہوئے، جنہوں نے اسلام کی بہت خدمت کی، انکی اولاد سے حضرت مولانا مجتبیٰ صاحب، حضرت غوث الزمان مولانا خواجہ محمد عزیز صاحبؒ المعروف فقیر صاحب ترنوائی شریف، حضرت مولانا سعید صاحب، حضرت مولانا عبدالقادر صاحب، حضرت مولانا خواجہ محمد حسین صاحبؒ اور حضرت صاحبزادہ صاحبؒ علمائے ربانیین اور صوفیائے کاملین پیدا ہوئے۔ آپ کے چچا زاد بھائی حضرت مولانا صاحبزادہ شمس الضحیٰ صاحب عالم فاضل اپنے آبائی گاؤں ترنوائی شریف میں خطیب رہے اور حضرت مرشدنا صاحبزادہ صاحبؒ کے نانا جان حضرت مولانا احمد جی صاحبؒ" کاکول" ایبٹ آباد میں مشہور استاذ العلماء ہوئے ہیں اور علم فقہ واصول میں یکتائے زمانہ تھے۔

تعلیم

حضرت صاحب زادہ صاحبؒ اپنے نانا جان حضرت مولانا احمد جی صاحبؒ کے پاس بمقام کاکول ایبٹ آباد کے سکول میں چوتھی جماعت میں پڑھتے تھے اور ابھی نابالغ تھے کہ ایک دن صبح خواب بیان کیا کہ خواب میں حضور اکرم ﷺ کا دیدار ہوا اور حضور اکرم ﷺ نے اپنا عمامہ مبارک میرے سر پر رکھا اور فرمایا" کہ تم میرے بیٹے ہو، یہ عمامہ تم کو بطور تحفے کے دیتا ہوں اور فرمایا تم میرا علم دین پڑھو" جب صبح ہوئی تو خواب نانا جانؒ سے بیان کیا، تو نانا جانؒ بہت خوش ہوئے اور اسی دن سے سکول چھڑوا دیا اور درس نظامی کے نصاب کے مطابق ابتدائی درجہ کی کتابیں شروع کروادیں۔

حضرت صاحبزادہ اشعری صاحبؒ نے مختلف دینی درسگاہوں میں تعلیم حاصل کی ہے۔ ضلع مانسہرہ کے قصبہ (جواب ایک بڑا شہر بن گیا ہے) "گڑھی حبیب اللہ" حضرت مولانا قاضی محمد اسرائیل بالاکوٹی صاحبؒ یہاں گڑھی میں پڑھاتے تھے اور قصبہ منڈھار میں۔ (جاری ہے)

☆......☆......☆

---

۱۰ — معاشرت ومعاملات کے متعلق احکام وہدایات

محمد حق نواز

پڑوسیوں کے حقوق

انسان کا اپنے ماں باپ، اپنی اولاد اور قریبی رشتہ داروں کے علاوہ ایک مستقل واسطہ اور تعلق اپنے پڑوسیوں سے بھی ہوتا ہے اور اس کی خوشگواری اور ناخوشگواری کا زندگی کے چین وسکون پر اور اخلاق کے بناؤ بگاڑ پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی تعلیم وہدایت میں پڑوس کے اس تعلق کو بڑی عظمت بخشی ہے اور اس کے احترام ورعایت کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ اس کو جزو ایمان اور داخلہ جنت کی شرط اور اللہ ورسول کی محبت کا معیار قرار دیا ہے۔

حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ کے خاص قاصد جبرائیل پڑوسی کے حق کے بارے میں مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) برابر وصیت اور تاکید کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں خیال کرنے لگا کہ وہ اس کو وارث قرار دے دیں گے۔"

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

یعنی پڑوسی کے حق اور اس کے ساتھ اکرام و رعایت کا رویہ رکھنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرائیل مسلسل ایسے تاکیدی احکام لاتے رہے کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید اس کو وارث بھی بنادیا جائے گا، یعنی حکم آجائے گا کہ کسی کے انتقال کے بعد جس طرح اس کے ماں باپ، اس کی اولاد اور دوسرے اقارب اس کے ترکہ کے وارث ہوتے ہیں، اسی طرح پڑوسی کا بھی اس میں حصہ ہوگا۔

ظاہر ہے کہ اس ارشاد کا مقصد صرف واقعہ کا بیان نہیں ہے بلکہ پڑوسیوں کے حق کی اہمیت کے اظہار کے لئے یہ ایک نہایت مؤثر اور بلیغ ترین عنوان ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا تو صحابہ آپ ﷺ کے وضو کا استعمال شدہ پانی لے کر خود پر ملنے لگے۔ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ، تمہارے لئے اس کا کیا باعث اور محرک ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ بس اللہ اور اس کے رسول کی محبت! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ، جس کی یہ خوشی اور چاہت ہو کہ اس کو اللہ اور رسول کی محبت نصیب ہو یا یہ کہ اس سے اللہ اور رسول کو محبت ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ان تین باتوں کا اہتمام کرے، بات کرے تو سچ بولے، جب کوئی امانت رکھوائی جائے تو امانت داری کے ساتھ اس کو ادا کرے، اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا رویہ رکھے۔

(شعب الایمان للبیہقی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ارشاد فرمایا:

"خدا کی قسم! وہ شخص مؤمن نہیں، خدا کی قسم! اس میں ایمان نہیں، خدا کی قسم! وہ صاحب ایمان نہیں۔" عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ کون شخص؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وہ آدمی جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہوں۔"

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حدیث مبارکہ کے الفاظ میں غور کرکے ہر شخص اندازہ کرسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد کیسے جلال سے معمور ہے اور جس وقت آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہوگا اس وقت آپ ﷺ کا حال اور خطاب کا انداز کیا رہا ہوگا۔ بہرحال اس پُرجلال ارشاد کا مدعیٰ اور پیغام یہی ہے کہ ایمان والوں کے لیے لازم ہے کہ پڑوسیوں کے ساتھ ان کا برتاؤ اور رویہ ایسا شریفانہ رہے کہ وہ ان کی طرف سے بالکل مطمئن اور بے خوف رہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وہ آدمی جنت میں داخل نہ ہوسکے گا جس کی شرارتوں اور ایذاء رسانیوں سے اس کے پڑوسی مامون نہ ہوں۔"

(صحیح مسلم)

یعنی جس آدمی کا کردار اور رویہ ایسا ہو کہ اس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے خائف رہتے ہوں وہ اپنی اس بدکرداری کی وجہ سے اور اس کی سزا پائے بغیر جنت میں نہ جاسکے گا۔

ان دونوں احادیث مبارکہ سے سمجھا جاسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم وہدایت میں پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کا کیا درجہ اور مقام ہے۔ نبوت کی زبان میں کسی عمل کی سخت تاکید اور دین میں اس کی انتہائی اہمیت جتانے کے لئے آخری تعبیر یہی ہوتی ہے کہ اس میں کوتاہی کرنے والا مؤمن نہیں یا یہ کہ وہ جنت میں نہ جاسکے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وہ آدمی مجھ پر ایمان نہیں لایا جو ایسی حالت میں اپنا پیٹ بھر کے رات کو سوجائے کہ اس کے برابر والا بھوکا ہو اور اس آدمی کو اس کے بھوکا ہونے کی خبر ہو۔"

(مسند بزار، معجم کبیر للطبرانی)

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"پڑوسی کے حقوق تم پر یہ ہیں کہ اگر وہ بیمار ہوجائے تو اس کی عیادت کرو اور اگر انتقال کر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ اور اگر وہ قرض مانگے تو اس کو قرض دو اور اگر وہ کوئی برا کام کر بیٹھے تو پردہ پوشی کرو اور اگر اسے کوئی نعمت ملے تو اس کو مبارکباد دو اور اگر کوئی مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو اور اپنی عمارت اس کی عمارت سے اس طرح بلند نہ کرو کہ اس کے گھر کی ہوا بند ہوجائے اور تمہاری ہانڈی کی مہک اس کے لئے باعث ایذا نہ ہو مگر یہ کہ اس میں سے تھوڑا سا اس کے گھر بھی بھیج دو۔" (جاری ہے)

اِن بیچاریوں کو گناہوں سے بچائیں!

محمد عبیدالرحمٰن

اللہ تبارک وتعالیٰ نے امت محمدیہ کو "خیرامت" قرار دے کر جو ذمہ داریاں اس کے سپرد کی ہیں...... ان میں سے دو اہم ترین ذمہ داریاں —— "امر بالمعروف" اور "نہی عن المنکر" کی ہیں ...... "امر بالمعروف" یعنی نیکیوں اور بھلائیوں کا حکم کرنا —— اور "نہی عن المنکر" کا مطلب ہے برائیوں سے روکنا...... نبی کریم ﷺ نے انفرادی، اجتماعی، اندرون خانہ وبیرون خانہ...... ہر گوشۂ معاشرت میں ان دونوں پہلوؤں کو بروئے کار لاکر انسانیت کی اصلاح کی محنت فرمائی —— اور اپنے قول وعمل سے امت کو بھی انہیں دونوں چیزوں کو اختیار کرنے کا حکم دیا...... آنحضرت ﷺ کی خانگی زندگی میں اس کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں...... مثلاً آپ نے سنا ہوگا کہ...... جب ایک موقع پر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم میں سے ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا نے دوسری زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ کہا کہ وہ ٹھگنے قد کی ہیں تو آنحضرت ﷺ نے فوراً انہیں تنبیہ فرمائی اور ایسا کہنے سے منع فرمایا...... حضور اکرم ﷺ گھر مبارک تشریف لائے...... اماں عائشہ رضی اللہ عنہ نے دروازے پر ایسا پردہ لٹکا دیا تھا جس پر کوئی تصویر وغیرہ بنی تھی حضور اکرم ﷺ نے ناگواری کو اظہار فرمایا اور پردہ چاک فرمادیا...... وغیرہ وغیرہ...... مثالیں تو بہت ہیں لہٰذا امر بالمعروف کے ساتھ ساتھ نہی عن المنکر کا عمل بھی انتہائی ضروری ہے...... کسی بھی اجتماعی و انفرادی "اصلاح" کی محنت اور کوشش میں جب تک یہ دو عنصر اکٹھے نہ ہوجائیں...... اس وقت تک اس محنت کے کامل فوائد اور ثمرات حاصل نہیں ہوسکتے...... آپ محنت کرکے گھر والوں کو نماز، تلاوت، کلمہ، استغفار وغیرہ پر لے آئیں...... پردہ کا اہتمام بھی کرالیں...... لیکن غیبت، جھوٹ، بدنظری، کینہ، حسد، چغل خوری، آپس کی لڑائیاں، ایک دوسرے کی حق تلفی اور اس قسم کے دوسرے اعمال کی روک تھام کا بند وبست نہ کریں تو یہ تو ایسا ہی ہوجائے گا...... جیسے آپ نے پھٹے ہوئے مشکیزے میں شہد...... یا سوراخ والی ڈبیہ میں عطر...... یا پھٹی ہوئی تھیلی میں اشرفیاں اور اس کے سکے رکھ دیئے...... نتیجہ کیا نکلے گا؟؟؟...... آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں...... اس لئے خواتین کو نیکیوں اور اعمال کی ترتیب پر لانے کے ساتھ ساتھ انہیں ان برائیوں اور ان مہلک گناہوں سے بھی بچانے کی فکر اور محنت کریں...... پوری حکمت، بصیرت اور شفقت سے انہیں روکیں...... اور اگر ایسے کام نہ چلے تو اعتدال کے ساتھ سختی کریں...... یہ شریعت کا حکم ہے...... آنحضرت ﷺ نے کھلے اور واشگاف الفاظ میں فرمادیا ہے...... "تم میں سے جو کوئی بھی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے...... اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو کم از کم دل سے اسے ضرور برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔" (مسلم شریف)

لہٰذا حالات کے مطابق جیسے مناسب معلوم ہو...... اور جو طریقہ زیادہ مفید نظر آئے اسے اختیار کرکے اپنی خواتین اور تمام اہل خانہ واولاد کو گناہوں سے بچانے کی فکر کریں...... رہی یہ بات کہ عورتوں میں کون کون سے گناہ پائے جاتے ہیں...... تو اس کی کوئی خاص تعیین مشکل ہے...... کیونکہ ہر کسی کے اپنے حالات ہوتے ہیں...... لیکن پھر بھی علمائے کرام نے ایسے گناہوں کی تفصیل بیان کی ہے جو عموماً عورتوں میں بکثرت پائے جاتے ہیں...... ذیل میں ہم ہندوستان کے ایک بزرگ عالم حضرت مولانا مفتی ارشاد احمد قاسمی صاحب کی کتاب "جنتی عورت" سے ایک مضمون من وعن نقل کررہے ہیں...... جس میں حضرت نے ایک دل دہلا دینے والی حدیث مبارکہ نقل کرکے عورتوں میں پائی جانے والی کوتاہیوں، غلطیوں اور گناہوں پر سیر حاصل گفتگو کی ہے...... اور ساتھ ہی ساتھ ان سے بچنے کی ترغیب بھی دی ہے...... لیجیے ملاحظہ فرمائیے!

ننانوے عورتوں میں سے ایک عورت

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ...... مِنْ تِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ امْرَأَةً وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَبَقِيَّتُهُنَّ فِي النَّارِ.

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ ننانوے عورتوں میں سے ایک عورت جنت میں جائے گی اور باقی جہنم میں۔" (ابوالشیخ، کنزالعمال ص۱۶۵)

فائدہ: اللہ، اللہ خدا کی پناہ! کس قدر عورتیں جہنم میں جائیں گی۔ بڑی عبرت کی بات ہے۔ اس کی معقول وجہ یہ ہے کہ سیدھی سادھی، کمزور عقل اور شریعت کے امور میں مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے عورتیں شیطان کے جال اور اس کے مکروفریب میں، جس سے وہ جہنم کا شکار کرتا ہے زیادہ پھنس جاتی ہیں۔ نفس کے حظ اور مزے میں گرفتار ہوکر گناہ میں مبتلاء رہتی ہیں۔ عموماً ان سے نیکیوں کے مقابلے میں گناہ کی باتیں زیادہ صادر ہوتی ہیں۔ عورتوں کے ماحول میں جو گناہ رائج ہیں۔ ان میں سے کچھ ذکر کرتے ہیں تاکہ خوش نصیب عورتیں ان اعمال وامور سے جو جہنم لے جانے والے ہیں، بچ سکیں۔

(۱) مزاروں پر جانا اور وہاں دھاگا، چھلے باندھنا۔

(۲) مزاروں پر جانا اور ان سے مرادوں کو مانگنا۔ یہ دونوں صرف گناہ نہیں بلکہ شرک بھی ہیں۔

(۳) عرس اور مزارات مقدسہ پر جانا مثلاً اجمیر جانا، حاجی علی کے مزار پر جانا وغیرہ۔

حدیث پاک میں ایسی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے۔

(۴) فال کھلوانا، تعویز گنڈے والوں کے پاس جاکر فال کھلواتی ہیں کہ گھر میں برکت نہیں۔ شوہر ناراض رہتے ہیں۔ دکان نہیں چلتی۔ طبیعت خراب رہتی ہے، وغیرہ جو سراسر ناجائز اور حرام ہے۔

(۵) پریشانی اور نقصان میں جنات و آسیب کا اثر جاننا اور اس کے دفاع کے لیئے واہی تباہی، تعویز گنڈے والوں کے پاس جانا اور ان سے خلاف شرع نقش وغیرہ حاصل کرنا۔

(۶) بلا وجہ جادو، سحر، کرتب، ٹوٹکا کا واہی تباہی عقیدہ رکھنا۔

خدانخواستہ واقعی آسیب وسحر کا اثر ہو تو کسی صالح نیک آدمی سے جو اس فن سے واقف ہو، اس سے تحقیق کروائے پھر قرآن وحدیث میں جو دعائیں اور علاج آیا ہے، ان سے شفاء حاصل کرے یا کسی صالح آدمی سے مشروع تعویز لے۔ واہی اور غلط تعویزات اور عملیات میں پڑکر ایمان وعقیدہ فاسد نہ کرے اور ایمان نہ کھوئے۔ عموماً عورتیں تعویز، گنڈے میں پڑکر ایمان وعقیدہ فاسد کربیٹھتی ہیں۔

(۷) عورتیں عموماً قریبی رشتہ داروں سے کسی مخالفت اور باہم تنازعہ کی بنیاد پر کینہ بہت رکھتی ہیں۔ سلسلۂ کلام وگفتگو اور ملاقات اور ملنا جلنا سب چھوڑ دیتی ہیں۔ جبکہ نفسانی وجہ سے کسی مؤمن سے تین دن سے زائد سلام وکلام کو ترک کردینا ناجائز ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے مروی ہے کہ کسی آدمی کے لیئے یہ حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد ترک تعلق رکھے کہ اگر ملاقات ہوجائے تو یہ اس سے اعراض کرے اور وہ اس سے اعراض کرے اور ان میں بہتر وہ ہے جو سلام کرے۔ (بخاری ج۲ ص۸۹۷)

(۸) لعن طعن کو سنا وغیرہ بہت کرتی ہیں۔ ذرا سی معمولی بات پر بھی لعن طعن لڑائی جھگڑا شروع کردیتی ہیں حتیٰ کہ اپنی اولاد تک کو کوستی رہتی ہیں۔ جو ناجائز ہے۔ منع کرنے پر باز بھی نہیں آتیں اور کہتی ہیں کہ دل جلتا ہے تو کہنا پڑتا ہے، اس گناہ کی وجہ سے جہنم میں جلنا پڑے تو کیا جواب ہوگا؟

(۹) اکثر عورتیں تارک صلوٰۃ ہیں۔ کبھی بچوں کا بہانہ، کبھی اور بہانے تراشتی رہتی ہیں۔ کچھ عورتیں پڑھتی ہیں تو وقت کا لحاظ نہیں کرتیں۔ کام دھام میں لگی رہتی ہیں۔ جب فارغ ہوتی ہیں تب پڑھتی ہیں، بری بات ہے۔ تمام کام سے پہلے نماز پڑھنی چاہیے۔ اول وقت میں نماز پڑھنے کی فضیلت ہے۔ اذان ہوتے ہی نماز کی عادت ڈال لیں! دیر کرنے سے بسا اوقات مکروہ اور قضا کا وقت ہوجاتا ہے۔

(۱۰) عموماً عورتوں کو دیکھا گیا ہے فجر کی نماز پڑھتی ہی نہیں یا پڑھتی ہیں تو قضا پڑھتی ہیں۔ رات کو دیر سے سوتی ہیں اور صبح دیر گئے جاگتی ہیں یہاں تک کہ سورج نکل جاتا ہے تب اٹھتی ہیں، کس قدر افسوس کی بات ہے۔ حدیث پاک میں ہے اس وقت اٹھنے والے کے کان میں شیطان پیشاب کردیتا ہے۔ کچھ عورتیں تو ویسی ہی دیر سے اٹھتی ہیں اور نماز ایسے وقت میں پڑھتی ہیں کہ سورج کے نکلنے کا وقت ہوجاتا ہے۔ اکثر عورتیں صبح کے وقت میں نماز کے وقت ہونے اور نہ ہونے کا خیال نہیں کرتیں۔ بس پڑھ لیتی ہیں خواہ نماز فاسد ہو یا صحیح اس سے مطلب نہیں۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

بقیہ: کلمہ حق

نورالدین نے یہ بات سنی تو اس پر بہت ناراض ہوئے اور کہا:

قطب الدین! زبان کو روکو، تم اللہ کے حضور گستاخی کررہے ہو۔ مجھ سے پہلے اس دین اور ملک کا محافظ اللہ کے سوا کون تھا؟۔ نورالدین نے شریعت کی خود پابندی کی اور اپنے ساتھیوں کو بھی پابند بنایا۔ انہیں دیکھ کر دوسروں نے تقلید کی جس کی وجہ سے عوام میں اسلام پر عمل کرنے جذبہ پیدا ہوگیا اور لوگ خلاف شرع کاموں کے ذکر سے بھی شرمانے لگے۔

نورالدین صرف ایک فاتح نہیں تھے بلکہ ایک شفیق حکمران اور علم پرور بادشاہ بھی تھے۔ انہوں نے سلطنت میں مدرسوں اور ہسپتالوں کا جال بچھادیا۔ ان کے انصاف کے قصے دور دور تک مشہور تھے۔ وہ بڑی زہد وقناعت والی زندگی گزارتے تھے، بیت المال کا روپیہ کبھی ذاتی خرچ میں نہیں لائے۔ مال غنیمت سے انہوں نے چند دکانیں خریدلیں تھیں جن کے کرائے سے وہ اپنا خرچ پورا کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے لیے بڑے بڑے محل تعمیر نہیں کئے بلکہ بیت المال کا روپیہ مدرسوں، شفاخانوں اور مسافر خانوں کے قائم کرنے اور رفاہ عامہ کے دیگر کاموں میں صرف کرتے۔ دمشق میں اس نے ایک شاندار شفاخانہ قائم کیا تھا جس کی دنیا میں مثال نہ تھی۔ اس میں مریضوں کو دوا بھی مفت دی جاتی تھی اور کھانے کا، رہنے کا خرچ بھی حکومت کی طرف سے ادا کیا جاتا تھا۔ نورالدین نے تمام ناجائز ٹیکس بند کردیے تھے۔ وہ مظلوموں کی شکایت خود سنتے اور اس کی تفتیش کرتے تھے۔ نورالدین کی ان خوبیوں اور کارناموں کی وجہ سے اس زمانے کے ایک عظیم مورخ اور مشہور محدث ابن اثیر نے لکھا ہے کہ:

میں نے اسلامی عہد کے حکمرانوں سے لے کر اس وقت تک کے تمام بادشاہوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا لیکن خلفائے راشدین اور عمر بن عبدالعزیز کے سوا نورالدین سے زیادہ بہتر فرمانروا میری نظر سے نہیں گزرا۔

اللہ تعالیٰ اہل حلب سمیت پوری امت مسلمہ کی تکالیف کو دور فرمائیں اور ہمیں نورالدین زنگی جیسے کامیاب حکمران نصیب فرمائیں۔ (آمین ثم آمین)

یمن میں لڑائی کے باعث قبروں کی قیمتیں آسمان کو چھونے لگیں

قبر کی قیمت ایک لاکھ یمنی ریال ہوگئی، قیمتوں میں 4 گنا اضافہ، صنعا میں باغیوں کی ہلاکتیں بڑھ گئیں، دور دراز علاقوں میں دفنانے پر مجبور

لیبیا کے ساحل کے قریب تارکین کی کشتی ڈوب گئی، 84 افراد لاپتا

مسلم آبادی میں تیزی سے اضافہ، فرانس میں یہودی عبادت خانے مساجد میں تبدیل

گزشتہ 25 برسوں میں مسلمانوں کی آبادی میں 8 گنا سے زیادہ اضافہ ہوا، امریکی اخبار کی رپورٹ

بی جے پی کی کشمیر میں ضلعی ہیڈ کوارٹر بنانے کی تیاری

کٹھوعہ، ادھم پور اور ریاسی میں اراضی خریدلیں، سانبہ، پونچھ میں کوشش تیز

ترکی کے شہر بورسا میں خودکش دھماکا، 13 افراد زخمی

"کشمیریوں کی قربانیوں کا واحد مقصد حق خودارادیت کا حصول ہے"

پاکستان او آئی سی سمیت عالمی اداروں کا تعاون حاصل کر کے بھارت پر دباؤ بڑھائے: شبیر شاہ

بھارتی اسکول میں 44 جڑواں بچے

ترکی نے اسرائیل کیساتھ سفارتی تعلقات کی بحالی کیلئے شرائط رکھ دیں

غزہ کی پٹی پر پابندیاں ختم، متاثرین فریڈم فلوٹیلا حملے کو ہرجانہ ادا کرنا ہوگا، ترجمان

بنگلہ دیش میں توہین اسلام پر 2 ہندو اساتذہ کو سزا

قرآن کو کلام الٰہی ماننے سے انکار پر طلبہ و گاؤں کے مکین مشتعل، ٹھکائی کردی

فرانس: شرپسندوں نے مسجد کو جلا کر شہید کردیا، مسلمانوں کا شدید احتجاج

جرمن شہر اسٹٹگرٹ میں مسلم مخالف جماعت سے جھڑپوں میں پولیس نے سیاہ مرچوں کے اسپرے کا استعمال کیا

اترپردیش میں گھر نذر آتش، ایک ہی خاندان کے 6 بچے ہلاک

مرنے والوں میں چار بہنیں اور 2 کزن شامل ہیں، بچے کمرے میں موم بتی جلا کر سو گئے، والدین موجود نہیں تھے

جہیز کیلئے 3 برسوں میں 25 ہزار بھارتی خواتین قتل

دنیا کی سب سے بڑی جمہوریہ میں فرسودہ نظام سے خواتین کیلئے انصاف کا حصول ناممکن ہے

سعودی طالبہ کے قتل میں برطانوی شہری کو سزا سنادی گئی

کم عمر برطانوی جیمز فیئر ویدر نے 17 جون کو سعودی طالبہ کو چاقو کے وار سے قتل کردیا

یوکرین، مارٹر گولوں کے حملوں میں خاتون سمیت 4 افراد ہلاک

صومالیہ میں زیر تعمیر مسجد منہدم، 9 افراد ہلاک، درجنوں زخمی

برطانیہ میں منی لانڈرنگ پر 6 افراد کو 28 سال قید کی سزا

مجرموں نے ایک کروڑ پاؤنڈ منتقل کیے، منشیات کا کاروبار تھا، کراؤن پراسیکیوشن

ٹرمپ نے لسانیت پھیلا کر امریکی لڑا دیئے، شدید جھڑپیں

تقریر کے بعد مظاہرے پھوٹ پڑے، پولیس کار پر بھی حملہ، 20 مظاہرین گرفتار

پاکستان اور بھارت کے درمیان بنیادی تنازع کشمیر کا حل ناگزیر ہے: میرواعظ

مذاکراتی عمل میں تسلسل اور سنجیدگی حالات کا تقاضا ہے، کشمیری قیادت کو اعتماد میں لیکر مسئلے کا ایک منصفانہ اور پائیدار حل تلاش کیا جائے

چناب نگر قادیانی ایما پر شہر بدری کیخلاف مسلمان ریڑھی بانوں کا مظاہرہ

رمضان بازار کے نام پر مسلمانوں سے اراضی خالی کرائی گئی، متاثرین کا وزیر اعلیٰ اور اعلیٰ حکام سے مداخلت کا مطالبہ

ہفتۂ کشمیر

ہفتۂ فلسطین

ہفتۂ عراق، شام

ہفتۂ افغانستان

آسیہ اندرابی سمیت دختران ملت کی 2 رہنما گرفتار

فہمیدہ صوفی کے ہمراہ زیر حراست، سانحہ ہندواڑہ پر تعزیت کیلئے جارہی تھیں

نہرو یونیورسٹی انتظامیہ نے مزید 2 طلبہ کو یونیورسٹی سے نکال دیا

طالبعلموں کو افضل گورو کی برسی کے پروگرام میں نظم وضبط توڑنے پر نکالا گیا ہے

سعودی شہر ریاض میں کار حادثے میں 4 عمرہ زائرین جاں بحق

ہیلی کاپٹروں کے سودے میں کمیشن: بھارتی پارلیمان میں ہنگامہ

سونیا گاندھی کی الزام کی بھرپور تردید، بھارتی فضائیہ کے سابق سربراہ بھی ملزم ہیں

افاداتِ اکابر

افرادی قوت اور عددی اکثریت کے فوائد

دنیا کی دانشمند قومیں ہمیشہ اپنی عددی اکثریت پر فخر کرتی ہیں، اگر کسی قوم کو عددی اکثریت کے ساتھ عسکری قوت اور فوجی طاقت بھی مہیا ہو جائے تو دنیا میں وہ زبردست طاقت بن جاتی ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے بھی مسلمانوں کو نسل بڑھانے کی ترغیب دی اور اسے قیامت کے روز اپنے فخر کا ذریعہ فرمایا اور قرآن کریم نے بھی نسل کشی کی مذمت کی ہے اور یہ فرمایا کہ یہ حرکت حق تعالیٰ کی رزاقیت کے عقیدے کے خلاف ہے، حق تعالیٰ رزاق ہے، رزق کا کفیل اللہ تعالیٰ ہے کوئی فرد یا جماعت یا حکومت رزاق نہیں۔ فرد و جماعت اور حکومت کے ذمہ تو صرف کسب معاش کی تدبیر ہے لیکن تقلیل نسل کی اس لعنت کو پاکستان پر مسلط کرنے کے لئے خاندانی منصوبہ بندی درآمد کی گئی اور کروڑوں روپیہ اس نسل کشی پر خرچ کر کے اعداء اسلام کو مطمئن کرنے کا موقع دیا گیا، علماء امت نے اس کی قباحتیں اور اس کے برے نتائج کے واضح کرنے میں تقریراً و تحریراً کوئی کسر باقی نہیں رکھی تھی لیکن افسوس کہ کسی ایک کی نہیں سنی گئی، ستم یہ کہ اس قبیح تحریک کو غیر شادی شدہ لڑکوں اور لڑکیوں میں فروغ دے کر فواحش و منکرات کا دروازہ کھول دیا۔ اناللّٰہ

(بصائر و عبر: ص ۳۲)

معارفِ جہاد

شہد پانے کا وقت

انسان جب بھی کچھ پانے لگتا ہے تو شیطان اس پر حملے کرتا ہے تاکہ انسان محروم ہو جائے...... آپ جب شہد کے چھتے کے قریب جائیں گے تبھی مکھیاں آپ پر حملہ کریں گی...... پھر جو مقابلہ کر کے آگے بڑھے گا وہ "شہد" کو پالے گا اور جو بھاگ جائے گا وہ وقتی آرام تو محسوس کرے گا مگر "شہد" سے محروم رہے گا...... جب دل پر بے چینی کا حملہ ہو اور گناہوں کے لشکر جمع ہو کر حملہ کر دیں تو یہ وہ وقت ہوتا ہے جب انسان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کچھ ملنے والا ہوتا ہے...... ایسے وقت میں نہایت ہمت اور حکمت سے عبادت کو جاری رکھنا چاہئے۔ (رنگ و نور جلد ۵: ص ۱۴۳/۱۴۴)

نماز کی فکر

"نماز" کے بغیر "ایمان" قابل اعتبار نہیں ہوتا اور نہ ہی قوت پکڑتا ہے...... ہمیں اگر اپنی ذات کے ساتھ تھوڑی سی ہمدردی ہے اور ہم خود کو قبر اور آخرت کے عذاب سے بچانا چاہتے ہیں تو ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنی نمازوں کی خود ہی فکر کریں...... اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ نماز کے بارے میں جو آیات اور احادیث وارد ہوئی ہیں ہم اُن کا مطالعہ کریں !! اور ان میں سے بعض کو یاد کر لیں...... اور پھر ہم دوسرے مسلمانوں کو نماز کی دعوت دیا کریں...... (رنگ و نور جلد ۵: ص ۱۵۹)

عہدِ زریں

اسکندریہ کا محاصرہ

تحریر: عثمان بن عفانؓ

گزشتہ قسط میں بتایا تھا کہ بلقوس کی لڑائی میں جب عیسائیوں کو مسلمانوں کے ہاتھوں شکست ہوئی تو وہ باقی عیسائی اسکندریہ کی طرف بھاگ گئے۔

مسلمان سپہ سالار حضرت عمروؓ نے بلقوس کے معاملات سنبھالنے کے بعد اپنا لشکر لے کر اسکندریہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

وہاں پہنچ کر انہوں نے اس شہر کا سخت ترین محاصرہ کر لیا۔ باہر منجنیق نصب کر دیں جس کے ذریعے قلعوں پر پتھر باری کی جاتی تھی۔

چنانچہ ان کے ذریعہ شہر کی فصیل پر پتھر باری شروع کی گئی اور یوں شہر قلعہ کی دیواریں ٹوٹنے اور کمزور ہونے لگیں۔

آخر کار مسلمان نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے شہر میں داخل ہو گئے اور سخت لڑائی شروع ہو گئی۔ مسلمانوں نے سخت ترین جنگ کر کے رومیوں کو وہاں سے بھی بھاگنے پر مجبور کر دیا، خصوصاً جب رومیوں کا سپہ سالار منویل الخصی قتل ہو گیا۔

فتح کے بعد حضرت عمروؓ نے وہاں ایک مسجد تعمیر کرائی جس کا نام "مسجد الرحمۃ" رکھا گیا۔

اس فتح کے بعد جن عیسائیوں نے عہد نہیں توڑا تھا، انہیں کچھ نہ کہا گیا اور باقی رومیوں نے مصریوں سے جو مال لوٹا تھا وہ بھی انہیں واپس دلا دیا گیا۔ جس سے اسکندریہ پہلے کی طرح دوبارہ امن و امان کا گہوارہ بن گیا۔

حصار الإسكندرية

منطقة صراع بين الفريقين

هجوم الجيش الإسلامي

فرار الجيش الرومي

بحر الروم (البحر الأبيض المتوسط)

فاروس

الميناء الشرقية

الميناء الغربية

بحيرة مريوطيس

كنيسة الرهبنة

تابندہ ستارے

سلطان نور الدین زنگی رحمہ اللہ

35

ابو حفصہ

ایک رات وہاں قیام کرنے کے بعد دوسرے دن اس نے اپنی فوج کو دمشق کی طرف حرکت دی۔ مجیر الدین بڑے ساز و سامان کے ساتھ اس کے مقابلہ پر نکلا۔ عین معرکۂ کارزار میں سلطان کی فوج کا ایک دستہ جو دمشق کے مغرب میں ایک پہاڑی درّے میں گھات لگا کر بیٹھا تھا، دمشقی لشکر پر عقب سے آپڑا اور اس کے ساتھ اسد الدین شیرکوہ نے دوسو قدم کا چکر کاٹ کر دمشقیوں پر ایک طوفانی حملہ کر دیا۔ دمشقی ان دوطرفہ حملوں سے حواس باختہ ہو گیا اور میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا۔ سلطان کی فوج نے تھوڑی دور تک اس کا تعاقب کیا پھر اس کے حکم سے اپنے ہاتھ روک لیے۔ دوسرے دن سلطان کے حکم کے مطابق شیرکوہ میمنہ اور میسرہ کو ساتھ لے کر عیون فاسریا میں (جو عذرا اور دومہ کے درمیان واقع تھا) جا کر مقیم ہو گیا اور سلطان خود قلب لشکر اور مقدمہ کے ساتھ بحیرا کے مقام پر جا ٹھہرا وہاں سے اس نے مجیر الدین کو پیغام بھیجا کہ "میں خدا کے فضل سے مسلمان ہوں اور ہزار ہا مسلمانوں کی جانوں کا امین ہوں، میں مسلمانوں کی کسی حکومت کا (بشمول حکومتِ دمشق) دشمن نہیں ہوں۔ میرا مقصدِ حیات محض اعدائے اسلام سے جہاد کرنا ہے اور ان کے ظلم و ستم سے مسلمانوں کو نجات دلانا ہے۔ میں نے دمشق پر اس لیے چڑھائی کی ہے کہ تم نے دشمنانِ اسلام سے ساز باز کر لی ہے، اگر اب بھی تم جہاد فی سبیل اللہ میں میرے ساتھ شریک اور معاون ہونے کا عہد کرو تو میرے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا باقی نہیں رہتا۔ بصورت دیگر میں تمہارے ساتھ وہی سلوک کروں گا جو دشمنانِ دین کے ساتھ کرتا ہوں اور وہی تلوار میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے گی جو اعدائے اسلام کا قلع قمع کرنے کے لیے وقف ہو چکی ہے۔"

مجیر الدین نے سلطان کے اس پیغام کو درخورِ اعتنا نہ سمجھا اور بدستور جنگ کی تیاریوں میں مصروف رہا۔ نور الدین نے اب دمشق کا گھیرا تنگ کرنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ اس کی فوج کے خیمے مسجدِ قدم سے مسجد جدید تک پھیل گئے۔ اسی اثنا میں اس کو خبر ملی کہ عیسائیوں کا ایک زبردست لشکر حران سے مجیر الدین کی مدد کے لیے دمشق کی طرف آ رہا ہے۔ سلطان نے اس کے بارے میں اپنے امراء سے مشورہ کیا تو سب نے یہی رائے دی کہ پہلے عیسائیوں سے نبٹنا ضروری ہے چنانچہ سلطان نے اپنی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر کے وہاں سے کوچ کر دیا۔ ایک حصہ جو بیس ہزار سواروں پر مشتمل تھا، شیرکوہ کی سرکردگی میں اعوج کی طرف بڑھا اور دوسرا حصہ سلطان کی قیادت میں داریا سے ہوتا ہوا قدایا کے مقام پر جا کر مقیم ہو گیا۔ عیسائی افواج نے اس کی نقل و حرکت کی خبر سنی تو وہ دمشق کا راستہ چھوڑ کر "راس الماء" کی طرف چلی گئیں۔ ادھر مجیر الدین بھی اپنی فوجوں کے ساتھ دمشق سے نکل کر عیسائیوں کے ساتھ اس پر مقام پر آ ملا اور ان کی متحدہ فوج نے سلطان کی توجہ دمشق سے ہٹانے کے لیے حصن بصریٰ پر حملہ کر دیا۔ سلطان نے بصریٰ کے دفاع کے لیے کافی انتظامات کر رکھے تھے، اس لیے وہ عیسائیوں کی چال میں نہ آیا اور قدایا میں جم کر بیٹھا رہا۔ بصریٰ کے حاکم نے حملہ آوروں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ان کو سخت نقصان پہنچا کر پسپا کر دیا۔ سلطان اب قدایا سے دلمیہ ہوتا ہوا جسر خشب میں پہنچا اور دمشق پر زبردست دباؤ ڈالنا شروع کیا۔ کئی دن تک دمشقی فوج سے جھڑپیں ہوتی رہیں۔

سلطان نہیں چاہتا تھا کہ دمشق کے مسلمان اس کے ہاتھ سے برباد ہو جائیں، اس لیے وہ ہر شام دمشقی لشکر کو کہلا بھیجتا تھا کہ میں اپنی طاقت کو مسلمانوں کے خلاف استعمال نہیں کرنا چاہتا، اگر تم معاہدہ کی پابندی کا اقرار کرو تو میں تم سے تعرض نہیں کروں گا۔ دمشقی فوج چند جھڑپوں کے بعد حوصلہ ہار بیٹھی اور مجیر الدین کو سلطان سے صلح کی درخواست کرنے پر مجبور ہو گیا۔ سلطان نے مسلمانوں کو کشت و خون سے بچانے کے لیے اس کی درخواست اس شرط پر قبول کر لی کہ عیسائیوں سے جہاد کے وقت والیٔ دمشق کو فوج اور سامانِ حرب سے اس کی مدد کرنی ہو گی۔ ۱۰ ربیع الآخر ۵۴۶ھ/۱۱۵۱ء کو معاہدۂ صلح پر دستخط ہوئے اور دوسرے دن سلطان دمشق سے حلب کی طرف روانہ ہو گیا۔

امن کے آٹھ مہینے

دمشق سے واپسی کے بعد سلطان کے آٹھ مہینے نہایت امن و امان سے گزرے۔

اس دوران وہ اپنی رعایا کی فلاح و بہبود کی تدبیروں میں مصروف رہا۔ جمادی الاولیٰ ۵۴۶ھ/۱۱۵۱ء میں عباسی خلیفۂ بغداد مقتفی لامر اللہ نے سلطان کے کارناموں پر اظہارِ خوشنودی کیا اور شیخ شرف الدین ابن ابی عصرون کے ہاتھ اس کو بیش بہا خلعت اور کئی دوسرے تحائف بھیجے، ان میں منجملہ دوسری اشیاء کے ایک مرصع عربی تلوار اور سیاہ و زرد رنگ کے کئی گھوڑے بھی شامل تھے۔

رجب ۵۴۶ھ/۱۱۵۱ء میں امیر مجیر الدین ایک والیٔ دمشق اپنے کئی سربرآوردہ امراء کے ہمراہ سلطان کی ملاقات کے لیے حلب آیا۔ سلطان نے بڑی گرم جوشی سے اس کا استقبال کیا اور بڑی دھوم سے اس کی دعوتیں کیں۔ رخصت کے وقت سلطان نے اس کو خلعتِ فاخرہ سے سرفراز کیا اور اپنی طرف سے دمشق کا گورنر مقرر کر دیا۔

☆......☆......☆

روشن ماضی

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ

ابو محمد

اس جواب پر ہارون رشید بہت تلملایا کیونکہ امام صاحب نے اس کو اپنی دلیل سے لاجواب کر دیا تھا مگر اس کی مصلحت کے خلاف ہونے کی وجہ سے اس کو بہت غصہ آیا، اس نے ناراض ہو کر پوچھا: آج آپ میری تعظیم کے لئے کھڑے کیوں نہیں ہوئے۔

امام صاحب نے نہایت بے خوفی سے فرمایا: یہ تعظیم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے مخصوص ہے، آپ کے چچا زاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ "جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کی تعظیم میں کھڑے ہوں اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔"

اس جواب کے بعد خلیفہ کے پاس بحث کی کوئی گنجائش نہیں تھی، اس نے ان کو واپس لوٹا دیا۔ جو لوگ باہر بیٹھے تھے ان کو یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ خلیفہ نے اپنی تعظیم نہ کئے جانے پر ان کو کوئی سزا نہیں دی۔

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے کسی شخص کو امان دی لیکن امان نامہ خود لکھنے کے بجائے کسی دوسرے سے لکھوا دیا۔ تاکہ امان توڑنے کی ضرورت پیش آئے تو یہ گنجائش نکل آئے کہ امان نامہ خلیفہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا نہیں ہے اس نے اس امان کی بابت امام محمد شیبانی رحمہ اللہ سے فتویٰ پوچھا کہ "کسی شخص نے امان خود نہ لکھ کر کسی اور شخص سے لکھوائی، پھر اگر وہ یہ قسم کھائے کہ یہ امان نامہ اس کی طرف سے نہیں ہے تو اس کی یہ قسم ٹوٹے گی یا نہیں؟" امام صاحب فوراً معاملے کی نوعیت کو بھانپ گئے کہ خلیفہ دوسرے کی آڑ لے کر ان سے اپنے حق میں فتویٰ حاصل کرنا چاہتا ہے، انہوں نے جواب دیا: اگر وہ قسم کھانے والا عوام میں سے ہے تو اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی، لیکن اگر وہ بادشاہ ہے تو قسم ضرور ٹوٹ جائے گی، اس لئے کہ بادشاہ کے حکم سے جو چیز لکھی جائے گی۔ ہارون اس جواب پر بہت تلملایا لیکن چونکہ ان کا جواب حقیقت پر مبنی تھا اس لئے خاموش ہو رہا۔ (تبع تابعین جلد اول)

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کو ۱۶۶ھ/۷۸۲ء میں عہدۂ قضاء پر مامور کیا گیا۔

حکومت کی طرف سے ایسا بلند عہدہ پانے کے باوجود بھی وہ حکومت کی کسی طرح پاسداری نہیں کرتے تھے ہر وقت اعلانِ حق کے لئے تیار رہتے تھے، وہ کسی کی ناحق رعایت کبھی نہیں کرتے تھے، وزراء و ارکانِ حکومت کی بھی شہادتیں رد کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کرتے تھے۔

ایک مرتبہ وزیرِ مملکت علی بن عیسیٰ نے کسی مقدمہ میں گواہی دی تو قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ نے قبول نہیں کی، یہ ایک وزیر کی بڑی توہین تھی اس نے قاضی صاحب کی شکایت خلیفہ ہارون رشید سے کی۔ ہارون رشید نے قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ نے علی بن عیسیٰ جیسے ذمہ دار شخص کی گواہی کیوں قبول نہیں کی؟ امام صاحب نے فرمایا: وہ ایک غلام ہیں اور غلام کی گواہی شرعاً قابل قبول نہیں ہے۔ ہارون رشید نے حیرت سے کہا: لیکن ہمارے وزیرِ مملکت علی بن عیسیٰ تو ایک آزاد انسان ہیں۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے نہایت بیباکی سے جواب دیا: میں نے خود اپنے کانوں سے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ "میں امیر المومنین کا غلام ہوں" پھر جب وہ اپنا غلام ہونا خود تسلیم کرتے ہیں تو ان کی گواہی شرعاً معتبر نہیں ہے۔

ان کی حق پرستی کا یہ حال تھا کہ انہوں نے ہارون رشید جیسے باقتدار اور صاحب جبروت خلیفہ کو بھی معمولی رعایا کی صف میں کھڑا کر دیا اور اس کے سامنے کبھی اظہار حق سے باز نہ آئے۔

☆......☆......☆

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

جب وضو کر چکے:

جب وضو کر چکے تو آسمان کی طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھے۔

اشهدان لااله الاالله وحده لاشريك له و اشهدان محمدا عبده ورسوله

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اس کو وضو کے بعد پڑھنے سے پڑھنے والے کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ (مشکوٰۃ)

بعض روایات میں اس کو وضو کے بعد تین بار پڑھنا آیا ہے۔ (حصن حصین)

پھر یہ دعا پڑھے: اللهم اجعلني من التوابين و اجعلني من المتطهرين

اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور بہت پاک رہنے والوں میں شامل فرما۔ (حصن)

اور یہ دعا پڑھے:

سبحانك اللهم وبحمدك اشهدان لااله الاانت استغفرك واتوب اليك (حصن عن مستدرک)

اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبود ہے اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

جب مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

اللهم افتح لي ابواب رحمتك (مشکوٰۃ)

اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

خارج نماز مسجد میں یہ پڑھے:

سبحان الله والحمد لله ولااله الا الله والله اكبر (مشکوٰۃ باب المساجد)

اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

مسجد سے نکلے تو یہ پڑھے:

اللهم اني اسئلك من فضلك

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم شریف)

جب اذان کی آواز سنے تو یہ پڑھے:

اشهد ان لااله الاالله وحده لاشريك له و اشهد ان محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا و بمحمد رسولا وبالاسلام دينا

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کو رب ماننے پر اور محمد ﷺ کو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوں۔

حدیث شریف میں ہے کہ اذان کی آواز سن کر جو شخص اس کو پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (مسلم)

اور حدیث شریف میں ہے جو شخص موذن کا جواب دے اس کے لیے جنت ہے (حصن) لہٰذا موذن کا جواب دے یعنی جو موذن کہے وہی کہتا جائے مگر حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے۔ (مشکوٰۃ)

جب مغرب کی اذان ہو تو یہ دعا پڑھے:

اللهم ان هذا اقبال ليلك وادبار نهارك واصوات دعاتك فاغفرلي (مشکوٰۃ)

اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں سو تو مجھے بخش دے۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے مجھے یہ دعا اذان مغرب کے پڑھنے کے لیے تعلیم فرمائی تھی۔ (ابوداؤد)

اذان ختم ہونے کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ پڑھے:

اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة ات محمدن الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودان الذى وعدته انك لا تخلف الميعاد (مشکوٰۃ)

اے اللہ! اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد ﷺ کو وسیلہ عطا فرما (جو جنت کا ایک درجہ ہے) اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بے شک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا ہے۔

اس کے پڑھ لینے سے رسول اللہ ﷺ کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

☆......☆......☆

عجائب قدرت

سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے (المومنون: ۱۴)

بخلاف انسان کے کہ چند مہینے کے بعد یہ قوت حاصل ہوتی ہے، ہندوستان میں ایک قسم کی پیش ہوتی ہے جس کے چھ چکیاں چربی کی ہوتی ہیں سینہ پر ایک چکی۔

خواص:

اس کے سینگ کو اگر درخت کے نیچے رکھیں قبل از موسم بازور ہو اور پھل شیریں ہو گا، اگر اس کے پتے کو شہد میں ملا کر آنکھوں میں لگا دیں ڈھلکا دفع ہو اور سفیدی بھی زائل کر کے بہرے کے کان میں ٹپکانا بھی مفید ہے۔ اس کا گوشت ہمیشہ کھانا مورث آبلہ ہے اور نیند بھی غالب ہوتی ہے۔ مرگی والے کو زیادہ تر مضر ہے اس کے استخوان اگر درخت گز کی لکڑی میں جلا کر روغن گل سے آمیز کر کے عضو استخوان شکستہ پر مالش کریں ہڈی جڑ جائے گی اور گوشت بھی بھر آئے گا، اگر اس کی پشم کی خاکستر درخت آس کے پتے میں ملا کر زخم ہائے فاسد پر لگائیں مفید ہو گا۔ اگر شہد کے برتن کو اس کی پشم سفید سے ڈھانکے مورچہ نہ آئے گا۔

بز

فارسی میں بز کہتے ہیں، جانور احمق ہوتا ہے یعنی انسان کے آبلہ ہونے پر کہتے ہیں کہ فلاں بُز ہے یہ جانور بہ نسبت میش کے کثرت شیر اور سطبر اور سخت پوست میں افضل ہے اور اس کی چکی نہیں ہوتی، اس کے عوض اس کے داخل میں چربی ہے۔ حق تعالیٰ کی حکمت دیکھئے کہ میش کا چمڑا تنگ یعنی باریک پیدا کیا اس واسطے اس کا پشم کثیف ہے تاکہ اس کو گرم رکھے اور بُز کا پوست ازبسکہ موٹا ہے اس کے فقط روئیں جمائے۔ کہتے ہیں کہ جب زغالہ شیر کے بچہ کو دیکھتا ہے تھوڑا تھوڑا اس کی طرف چلتا ہے اور اس کی بو کے پاتے ہی بیہوش ہو کر مردہ کی طرح گر جاتا ہے اور جب وہ بچہ شیر وہاں سے دور ہو جاتا ہے یہ ہوش میں آ جاتا ہے، ایک قسم کی عنکبوت جس کو رتیلا کہتے ہیں جس وقت آدمی کے بدن پر اس کا لعاب گرتا ہے تو نہایت سخت درد پیدا ہوتا ہے اکثر لوگ مرجاتے ہیں اس مکڑی کو بُزغالہ بکثرت کھاتا ہے اور بجائے نقصان کے نفع اٹھاتا ہے یعنی فربہ ہوتا ہے۔

طبِ نبوی ﷺ

امام ذہبیؒ

150

اگر بخار کا سبب بلغم ہو تو اس کی علامت پیاس میں کمی، رنگ کا قلعی جیسا ہونا اور کپکپی طاری ہونا ہے تو کپکپاہٹ کی صورت میں قے کروائی جائے اور گرم پانی کے ساتھ شربت سکنجبین چند دن پلایا جائے، پھر ملین حقنوں سے طبیعت کو نرم کیا جائے اور اطماس چٹوایا جائے اور غذا میں چوزوں کا شوربہ حماض یا قرطم ڈال کر دیا جائے۔

کبھی بخار کا سبب سوداء ہوتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ چہرے کا متغیر ہونا، پیشاب کا آنا اور بے خوابی کا غلبہ ہونا، اس کے لیے آب جو سے بہتر کوئی غذا نہیں ہے کیونکہ اس میں ترطیب وتنویم اور حسن غذائیت کی صفات موجود ہیں اور اس شربت کی مقدار آب جو ایک اوقیہ ہمراہ نصف اوقیہ شکر ہے اور مطبوخات سے طبیعت کو نرم بھی کرے اور اس مریض کو بکری کے بچے کا گوشت اور تازہ مچھلی وغیرہ دی جائے۔

کبھی یہ مذکورہ بخار مختلف ایام کے ساتھ ہوتے ہیں۔ چنانچہ صفراوی بخار کی علامت یہ ہے کہ وہ ایک دن آتا ہے اور ایک دن نہیں آتا اور سوداوی کی علامت یہ ہے کہ ایک دن آ کر دو دن نہیں آتا اور بلغمی بخار کی یہ ہے کہ وہ ہر روز آتا ہے اور اس کا علاج ابتداء میں قے کے ذریعہ ہوتا ہے اور علاج کی باقی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے۔

اور اگر بخار اعضاء اصلیہ کے ساتھ متعلق ہو جائے اور بخار کے ساتھ کھانسی ہو اور بخار اُتر تا نہ ہو اور غذا لیتے وقت تکلیف ہوتی ہو اور پسینہ اور کمزوری ہوتی ہو تو آب جو کا استعمال کروایا جائے جس کے تخم نکالے گئے ہوں۔ اگر پیاس کا غلبہ ہوتا ہو تو کافور کی گولیاں لے لی جائیں بشرطیکہ مریض کی قوت بہتر ہو ورنہ نہیں اور حمام کا استعمال زیادہ کروایا جائے اور اس کا پانی ہی استعمال کرے اس کی ہوا نہیں اور اس پر مداومت کرے۔ اسی طرح کدو کا پانی بکری کے بچے کے گوشت اور چوزوں کا شوربہ جو کے سفید آٹے اور خشخاش کے ہمراہ بھی استعمال کروایا جائے۔ اگر پھر بھی حالت مزید بگڑتی جائے تو یہ مریض کی موت کی علامت ہے۔

☆......☆......☆

الادب و الادیب

سرِ مژگاں ستارے جاگ اُٹھے
ضبط کا ہر حصار ٹوٹ گیا
دور تک کچھ نظر نہیں آتا
روشنی کا منار ٹوٹ گیا
خاک اُڑنے لگی ہے گلشن میں
سلسلہ بہار ٹوٹ گیا
جس کی چھاؤں میں بیٹھتے تھے لوگ
وہ شجر سایہ دار ٹوٹ گیا
زندگی کا مدار تھا جس پر
وہ نشہ وہ خمار ٹوٹ گیا
شیشۂ انتظار کیا چٹخا
رشتہ اعتبار ٹوٹ گیا
نبض خاموش ہو کے بیٹھ گئی
سانس کا تار تار ٹوٹ گیا
دل پہ یارؔ ترے بچھڑتے ہی
غم کا اک کہسار ٹوٹ گیا

(شمشیر و بابر آفریدی شہیدؒ)

بزم القلم

محترم ایڈیٹر ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارا محبوب اخبار القلم ہر ہفتہ الحمد للہ ہمیشہ کی طرح بڑی آب وتاب کے ساتھ تشریف لاتا ہے...... رنگ ونور اور دیگر مضامین سے سجا یہ خوبصورت گلدستہ ہمارے لئے ہدایت کا سامان ہوتا ہے۔ خاص طور پر صفحہ نمبر ۲ اور ۷ کے دلچسپ مضامین اس اخبار کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔

محترم مدیر القلم صاحب ایسا بہترین اور مفید اخبار نکالنے پر ہم آپ کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

ہماری جانب سے حضرت سعدی دامت برکاتہم کی خدمت میں ڈھیروں دعائیں اور سلام۔ اللہ کرے یہ اخبار عالم پر یونہی ضوء فشانی کرتا رہے اور ترقی کی منزلوں پہ منزلیں طے کرتا چلا جائے۔ "آمین"

والسلام

(محمد عبداللہ، ساہیوال)

جہاد کا بیانیہ

آخری قسط

طلحہ السیف
السلام علیکم
tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com

جماعت:

جہاد کی فرضیت اور اہمیت کو سمجھنے کے بعد یہ بات اچھی طرح سمجھ لینا لازم ہے کہ جہاد کا اہم ترین اور بنیادی رکن جماعت ہے۔ مسلمانوں کا ایک ایسا منظم گروہ جو جان و مال کی قربانی کے جذبات سے سرشار ہو، اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر گھربار، خاندان، قبیلہ، تجارت و زراعت ہر چیز ترک کرنے پر آمادہ ہو اور ایک امیر کے ہاتھ پر جان دینے اور استقامت کے ساتھ جہاد کو قائم رکھنے کی بیعت کر چکا ہو اور اس امیر کے حکم کو بصدق دل مانے تاوقتیکہ وہ اللہ رب العزت کی نافرمانی کا حکم کرے، اگر وہ ایسا کر لے تو اس کی اطاعت ناجائز ہوگی بصورت دیگر تمام امور میں اس کی اطاعت لازم ہے۔

قرآن پاک میں سورہ بقرہ کے وہ دو رکوع جن میں ایک مومن کو جہاد کا پورا نصاب سمجھایا گیا ہے ان میں اہل ایمان کو جان و مال کی قربانی پر آمادہ کرنے کے بعد جو سب سے پہلی بات سمجھائی گئی ہے وہ یہی ہے کہ جہاد کے لیے جماعت قائم کی جائے۔ دوسرے پارے کے آخری دو رکوع نظریہ جہاد، نظریہ جماعت، نظریہ اطاعت اور پھر ان تینوں باتوں کے فوائد سمجھانے کے لیے کافی و شافی ہیں۔ آیئے! ان کی روشنی میں قرآن پاک کے اس حکم کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بنی اسرائیل کی وہ قوم جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا جانے والا میثاق جہاد توڑنے کی سزا چالیس سال زمین میں سرگرداں پھرنے کی شکل میں مسلط کی گئی۔ مدت عذاب گزر جانے کے بعد اپنے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کفار کے خلاف جہاد کر کے غلامی سے نجات پانے اور سابقہ غلطی کا ازالہ کرنے کی استدعا کی۔ اس امت پر چونکہ جہاد ہمیشہ کے لیے فرض نہیں تھا اس لیے ہر موقع پر ازسرنو اجازت حاصل کرنا پڑتی تھی، اجازت مل جانے کے بعد ہدف کے حصول تک جہاد فرض رہتا تھا۔ اس قوم کو جب جہاد کی اجازت ملی تو بزدلی اور بخل میں مبتلا ہو گئے۔ شیطان نے دشمن کی ظاہری طاقت کی طرف متوجہ کر کے ڈرایا اور موت کے خوف میں مبتلا کر دیا تو دل میں جہاد سے پہلوتہی اور اعراض کا خیال آنے لگا اور ساتھ ہی یہ بھی باور کرایا کہ جہاد میں تو مال بھی خرچ ہوگا۔ اس طرح تم مفلس ہو جاؤ گے اور اپنی ضروریات پوری نہ کر سکو گے۔ جہاد کا حکم سن کر بزدلی اور بخل میں مبتلا ہونا ایک داخلی مرض ہے اور سخت امتحان ہے، اکثر انسان اس امتحان سے دوچار ہوتے ہیں پھر کچھ بچ نکلتے ہیں اور کچھ اس کی وجہ سے رہ جاتے ہیں۔ اس مشکل کا حل اس قوم کو اور اس قوم کی وساطت سے ہمیں یوں دیا گیا کہ زندگی موت کا فلسفہ سمجھا کر حب جان کا علاج کیا گیا اور مال کیوں لیا جا رہا ہے؟ یہ بتا کر حب مال کا علاج کر دیا گیا۔ زندگی موت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، وہ مُحیی (زندگی دینے والا) اور وہی مُمیت (مارنے والا) ہے۔

ہر انسان کی موت کا وقت، جگہ اور انداز لکھ دیا گیا ہے۔ کوئی شخص نہ لمحہ بھر تجاوز کر سکتا ہے اور نہ پہلے مر سکتا ہے، اور ایک عملی مثال سے یہ بات بھی سمجھا دی گئی کہ جہاد سے رکنا موت سے نہیں بچا سکتا بلکہ زیادہ تر لوگ میدان جہاد سے پیچھے رہ کر ہی مرتے ہیں اور جب جہاد کرایا گیا تو مزید پختگی کے ساتھ یہ منظر دکھایا گیا کہ میدان جہاد میں کوئی ایک شخص بھی شہید نہ ہوا۔ اور رہی بات مال کی، تو بتایا گیا کہ یہ مال بطور قرض کے لیا جا رہا ہے، واپس لوٹا دیا جائے گا اور اجر و ثواب کا پیمانہ بھی اس عمل کے باب میں تبدیل کر دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ غنی ہیں تم محتاج ہو۔ دنیا کی زندگی مختصر اور آخرت کی زندگی ہمیشہ کی ہے، وہاں حاجت دنیا کی نسبت زیادہ ہے اس لیے اس اصل زندگی کے لیے محفوظ کیا جا رہا ہے۔ فکرمند نہ ہو بہت بڑھ کر ملے گا۔ یوں بخل بھی دور ہو گیا۔ یہ ہے نظریہ جہاد کہ جان و مال کی قربانی کے لیے تیار ہو جائیں۔

پہلی مشکل حل تو ہو گئی مگر جہاد آسان نہیں ہوا۔ اب ایک اہم مرحلہ درپیش ہے۔ جہاد بغیر جماعت کے نہیں ہو سکتا اس لیے لازماً جماعت بنائی جائے۔ نظریہ جہاد کے حاملین اکٹھے ہو جائیں اور ایک مقصد پر جمع ہوں۔ یہ ہے جماعت۔ اور جماعت کے لوازم میں سے امام اور امیر کا تعین ہے کہ اس کے بغیر جماعت بنتی ہی نہیں۔ یہ ایک سخت امتحان ہے۔ امیر کسے بنایا جائے؟ امام کسے چنا جائے؟ نماز کی جماعت کے لیے امام ضروری ہوتا ہے اور امام بنایا جاتا ہے اس شخص کو جو صحیح طریقے سے نماز پڑھا سکے، اپنی نماز بھی ٹھیک ہو اور دوسروں کو بھی درست طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچانے والا ہو۔ یہاں جہاد کے لیے امیر بنانا ہے۔ لازماً ایسا شخص درکار ہے جو جہاد کرا سکے۔ یہ شخص کون ہوگا؟ ایک ایسا مومن جو نظریہ جہاد کا حامل ہو اور دو صفات میں مسلمانوں کی جماعت میں امتیازی شان رکھتا ہو۔

(ا) علم

(۲) جنگی مہارت و ترتیب

علم اس لیے ضروری ہے کہ جہاد ایک انتہائی نازک فریضہ ہے۔ اس میں لڑائی اور قتل و غارت کی حدود مقرر ہیں۔ اگر ان حدود سے تجاوز کیا جائے تو جہاد فساد بن جاتا ہے۔ جہاد کے احکام بہت زیادہ ہیں دوران جنگ بھی اور جنگ کے بعد بھی، اگر ان احکام کو پورا نہ کیا جائے تو مقاصد جہاد تشنۂ تکمیل رہ جاتے ہیں۔ اور ان سب باتوں کو صرف وہی شخص جان سکتا ہے جو علم صحیح وافر مقدار میں رکھتا ہو اور دوسری چیز جنگ کی سمجھ بوجھ ہے تاکہ جنگی چالوں کے ذریعے دشمن کو شکست دے سکے۔ اپنا اور اپنی جماعت کا دفاع کر سکے، پینترے بدل بدل کر دشمن پر وار کرے تاکہ اس کا زیادہ سے زیادہ نقصان ہو۔ جنگ کے تمام رائج الوقت طریقوں کو جانے تاکہ ہر دشمن سے لڑ سکے اور لڑا سکے۔ قرآن پاک بتاتا ہے کہ مذکورہ بالا دو صفات کی بنیاد پر امیر منتخب کیا جائے تو جماعت کامیاب ہوتی ہے اور اس انتخاب میں قوم، قبیلہ، ذاتی منصب و وجاہت اور دولت کو ہرگز نظر میں نہ رکھا جائے۔ لیکن یہ ایک بہت مشکل کام ہے۔ اس میں اختلاف ہوتا ہے۔ لوگوں کے خود متعین کردہ امیر کا کیا ذکر یہاں تو اللہ تعالیٰ کے منتخب فرمودہ امیر پر بھی اختلاف ہوا اور لوگ جماعت کے ساتھ جڑے نہ رہ سکے۔ کسی کو قوم اور قبیلہ کی محبت لے ڈوبی، کوئی عصبیت کے سیلاب میں بہہ گیا، کسی نے دولت کی کمی کے سبب راہیں جدا کر لیں اور کوئی ذاتی وجاہت کے نہ ہونے کا بہانہ کر کے ٹوٹ گیا۔ جماعت بنانا مشکل کام ہے اور اس میں یہ سارے مراحل آتے ہیں۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نظریہ جماعت سمجھ میں آ جائے اس کے لیے معاملہ آسان ہے۔ قرآن نے خود امیر کے انتخاب کا پورا نصاب بتا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو جماعت کا امیر بنایا اور اس کی دو وجوہات بھی خود ارشاد فرما دیں تاکہ جہاد کرنے والی جماعت کو کبھی بھی انتخاب امیر میں دشواری پیش نہ آئے۔ پہلے دشواری اور بعد میں اختلاف صرف اسی وقت پیش آتے ہیں جب حکم قرآنی کو فراموش کیا جائے اور امیر کے انتخاب میں ان دو امور کے علاوہ دیگر چیزوں کو پیش نظر رکھ لیا جائے۔

دو مراحل سے گزر کر جماعت تو وجود میں آ گئی۔ لیکن ابھی ایک تیسرا مرحلہ باقی ہے۔ جماعت میں شمولیت اختیار کرنے والے ہر شخص کو سمجھنا اور جاننا چاہیے کہ جماعت کا امیر محض ایک رسمی اور علامتی بزرگ نہیں ہے بلکہ ہر شخص کو اس بارے میں ایک اور نظریے کو پختہ انداز میں دل میں بٹھانا ہوگا اور وہ ہے نظریہ اطاعت۔ امیر واجب الاطاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے ساتھ اس کی بات ماننے کا حکم ہے، امیر کی اطاعت فتوحات کی کنجی اور اس کی نافرمانی شکست کا دروازہ ہے، قرآن مجید یہ بات اچھی طرح سمجھا رہا ہے، اس واقعے میں بھی سورہ آل عمران میں غزوہ احد کے ذکر کے موقع پر بھی۔ یہ بھی ایک سخت اور مشکل امتحان ہے۔ امیر کا ہر حکم ہر شخص کے لیے برابر قابل فہم بھی نہیں ہوتا اور ہر شخص کی ذاتی رائے کے موافق بھی نہیں ہو سکتا۔ ایسے میں کیسے مان لیا جائے؟ اور وہ بھی بلا چون و چرا؟ اسی مان لینے کا نام اور سنتے ہی مان لینے کا نام السمع والطاعۃ ہے جس کی نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو محض ترغیب نہیں دی وصیت کے الفاظ سے تاکید فرمائی ہے۔ اس قرآنی نصاب میں قرآن پڑھنے والوں کو جب جماعت بنانا سکھائی گئی تو جس جماعت کو مثال بنایا گیا اسے ان تمام حالات سے گزارا گیا۔ پہلے نظریہ جہاد سکھایا اور سمجھایا گیا پھر نظریہ جماعت کی پوری حقیقت ذہن نشین کرائی گئی اور پھر اطاعت کا امتحان لیا گیا۔ سخت تھکی ہوئی اور پیاس سے بے حال قوم کو امیر نے حکم دیا کہ وہ سامنے بہتے دریا کا پانی نہیں پی سکتے سوائے ایک چلو بھر مقدار کے۔ جو اس سے زیادہ پیے گا وہ جماعت کے ساتھ چلنے کا اہل نہ رہے گا۔ بات ناقابل فہم اور موقع کے اعتبار سے اس پر عمل بھی کافی مشکل تھا اس لیے جماعت کی اکثریت اطاعت نہ کر سکی اور نافرمانی کر بیٹھی اور سخت وبال کا شکار ہوئی اور جہاد میں شرکت سے محرومی سے دوچار ہوئی۔ نافرمانی میدان جہاد سے باہر ہوئی تو نافرمان پکڑ میں آئے اور میدان جہاد کے اندر ہو جائے تو ساری جماعت مشکل میں پڑ جاتی ہے جیسے میدان احد میں ہوا۔

یوں دیکھئے! قرآن بتا رہا ہے کہ کوئی مسلمان نظریہ جہاد نہ سمجھنے کی وجہ سے جہاد سے محروم رہ جاتے ہیں اور کئی نظریاتی لوگ نظریہ جماعت نہ سمجھنے کی وجہ سے۔ اور پھر جماعت کے ساتھ چلنے والا وہ شخص بھی محروم ہو جاتا ہے جو نظریہ اطاعت کو نہ اپنائے۔ یوں کتنے تھوڑے خوش نصیب وہ ہوتے ہیں جو ان تینوں نظریات کو مکمل اپنا کر جہاد کے حسین میدان تک پہنچ جاتے ہیں؟ ہزاروں میں سے صرف تین سو تیرہ......

اب یہی جماعت مختصر ہی سہی مگر اس کے حق میں نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ تین سو تیرہ لاکھوں پر غالب آتے ہیں، کمزور لوگ عمالقہ جیسے لمبے تڑنگے طاقتور دشمن کے دانت کھٹے کر دیتے ہیں، حضرت داؤد علیہ السلام بچپن کی عمر میں جالوت جیسے قدآور کافر کو مار گراتے ہیں اور جہادی جماعت کے پھینکے ہوئے معمولی کنکر لوہے کی دیواروں کو کاٹ کر گزر جاتے ہیں اور چند لمحوں کی لڑائی سے صدیوں کی غلامی سے نجات اور مقدس اراضی کی بازیابی عمل میں آ جاتی ہے۔ اور ساتھ ساتھ بڑی بڑی روحانی اور معنوی نعمتیں بھی ملتی ہیں اور تسلسل کے ساتھ ملتی رہتی ہیں تاکہ جماعت کا نظریہ اور پختہ تر ہوتا جائے۔

خلاصہ کلام یہ کہ جہاد فرض ہے، اور ہمیشہ جاری رہے گا۔ جماعت کا وجود جہاد کا رکن اعظم ہے اور جماعت کا قیام اطاعت کے ساتھ ہے۔ اطاعت میں کمزوری جہاد کا وہ گناہ ہے جس کی سزا نقد ہے کہ اس کی موجودگی میں فتح و نصرت نہیں مل سکتی۔ غزوہ احد کا واقعہ اس کا شاہد عدل ہے اور حجت کے طور پر قرآن مجید میں مذکور قیامت تک خبردار کر رہا ہے کہ اطاعت امیر میں نقص ہو تو صحابہ کرام جیسی مقدس اور کامل جماعت بھی زخموں سے چور اور فتح سے دور کر دی جاتی ہے۔۔ نبی کریم ﷺ نے جہاد کے ہمیشہ جاری رہنے کی بھی خبر ارشاد فرمائی اور جماعت کے ہمیشہ قائم رہنے کی بھی۔ قرآن مجید میں بھی واضح ارشاد ہے کہ جب لوگ عموماً جہاد کو ترک کر دیا کریں گے، اللہ تعالیٰ کے امر سے جہاد کرنے والی جماعت حزب اللہ (اللہ کا لشکر) وجود میں آیا کرے گی اور اس جماعت کے ارکان کی صفات بھی قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ انہی صفات کو اپنا کر میدان میں آنے والی جماعت ہی غالب آ سکتی ہے اور جہاد کے مقاصد کی تکمیل کر سکتی ہے۔

البتہ ایک بات جو پہلے تفصیل اور دلائل کے ساتھ مذکور ہو چکی اس کا اعادہ ضروری سمجھتا ہوں کہ جہاد کے لئے جماعت اور امیر کی شرط کا مطلب خلافت اور خلیفہ کا موجود ہونا نہیں ہے۔ اگر وہ موجود ہوں تو فبہا اور اصل اسلامی معاشرے کی صورت بھی وہی ہے لیکن ان کا ہونا ضروری شرط نہیں بلکہ جو لوگ بھی جہاد کرنا چاہیں ان پر لازم ہے کہ جماعت بنائیں، اس پر امیر مقرر کریں اور جہاد کریں۔ جہاد کے دشمن اور مخالفین اس بات کو اعتراض کے طور پر استعمال کر کے مسلمانوں کے ذہنوں کو جہاد سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مضمون کے بالکل آخر میں اس تلبیس کی تردید کے لئے حضرات اکابر علماء دیوبند کے جہاد شاملی کا واقعہ مختصراً نقل کر رہا ہوں کہ وہ اس اعتراض کا جواب بھی ہے۔

شاملی کا جہادی معرکہ جو کہ جنگ آزادی کی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی سرکردگی میں لڑا گیا۔ ان کے امیر بنائے جانے کا واقعہ بھی عجیب ہے۔ خانقاہ تھانہ بھون جو اس زمانے میں دکان معرفت کے لقب سے موسوم تھی تین بزرگوں کی آماجگاہ تھی۔ حضرت حاجی صاحبؒ، حضرت حافظ محمد ضامن صاحب شہیدؒ اور حضرت مولانا شیخ محمد تھانویؒ۔ اول الذکر دونوں بزرگوں کا اتفاق تھا کہ علم جہاد بلند کرنا چاہئے مگر شیخ تھانویؒ کو اختلاف تھا۔ وہ چونکہ عالم تھے اس لئے ان سے اس سلسلے میں بحث کرنے تشریف لے گئے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ۔ بات چیت کچھ یوں ہوئی۔ شیخ محمد صاحب سائل تھے اور یہ حضرات مجیب۔

سوال: جہاد کے لئے امیر ہونا چاہئے ہمارے پاس امیر نہیں؟

جواب: امیر مقرر کرنا تو اپنے اختیار کی بات ہے، حضرت حاجی صاحب ہم سب کے بڑے ہیں ابھی ان کے ہاتھ پر بیعت علی الجہاد کر کے انہیں امیر بنا لیا جائے۔

سوال: جہاد استطاعت سے ہوتا ہے جبکہ ہم میں استطاعت نہیں؟

جواب: کیا اصحاب بدر جتنی بھی نہیں؟

بس معاملہ ختم ہو گیا۔ بیعت ہوئی، حاجی صاحبؒ امیر بنائے گئے اور جہاد کا اعلان کر دیا گیا۔ سید الطائفہ حضرت حاجی صاحبؒ امیر، حضرت نانوتویؒ امیر لشکر، حضرت گنگوہیؒ قاضی لشکر اور توپخانے کے انچارج۔

بس یہ ہے وہ جماعت سازی جو جہاد کے لئے شرط ہے۔

جہاد کا یہ مختصر بیانیہ یہیں اختتام پذیر ہوتا ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ جہاد کے اہم مباحث اور ان سے متعلق امت کا اجماعی موقف آسان الفاظ میں قارئین کے سامنے آ جائے۔ سوالات کے جوابات خود مسائل کے ضمن میں آ جاتے ہیں۔ تفصیل درکار ہو تو وقت نکال کر چھ روزہ دورہ تفسیر آیات جہاد میں شرکت کر لیں۔ وہاں ہر سوال کا تفصیلی جواب بزبان قرآن مل جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس فریضے کی کماحقہ سمجھ نصیب فرمائیں جس کی سب سے بڑی دلیل آقا ﷺ کا اپنا مبارک خون اور حضرات صحابہ کرام کے جسموں کے ٹکڑے ہیں۔

☆.....☆.....☆

شیڈول برائے علمی و تربیتی دورات

بہاولپور دورات

دورہ تفسیر / دورہ اساسیہ: (۱) 14 مئی — (۲) 28 مئی

دورہ تربیہ: (۱) 06 مئی — (۲) 20 مئی

مقام: جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی

دورہ تربیہ: (۱) 13 مئی تا 19 مئی

مقام: جامعۃ النور، مفتی ولی حسنؒ ٹاؤن، براستہ افغان کیمپ، نزد ہمدرد پارک، کراچی

0336-3353813

پشاور

دورہ تربیہ: (۱) 27 مئی تا 02 جون

مقام: مدرسہ حنان بن سلمہؓ، گاؤں جوگیان، گھڑی اسلم سٹاپ، علاقہ ترناب فارم، پشاور

0315-9324524

دل بھی کالا، دال بھی کالی

قلم تلوار
نوید مسعود ہاشمی
Naveedmasoodhashmi@gmail.com

پاکستانی حکمرانوں اور سیکولر پٹاری کے دانش فروشوں کے آقا امریکہ کے حکمرانوں کا انوکھا انصاف ملاحظہ کیجئے کہ گزشتہ سال افغانستان کے شہر قندوز میں ایک بین الاقوامی امدادی تنظیم کے ہسپتال پر امریکی فوج نے بمباری کر کے 42 بے گناہ افغان مریضوں کو شہید کر دیا تھا، 42 بے گناہ انسانوں کو مارنے والے 16 امریکی فوجیوں کو امریکہ نے سرزنش کے لیٹر لکھ کر "انصاف" کا بول بالا کر دیا... یہ طریقہ انصاف پاکستان میں موجود امریکی پٹاری کے فنکاروں کے لئے چلو میں ڈوب مرنے کا مقام ہے... لیکن اگر پانی ہوتا بھی تب بھی وہ ڈوب نہ مرتے.... کیوں؟ اس لئے کہ گمراہی میں ڈوب جانے والے بڑے ڈھیٹ ہوا کرتے ہیں... شرم، حیاء، غیرت و ناموس اور پاکدامنی ان کو چھو کر بھی نہیں گزرتی... یقیناً افغان طالبان کے امیر ملا اختر منصور نے اس متعصب امریکی طریقہ انصاف کا شرعی بنیادوں پر جنازہ نکالنے کا اپنے شیر جوانوں کو حکم جاری کر دیا ہوگا... کیوں کہ امریکی ظالموں سے ظلم کا بدلہ چکانے کیلئے افغانستان کا جہادی میدان بڑا زرخیز ہے... وائٹ ہاؤس کے آسیب زدہ ماحول میں رہنے والے ظالم حکمران ہوں یا پاکستان میں رہنے والے ان کے ڈالرز دہ غلام! ان سب کو ایک نہ ایک دن انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے گا، امریکی حکمرانوں، امریکی عدالتوں یا امریکی فوج سے خاص طور پر مسلمانوں کیلئے انصاف کی توقع رکھنا ہی عبث ہے...

امریکہ نے صرف قندوز کے ہسپتال میں ہی 42 بے گناہ انسانوں کو قتل نہیں کیا، بلکہ عراق سے لے کر شام، لیبیا، افغانستان حتیٰ کہ پاکستان میں بھی بے گناہ انسانوں کی لاشوں کے ڈھیر لگائے... امریکی مظالم سے اپنے عوام کو بچانا مسلم ممالک کے غلام حکمرانوں کیلئے اس لئے ممکن نہ ہو سکا... کیونکہ یہ خود سارے امریکہ کے ٹوڈی تھے...

امریکی "ٹوڈی" دیکھتے رہے... اور امریکیوں نے ایبٹ آباد میں ڈاکوؤں کی طرح گھس کر "اسامہ بن لادن" کو مار ڈالا، امریکی "ٹوڈی" دیکھتے رہے اور امریکیوں نے لاہور کی سڑک پر دن دیہاڑے دو پاکستانیوں کو مار ڈالا...

ابھی تک امریکہ نے بالخصوص مظلوم مسلمانوں کے معاملے میں جس "متعصب انصاف" کا مظاہرہ کیا ہے... اس "متعصب انصاف" نے تو انسانیت پر یقین رکھنے والے دُنیا کے ہر انسان کو لرزا کر رکھ دیا ہے... شائد امریکہ نے ابھی تک ربّ کا انصاف نہیں دیکھا... دیکھ لے گا، بہت جلد دیکھ لے گا... پروردگار کے انصاف کے بعد پھر اگر امریکہ کرۂ ارض پر موجود رہا... یا کوئی امریکی زندہ رہا تو وہ ضرور جان لے گا کہ مظلوم انسانوں کے قاتلوں کیلئے پروردگار کا انصاف کیسا ہوتا ہے...

گزشتہ چالیس سالوں سے بار بار پاکستان کے اقتدار میں حکمران رہنے والی جماعت پیپلز پارٹی... کے گڑھ "لیاری" میں قائم کردہ پیپلز امن کمیٹی کے چیئرمین اور لیاری گینگ وار کے ڈان، عزیر بلوچ کے ہوشربا انکشافات کی تفصیلات پڑھ کر دماغ چکرانا شروع ہو جاتا ہے... عزیر بلوچ کا تعلق کسی مذہبی یا جہادی جماعت سے نہیں... بلکہ پیپلز پارٹی کے ساتھ تھا، آصف علی زرداری سے لے کر قائم علی شاہ، خورشید شاہ تک اس سے ملنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے... ایک پریس کانفرنس میں اپنے آپ کو "بدبودار شیعہ" قرار دینے والے گلارچی کے ذوالفقار مرزا آج بھی فخریہ طور پر عزیر بلوچ سے محبت اور پیار کا اعلانیہ اظہار کرتے ہیں... سیکورٹی ذرائع کے مطابق اس عزیر بلوچ نے 197 افراد کو قتل کرنے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے، جے آئی ٹی رپورٹ کے مطابق... مصدقہ طور پر عزیر بلوچ کی حاجی نثار نامی شخص کے ذریعے ایرانی انٹیلی جنس کے اہلکاروں سے ملاقات ہوئی، عزیر بلوچ نے ایرانی انٹیلی جنس کو حساس معلومات بھی فراہم کیں... عزیر بلوچ 2013ء میں ایران کے راستے دبئی روانہ ہوا...

ایرانی علاقے چاہ بہار سے بلوچستان اور کراچی تک دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث بھارتی خفیہ ایجنسی "را" کے گرفتار افسر "کل بھوشن یادیو" کے حوالے ایرانی سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال کئے جانے کی خبروں کی سیاہی ابھی خشک نہ ہوئی تھی... کہ لیاری گینگ وار کے ڈان عزیر بلوچ کے ایران کے پاکستان کے خلاف استعمال ہونے کے ثبوت فراہم کرنے شروع کر دیئے...

اسلام آباد میں موجود ایرانی سفیر "مہدی ہنر دوست" وفاقی وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان کے پاس جا کر صحافیوں کے خلاف جتنی مرضی شکایتیں لگائیں... مگر وہ اس بات کا جواب دیں کہ کل بھوشن یادیو سے لے کر... عزیر بلوچ تک... ایران کے حوالے سے جو انکشافات کر رہے ہیں کیا اس میں بھی کسی صحافی یا "کالم نگار" کا ہاتھ ہے؟

ایران نے عزیر بلوچ سے کونسی حساس معلومات حاصل کیں؟... اور اس کے بدلے عزیر کو کیا کچھ دیا؟ یہ سب باتیں ابھی تک راز ہیں... مگر کب تک؟ ایک نہ ایک دن یہ سب کچا چٹھا بھی منظر عام پر آ ہی جائے گا، ایران میں خمینی انقلاب کے زیر سایہ توہین آمیز لٹریچر پاکستان میں تقسیم ہوا... کس کس خوفناک انداز میں سینکڑوں علماء کرام قتل ہوئے، 1983ء میں ایرانی پاسداران انقلاب نے سرحد عبور کر کے سات سو سے زائد پاکستانیوں کا قتل عام کیا... پاکستانیوں کے قتل عام میں ملوث ڈھائی سو سے زائد ایرانی گرفتار کرنے کے باوجود اس وقت کے اسلام آباد کے حاکموں نے جذبہ خیر سگالی کے تحت ان سب گرفتار شدگان کو رہا کر دیا غرضیکہ میں اگر ماضی کو کریدنا شروع کروں... تو اس کی کوکھ سے پاکستان کی ایران کے حوالے سے اپنی خارجہ پالیسی میں نرم مزاجی اور شفقت جبکہ ایران کی... کسی بگڑے ہوئے بچے کی طرح پاکستان میں شرارتوں کی ایک پوری لسٹ لکھ ڈالوں، مگر میں ایسا اس لئے نہیں کروں گا کیونکہ کچھ بھی ہے، ایران بہرحال ہمارا پڑوسی ملک تو ہے...

ایک پڑوسی ملک ہونے کے ناطے بھی ایران کی ذمہ داری تھی... کہ اگر پاکستان کے کسی مجرم سے ایرانی انٹیلی جنس کا رابطہ ہو بھی گیا تھا تو تب بھی وہ پاکستان کی خفیہ ایجنسی کو آگاہ کرتے، ایران کے حکمرانوں کا دعویٰ ہے کہ ایران پاکستان کا "دوست" ملک ہے... کاش کہ یہ دعویٰ سچا ہوتا، بھارتی خفیہ ایجنسی "را" ایران کی سرزمین سے پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کیلئے کارروائیاں کرتا اور عزیر بلوچ سے پاکستان کی حساس معلومات حاصل کرنا یہ "دوستی" کا کونسا اصول ہے؟

مجھے ایران کے پڑوسی ملک ہونے کا احساس ہے... مگر میرے نزدیک پاکستان کی عزت اور سلامتی سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے، پاکستان کے حکمرانوں نے آج تک ایران کے خلاف نہ سوچا اور نہ ہی کبھی منصوبہ بندی کی... پاکستانی میڈیا کے اندر تو مضبوط ترین ایرانی لابی موجود ہے...

پاکستان کے عوام نے آج تک ایران کے حوالے سے نہ غلط جذبات رکھے... اور نہ ہی کسی سازش کا حصہ بنے، مگر پاکستان کے عوام کے خلاف دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث، کل بھوشن یادیو اور لسانی بنیادوں پر... کراچی میں سینکڑوں بے گناہ انسانوں کا قاتل عزیر بلوچ اگر ایرانی سرزمین کے استعمال، ایرانی انٹیلی جنس سے رابطوں کا اقرار بھی کرتے ہیں اور انکشاف بھی... تو پھر دال میں کچھ، کچھ نہیں بلکہ ساری دال ہی کالی ہے...

دل بھی کالا، رنگ بھی کالا اور اب دال بھی کالی...

حضور! آپ ہی اپنی اداؤں پر غور کریں ورنہ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی...

☆.....☆.....☆

یہ مشیت خدا کی ہے

ابلیس کا ہونا بھی مشیت ہے خدا کی
ابلیس نہ ہوتا تو یہ چلتی نہ کہانی

ہوتا نہ اگر خیر سے شر کا تصادم
کھلتے نہ مجاہد پہ شہادت کے معانی

گر نار جہنم کو بناتا نہ خدا تو
پھر کیسے پگھلتی کسی عابد کی جوانی

حائل نہ اگر راہ میں ہوتی یہ چٹانیں
بھاتی نہ کسی آنکھ کو چشموں کی روانی

ہوتی نہ محبت میں اگر ہجر کی لذت
کرتا نہ کسی کے لئے کوئی اشک فشانی

دیتا کوئی اپنوں کو نہ گر داغ جدائی
کرتا نہ پیاروں پہ کوئی مرثیہ خوانی

ہوتے نہ گر ناکامیٔ اُلفت کے تماشے
کوئی چوم کے رکھتا نہ محبت کی نشانی

ہوتے نہ گر حالات و مسائل کے بکھیڑے
رنگین نہ ہوتی کبھی دنیا کی کہانی

پروفیسر انور جمیل

6 روزہ درسِ قرآن

وہ بظاہر ایک آزاد منش نوجوان تھا
عصری تعلیم خوب حاصل کی تھی، اور جدید ایجادات کی وجہ سے مغرب کی مادی برتری کا پورا نقشہ اس کے سامنے تھا
مگر اسی کے ساتھ وہ اندر سے پکا مسلمان تھا
یہی اسلامی جذبہ اس میں ایک کڑھن پیدا کیے ہوئے تھا
وہ مسلمانوں کا عروج دیکھنا چاہتا تھا
وہ مسلمانوں پر ہونے والے ظلم و ستم پر دل سے کڑھتا تھا
وہ اس راز کو پانا چاہتا تھا جس کی وجہ سے پہلے زمانے کے مسلمانوں نے دنیا بھر میں روم کی عیسائی سلطنت اور ایران کی مجوسی سلطنت پاش پاش کر کے عرب و عجم کے وسیع و عریض علاقوں پر اسلام کے پرچم لہرا دیے تھے
آخر وہ کون سی طاقت تھی؟ جو ان کے ساتھ تھی، جس کے ہوتے ہوئے بڑی بڑی سلطنتیں اور ان کی بے پناہ فوجی و عسکری طاقت اُن مسلمانوں کے سامنے ٹھہر نہ سکیں
یہ اس نوجوان کا درد تھا، اور شاید یہ اس اکیلے کا درد نہیں تھا، بلاشبہ اس وقت بہت سے نوجوانوں کے ذہنوں میں یہی سوالات گردش کرتے ہیں اور وہ ان کا جواب حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ صحیح راہ عمل تلاش کرنا چاہتے ہیں، منزل پر پہنچ پائیں یا نہ؟ یہ الگ بات ہے مگر اتنا تو ضرور ہونا چاہئے کہ راستہ درست ہو، منزل متعین ہو، رہنمائی کامل ہو
انسان کے بس میں تو اتنا ہی ہے کہ وہ درست راستے پر چل پڑے، پھر وہ کہاں تک پہنچ پاتا ہے اور کہاں بے بس ہو جاتا ہے؟ یہ اس کے اختیار میں نہیں اور اس بارے میں اس پر کوئی گناہ بھی نہیں
قرآن کریم میں کہہ دیا گیا ہے:
"انسان کو اس کی کاوش کا ہی اجر ملتا ہے"
پھر اس نوجوان کا 6 روزہ درس قرآن کی مجالس میں حاضر ہونے کا موقع ملا
یہ درس قرآن، قرآن کریم کی اُن آیات مبارکہ کے ترجمہ و تفسیر پر مشتمل ہوتا ہے جو جہاد و قتال فی سبیل اللہ سے تعلق رکھتی ہیں
ان آیات کی تعداد تقریباً 600 کے قریب ہے
ان دروس قرآن میں شرکت انسان کے لیے فہم قرآن کی راہیں آسان بناتی ہے
اس وقت امت مسلمہ کا یہ بڑا المیہ ہے کہ اس نے دینی رہنمائی کے لیے قرآن کریم کو وہ مقام نہیں دیا جا اس کا حق تھا
نتیجہ یہ ہے کہ جہاد جیسے اہم ترین فرض کے بارے میں بھی اتنے شکوک و شبہات ذہنوں میں بیٹھ گئے ہیں کہ کوئی حد نہیں اور اس پر المیہ یہ ہے کہ ان شکوک و شبہات کو دور کرنے کے لیے قرآنی ہدایات کو اہمیت دینے کے بجائے مغربی اسلام دشمن لوگوں کی باتوں اور رپورٹوں کو درجہ سند دیا جاتا ہے جو بجائے خود مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور فکری انتشار میں مبتلا کرنے کے لیے گھڑی جاتی ہیں۔
الغرض جب وہ نوجوان ان دروس میں شریک ہوا تب اس پر جہاد کے ابواب و مسائل روشن ہونا شروع ہوئے
دل و دماغ کے بند دریچے کھلنے لگے
ذہن میں مسلط بہت سے سوالات کا جواب ملنا شروع ہوگیا
مسلمانوں کے لیے جہاد کی اہمیت واضح ہونے لگی
جہاد کا درست راستہ اور صحیح مقاصد سامنے آنے لگے
جہاد کی فرضیت کا مسئلہ روز روشن کی طرح آشکارا ہوگیا
جہاد کے اہداف نے آنکھیں کھول دیں
جہاد کے مقاصد نے دل میں ایک جذبہ و ولولہ پیدا کر دیا
قدم قدم پر یہ احساس اجاگر ہونے لگا کاش ہر مسلمان تک اس کی دعوت پہنچ جائے
کاش ہر مسلمان ان دروس سے مستفید ہو
کاش ہر مسلمان جہاد کو قرآن کریم کی روشنی میں سمجھے اور اس پر عمل کرنے والا بن جائے
مسلمانوں کے ملکوں کے حکمران ہوں یا وہاں کی افواج جب تک وہ بھی قرآن کریم کی روشنی میں فلسفہ جہاد اور فلسفہ جنگ کو نہیں اپنائیں گے تب تک وہ بھی اپنی حیثیت سے بہت پیچھے رہیں گے
ورنہ کیا وجہ ہے کہ آج مسلمانوں کے ملکوں میں جتنی افواج اور جتنے اسلحاتی وسائل موجود ہیں پہلے مسلمانوں کے پاس اس کا بہت کم حصہ تھا مگر پھر بھی وہ کفار پر حاوی تھی، اسلام اور مسلمانوں کے محافظ تھے، اسلامی سرزمین کے بارے میں غیرت مند تھے، اسلامی سرزمین کی حفاظت کرنے میں انہیں خاص دلچسپی تھی اور اپنی مقبوضہ سرزمین کو چھڑانے کے لیے انہوں نے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیے ہیں جو آج بھی تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں
لیکن آج ایسا ماحول نظر نہیں آتا تو کیوں؟ اس کی ایک بڑی وجہ بہرحال یہی ہے کہ مسلم قوم میں جنگ کا وہ نظریہ رائج کر دیا گیا ہے جو دنیوی جنگ سے تعلق رکھتا ہے چنانچہ مسلم ممالک میں عموماً وہاں کی مسلح افواج عام دنیاوی افواج کی طرز پر مرتب کی گئی ہیں حالانکہ اسلام کا نظریہ جہاد عام جنگ سے یکسر اور بالکل ہی مختلف ہے۔
اسلامی نظریہ جنگ یعنی جہاد کا آغاز بھی الگ نوعیت رکھتا ہے اور طریقہ کار بھی، اس کے اہداف بھی الگ ہیں اور اس کے مقاصد بھی، اس جہاد سے وابستہ ہونے والوں کے لیے قواعد و ضوابط بھی عام فوجیوں سے بالکل الگ ہوتے ہیں
دنیا میں عام طرز رائج ہے کہ فوجیوں کے حوصلے بڑھانے کے لیے ملی ترانے اور قومی نغمے گائے جاتے ہیں
لیکن اسلامی نظریہ جہاد یہ ہے کہ:
اے ایمان والو! جب کسی دشمن قوم سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ! (الانفال)
یہ ایک بات نمونے کے طور پر عرض کی ہے اسی طرز پر دیگر چیزوں کا معائنہ بھی کیا جا سکتا ہے۔
وہ نوجوان جب ان دروس میں شریک ہوا تب اسے احساس ہوا کہ واقعی ان حالات میں ضرورت ہے اس بات کی کہ امت مسلمہ ایسی مجالس آباد کرے، ان دروس قرآن میں شرکت کرے جن میں پوری یکسوئی اور کامل توجہ سے قرآن کریم کے جہادی مضامین کو اپنی استطاعت کے موافق سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے
عزت کی راہیں اسی قرآن سے ملتی ہیں، جہاد کے مسائل اسی قرآن سے حل ہوتے ہیں اور جو جہاد کو قرآن کی روشنی اور اکابر امت کی تعلیمات و تحقیقات کی روشنی میں سمجھتا ہے تب وہ جہاد کو افضل ترین عبادت کا درجہ دیتا ہے اور جب کسی عبادت کا افضل ترین درجہ سمجھ میں آ جائے تو اسے پر عمل کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے اور اس کی راہ میں پیش آنے والی صعوبتوں کو برداشت کرنا بھی!
سات مئی سے ان دورات تفسیر کا پہلا شروع ہو رہا ہے اور چودہ مئی سے دوسرا مرحلہ شروع ہوگا۔ خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو ان دورات کی محنت میں لگے ہیں اور خوش نصیب ہوں گے وہ مسلمان بھی جو اس میں شرکت کریں گے۔ یہ بھی تعلیم قرآن کا حصہ ہے اور فرمان یہ ہے کہ:
تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو قرآن پڑھتے اور پڑھاتے ہیں (الحدیث)

☆.....☆.....☆

گوشۂ مکتوب خادم

مکتوب خادم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللھم بارک لنافی رجب وشعبان وبلغنارمضان"۔۔ رجب" کا برکت اور احترام والا مہینہ دو تہائی گزر گیا۔۔ رمضان المبارک کی خوشبو آنا شروع ہوگئی۔۔ معراج کے خوشبودار جھونکے اور نماز کا قیمتی تحفہ۔۔ آج عزم کریں مرد ہر نماز تکبیر اُولیٰ کے ساتھ اور خواتین ہر نماز اوّل وقت۔۔ یاد رکھیں فجر کی نماز ایک مؤمن کے لئے ہر دن کا پہلا انعام اور پہلا امتحان ہے۔۔ جن کی فجر کی نماز اور جماعت ابھی تک مضبوط نہیں وہ اس مرض کا اس فکر سے علاج کریں جس طرح کینسر کا علاج کراتے ہیں۔۔ بہت محنت، بہت فکر، بہت خرچہ۔۔ جب فجر کی جماعت یا نماز رہ جائے تو اتنا بھاری صدقہ دیں کہ دماغ درست ہو جائے۔۔ اور کچھ عرصہ عشاء کے بعد کھانے پینے پر پابندی۔۔ صرف پانی اور کچھ نہیں۔۔ بھائیو اور بہنو! یقین کرو کہ یہ بہت سنگین مسئلہ ہے۔۔ جب تک یہ حل نہ ہو کسی دھوکے میں نہ پڑو بلکہ خود کو ادھورا، ناقص، بیمار اور بے کار سمجھو اور مشن بنا کر اس معاملہ کو حل کرو۔۔ حکومتیں جہاد کو مٹانے کی جتنی محنت کر رہی ہیں الحمدللہ جہاد اس قدر ترقی کر رہا ہے۔۔ ہر طرف ماشاء اللہ بہار ہی بہار ہے۔۔ معراج میں حجامہ کی فضیلت بھی اُبھری۔۔ کل جمعہ اکیس تاریخ ہے، فائدہ اٹھالیں۔۔ مغرب سے جمعہ شریف اور مقابلہ حسن مرحبا۔

والسلام
خادم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ